



۲۹۴۶۲۰
۲۳
۲۳

STACKS

حصہ چہام

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بنا الفقر

۱۔ لِلْفُقَرَاءِ الْكَرِيمِينَ
أَحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا
فِي الْأَرْضِ يَحْتَسِبُهَا
أَعْدِيَاءُ مِنَ التَّعَفُّفِ
بِسَيِّئَاتِهِمْ لَا يَسْتَخْلِفُونَ
النَّاسَ فِي خُفَاتِهِمْ
بِإِذْنِ اللَّهِ بِهِمْ عَمَلٌ

۱۔ (خیرات تو) اُن حاجت مندوں کا
حق ہے جو اللہ کی راہ میں گھرنے میں ملک میں کسی
طرف کو (جانا چاہیں تو) جانیں سکتے (شخص انکر
حال سے) بچ رہے وہ، اُنکی خود داری (کیونکہ)
سے اُنکو غنی سمجھا ہے لیکن (ملے مخاطب) تو
(اُنکو دیکھ تو) اُنکی صورت سے اُنکو صاف
پہچان جائے کہ محتاج ہیں گمراہ، لگ بیٹ کر
لوگوں سے نہیں مانگتے اور جو کچھ ملے (پولہ)



مال میں سونے کی طرح کر کے تو خوب یقین رکھو کہ اللہ اسکو جانتا ہے۔

۴۔ (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کرتا ہے (اور جسکی روزی چاہتا ہے) پری کر دیتا ہے اور وہ اپنے بندوں کے حال سے، باخبر اور انکی ضرورتوں کو دیکھنے والا ہے۔

۵۔ محمد اتنی بات پر ہیں جبیں ہوئے اور نہ سوڑ بیٹھے کہ (ایک) نابینا لنگے پاس آیا اور لے پیغمبر تم کیا جانو عجب نہیں کہ تمہاری تعلیم سے، وہ سنور جاتا یا وہ نصیحت (کی باتیں) سننا اور اسکو نصیحت سودمند ہوتی تو جو شخص (دین کی طرف سے) بے پروائی کرتا ہے اسکی طرف تم خوب توجہ کرتے ہو، حالانکہ ٹھیک نہ تو تمہیں کچھ (الزم نہیں اور جو (خدا سے) ڈر کر تمہارے پاس وڑتا ہوا آئے تو تم اس سے بے اعتنائی کرتے ہو، سنو جی قرآن تو (سرتاسر) نصیحت ہے، پس جو چاہے اسکو سچے سمجھے اور ہاریاں وہ (روح محفوظ کے) اوراق میں دکھا ہے جنکی تعلیم کی جاتی ہے (اور وہ) اونچی جگہ رکھے ہوئے ہیں (اور) پاک ہیں، اور ایسے کھنے والوں

سورہ بقرہ ۲۵۳

۴۔ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ
اِنَّكَ كَانَ عِندَ خَبِيرًا
بَصِيرًا ۝

سورہ نبی اسرائیل ۳۱

۵۔ عَسَىٰ وَتَوَكَّلْ ۚ اِنَّ جَانَهُ
الْاَعْمٰی وَتَلِدُ بِرَبِّكَ كَفَلَهُ
يَزْكِي ۚ اَوْ يَكْرَهُ فَتَنَفَعَهُ
الَّذِي كَانَ ۚ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰ
فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدَّدَ ۚ وَمَا
عَلَيْكَ اَلَا يَزْكٰى ۚ وَ اَمَّا
مَنِ جَاءَكَ كَيْسًا ۚ وَ
هُوَ يَخْشٰى ۚ فَاَنْتَ عَنْهُ
يَكْفٰى ۚ كَلَّا اِنَّهَا
سَدَنٌ كِدْرَةٌ ۚ فَمَنْ شَاءَ
ذَكَرْهُ ۚ فَمَنْ شَاءَ
مُكَرَّمًا ۚ ثُمَّ قُرِئَتْ
مُطَهَّرَةً ۚ بَآيَاتٍ سَفَرَةٍ ۚ
حُرٍّ كَرَامَةٍ ۚ

سورہ عبس ۱۶

(یعنی فرشتوں) کے ہاتھوں میں تھتھتے ہیں ہنچ ہنچ
اور نیکو کار ہیں۔

۴ - (عن ابی ذر) امرئ خلیلی
بسبع بحب المساکین والدنوّ
منہم و امرئ ان أنظر الی
من هو دونی و لا أنظر الی
من هو فوقی و امرئ ان
أصل الرحم و ان ادبرت
و امرئ ان لا أسئل أحدا
شیئا و امرئ ان أقول بالحق
وان کان عسرا و امرئ ان
لا اخاف فی الله لومة لائم
و امرئ ان اکثر من قول
لا حول و لا قوة الا بالله
فان من من کنز تحت العرش
مشکوۃ

۴ - ابو ذر کہتے ہیں کہ میرے دوست
(محمدؐ) نے مجھ کو سات امور کا حکم دیا ہے
مساکین سے محبت اور قربت کے لئے اور
مجھے حکم کیا ہے کہ اُس پر نظر کروں جو دنیاوی
امور میں، مجھے کھم ہیں اور اُنکی طرف نظر
نکروں جو مجھے برتر ہیں اور مجھ کو حکم دیا ہے
کہ میں صلہ رحم کا خیال رکھوں اگرچہ مجھے
قطع قربت کیجائے اور مجھ کو حکم کیا ہے کہ میں
کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کروں اور مجھ کو
حکم دیا ہے کہ ہمیشہ سچ بات کہوں اگرچہ
تلخ ہو۔ اور مجھ کو حکم کیا ہے کہ خدا کی راہ میں
کسی ملامت کو نہ پوچھوں لیکن ملامت کا خیال
نکروں۔ اور اکثر لا حول پر ہتھ مارا کروں کہ
یہ الفاظ خزانہ تحت العرش میں سے ہیں
۵ - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن فقیر کو
کرنیوالے عیال دار بندے سے محبت رکھتا ہے

۵ - قال رسول الله صلعم ان الله
يحب عبدة المومن الفقير المتعفف
ابا العیال
مشکوۃ

۶ - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ میں نے جنت کا سنا سنا کیا ہے کہ اس میں جنت

۶ - قال النبی صلعم اطلعت فی
الجنة فرائت أکثر أهلها الفقراء

فقرائیں سے پایا۔

۷۔ عاگشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ
ہم لوگ ہلالی ایک ایک مہینہ گزار جاتا تھا اور
ہمارا گزارہ صرف کھجور اور پانی پر ہوتا تھا یا
کچھ قلیل گوشت کہیں سے آگیا۔

۸۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ قریب ہے کہ فقر کے سبب سے کفر
تک نوبت پہنچ جائے اور قریب ہے کہ
حد قدر پر غالب ہو جائے۔

(بخاری، عن عمران بن حصین)

۷۔ عن عائشہؓ قالت کان
یاتی علینا الشہر ما نو قد فیدہ نارا
انما ہوا الشمرۃ والماء ان نوتی
باللحم مشکوۃ بخاری

۸۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یکون کفرا وکادا الحسد ان
یغلب القدر
مشکوۃ

باب القتل القصصا

۹۔ مسلمانو جو لوگ (ہم میں) مائے
جائیں اُن (کے باپ) میں تمکو (جائے)
بدلے (جان) کا حکم دیا جاتا ہے، آزاد کے
بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے
بدلے عورت، پھر جس (قاتل) کو اس کے بھائی
(طالب قصاص) سے کوئی جزو (قصاص)
معاف کر دیا جائے تو (جان کے بدلے خون بہاؤ
وارث مقتول کی طرف اُسکا، مطالبہ و ستور
(شرع کے مطابق اور قاتل کی طرف سے)

۹۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
كَتَبَ عَلَيْكُمْ الْقَصَصَ
فِي الْقَتْلِ أَلْحَرُّ بِالْحَرِّ وَالْعَبْدُ
بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى
فَمَنْ صَفَحَ لَهَا مِنْ أَخِيهِ
شَيْءٌ فَاتَّبَاعْ بِالْمَعْرُوفِ
وَإِذَا عَزَا إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ
ذَلِكَ خَفِيفٌ مِّنْ
رَّجَائِكُمْ وَسَرِحَةٌ

فَمَنْ أَحْتَسِبُ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ
قَالَ هَذَا ابْنُ آدَمَ ه
وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ
حَيَوةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ه

پارہ دوم سورہ بقرہ ۱۷۹

۱۰۔ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ
أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ
أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا
قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَن
أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا
سورہ مادہ ۳۵

۱۱۔ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ
النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ
وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ
وَالْجُرُوحَ الْجُرُوحَ فَمَن نَّكَثَ
فَهُوَ كَفَّارٌ لَّهَا ط وَمَن
لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ه

سورہ مادہ آیت ۳۶

دارت مقتول کو خوش معاہلی کے ساتھ (خونہا کا) ادا
کر دینا۔ یہ (حکم خونہا) تمہارے دو گنا پیر سے (تمہاری حق)
میں، آسانی اور برائی سے بچنے کے بعد جو یادتی کرے
تو اس کے لئے عذابِ رزناک ہے اور عقلمند و قصاص
کے قاعدے میں تمہاری زندگی ہے اور اس غرض
سے جاری کیا گیا ہے تاکہ تم (خونریزی) سے باز رہو
۱۰۔ پہنچے بنی اسرائیل کو تحریری حکم دیا کہ
جو کوئی جان کے بدلے نہیں اور ملک میں فساد
پھیلانے کی سزا کی غرض سے نہیں (بلکہ ناحق) کسی کو
مار ڈالے تو اس کی نسبت ایسا سمجھا جائیگا کہ گویا
اُس نے تمام آدمیوں کو مار ڈالا۔ اور جس نے مری کو
بچا لیا تو گویا اُس نے تمام آدمیوں کو بچا لیا۔
۱۱۔ اور پہنچے تو رات میں یہود کو تحریری
حکم دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ
کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک
اور کان کے بدلے کان اور دانت کے
بدلے دانت اور رتھوں کا بدلہ (ایسے ہی زخم)
پھر جو (مظلوم) بدلہ صاف کرے تو وہ اس کے
رگتا ہوں (اک کفارہ ہو گا۔ اور جو خدا کی اتاری
ہوئی کتاب کے مطابق حکم نہ دے تو وہی
لوگ بے انصاف ہیں۔

۱۲۔ اور یہی جانو چکا مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے۔ ناحق قتل نہ کرنا اور جو شخص ظلم سے مارا جائے تو ہمنے کے وارث کو دقاتل سے قصاص لینے کا اختیار دیا ہے تو سکو چاہئے کہ تون (کا بدلہ لینے) میں زیادتی نہ کرے کیونکہ (واجبی بدلہ لینے میں بھی) انگی جیت ہے۔

۱۳۔ سب سے اوّل قیامت کے روز خون کے بارے میں حکم کیا جاویگا۔

۱۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی معاہد کو قتل کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھے گا گو اس کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے سونگھی جاسکتی ہے ۱۵۔ سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے پانچ یا سات آدمیوں کو ایک شخص کے بدلہ میں قتل کیا جسکو انہوں نے دھوکہ دیکر قتل کیا تھا اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر تمام اہل صنعا سپر ہجوم کرتے تو میں سکو قتل کرتا۔

۱۶۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عمر قتل کیا جائے وہ قاتل قصاص ہے اور جو شخص قصاص میں

۱۲۔ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ يُكِلْ مَخْلُوقًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيِهِمْ سُلْطَانًا قَلِيلًا يُسِيرُ فِي الْقَتْلِ إِنْ لَهَا كَانَ مَخْلُوقًا ۵

(نبی اسرائیل)

۱۳۔ اول ما یقضی من الناس یوم القیمة فی الدماء

۱۴۔ قال رسول اللہ صلعم من قتل معاہد الم یرجح راحۃ الجنة و ان یجھا یوحید من مسبرۃ اربعین خریفاً خیر المواقظ

۱۵۔ عن سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب قتل نفر ا خمسہ او سبعہ برجل واحد قتلوه قتل غيلة وقال عمر انما لاعلیہ اهل الصنعا لقتلتهم جميعا۔ خیر المواقظ

۱۶۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل عمداً اخصو قوداً ومن حال دونہ فعلیہ

لعنة الله وغضبه لا يقبل منه صرف

ولا عدل خیر المواعظ

۱۷- البغض التام الى الله تلت شهادة

ملحد في الحرم مبتغ في الاسلام سنة

الجاهلية ومطلب دم امری مسلم

ليهرق دمه

مشکوٰۃ عن ابن عباس

حال ہو اسپر لعنت اللہ کی ہوگی اور غضب

نہ ایسی تو بر قبول ہوگی نہ فدیہ

۱۷- خدا تعالیٰ کے نزدیک بغض ترین

اشخاص ہیں جن میں اسلام کا پھیلانے والے

اسلام میں طریقہ جہالت کی خواہش کر نیوالا

مسلمان سے بجا طور پر خون کا مطالبہ کر نیوالا

تاکہ اُس سے قصاص لیا جائے

قتل لمسلم

۱۸- اور کسی مسلمان کو پروا نہیں کہ مسلمان

(جان سے) مار ڈالے مگر غلطی سے (مار ڈالا ہو)

تو دوسری بات ہے اور جو مسلمان کو غلطی سے

(بھی) مار ڈالے تو ایک مسلمان (برہ آزاد کرے)

اور وارثان مقتول کو خونبھائے (سوا لگ)

مگر یہ کہ وارثان مقتول خونبھا (معاف کر دیں)

پھر اگر مقتول اُن لوگوں میں کا ہو جو تم مسلمانوں کو

دشمن ہیں اور وہ خود مسلمان ہو تو پس ایک

مسلمان برہ آزاد کرنا ہو گا۔ اور اگر مقتول

اُن لوگوں میں کا ہو جنہیں اور تم میں صلح ہے

کا (عہد و پیمان) ہے تو قاتل کو چاہیے کہ (اُس کا)

وارثان مقتول کو خونبھا پہنچائے (اور اگر غلام ہو)

۱۸- وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ

مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَاً أَوْ مِنْ قَتْلِ

مُؤْمِنًا خَطَاً فَخَرِيرٌ مَرَاتِبُهُ

مُؤْمِنَةٌ رَدِيحَةٌ مُسْلِمَةٌ

إِلَى أَهْلِهَا إِلَّا أَنْ يَقْتُلَ قَتْلًا

فَبَانَ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوِّكُمْ

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَخَرِيرٌ مَرَاتِبُهُ

مُؤْمِنَةٌ وَ إِنْ كَانَ مِنْ

قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِيثَاقٌ

فَدِيحَةٌ مُسْلِمَةٌ إِلَى أَهْلِهَا

وَفَخَرِيرٌ مَرَاتِبُهُ مُؤْمِنَةٌ

فَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَصِيحًا

شَهِيدَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً لَّكَ
مِنَ اللَّهِ طَوْكَانِ اللَّهُ
عَلَيْمَا حَكِيمًا ه وَ مَن
يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مِّنْ بَعْدِ أَفْجَزَانِهِ
جَهَنَّمَ حَالِدًا فِيهَا
فَ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَ لَعَنَهُ وَ أَعَدَّ لَهُ
عَذَابًا عَظِيمًا ه

ایک مسلمان بردہ بھی آزاد کرے اور جس کو
مسلمان بردہ آزاد کرے، نیک، مقدور نہ تو لگاتار
دو مہینے کے روزے رکھے کہ توبہ کا یہ طریقہ اس کا
ٹھہرایا ہوا ہے اور اسے سب کے حال سے قوت
ہے (اور) اس کا انتظام دیا، پکا انتظام ہے اور جو
مسلمان کو دیدہ و دلستہ مار ڈالے تو اس کی سزا دوزخ ہے
جہیں وہ ہمیشہ مشیت میگا اور اس پر اس کا غضب
نازل ہوگا اور اس پر خدا کی چٹکار پڑیگی اور اس کی
اسکے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۱۹۔ قال النبی صلعم لزوال الدنيا
اهون على الله من قتل مسلم
خير الموعظ عن عبد الله بن عمر

۱۹۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ دنیا کا ضائع ہو جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک
مسلمان کے قتل سے آسان تر ہے۔

۲۰۔ كل ذنب عسى الله ان يغفره
الا من مات مشركا او من يقتل مؤمنا
متعمدا
خير الموعظ

۲۰۔ ہر گناہ کو خدا نے تعالیٰ معاف
کر سکتا ہے سوائے اس کے جو حالت شرک
میں فوت ہو یا مسلمان کو دلستہ قتل کرے

۲۱۔ قال رسول الله صلعم لا يحل
دم امرء مسلم يشهد ان لا اله الا
الله واني رسول الله الا باحد ثلاث
النفوس بالنفس الثيب للزاني والمارق
لدنيه التارك لجماعته
خير الموعظ

۲۱۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مسلمان کو کافروں حلال نہیں ہے
سوائے تین جگہ کے نفس کا عوض نفس کے
یعنی قصاص اور زانی متاہل کا جسکی بیوی
اور تارکین و گروہ کا (یعنی مرتد)



القتل النفسا

خودکشی

۲۲ - ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جو شخص لوہے کے آڑے خودکشی کرے گا قیامت میں وہی آلہ اسکے ہاتھ میں ہوگا کہ اپنے پیٹ میں مائے اتس ووزخ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چلا جاویگا۔ اور جس نے اپنے آپکو زہر سے ہلاک کیا قیامت کو وہی زہر اسکے ہاتھ میں ہوگا کہ اسکو چٹا ہوا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نارجنم میں چلا جاویگا۔ اور جو بیمار سے گر کر لپٹے آپکو ہلاک کریگا وہ ہمیشہ بدالایاد تک کے لئے دوزخ میں پھینکا جاویگا۔

۲۳ - آدمی پٹاس چیز کی نذر واحد نہیں ہوتی جو اسکے ملک میں ہو یا مسلمان کو لعنت کرنا اسکے قتل کے مساوی ہے جو آدمی اپنے آپ کو دنیا میں کسی چیز سے قتل کریگا قیامت میں اسی سے اسکو عذاب یا جاویگا۔ جو مائل بڑھانے کے لئے جوٹا دعویٰ کریگا اللہ تعالیٰ اسکی تنگدستی زیادہ کریگا۔

۲۴ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنا گلا گھونٹتا ہے وہ اپنے آپکو نارجنم میں پہنچاتا ہے

۲۲ - عن ابی ہریرۃ من قتل نفسہ بجدیدۃ جاء یوم القیمۃ وجدیدۃ فی یدہ یتوجع بھا بطنہ فی نار جہنم خالداً مخلداً ابداً ومن قتل نفسہ بسم فسمہ فی یدہ یتوجع فی نار جہنم خالداً مخلداً ومن تردے من جبل فقتل نفسہ فھو یتردے فی نار جہنم خالداً مخلداً ابداً

ترندی

۲۳ - لیس علی جبل نذر فیما لا یسکت ولعن المؤمن من قتلہ ومن قتل نفسہ المتی فی الدنیا عذاب سبۃ، یوم القیمۃ ومن ادعی دعویۃ کاذبۃ لکمثر بھا لم یزده اللہ الا قلة۔

سلم عن ثابت بن جحاک

۲۴ - قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی ینحق نفسہ ینحقہا فی النار

وَالَّذِي يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ
خَيْرُ الْمَوَاعِظِ
اور جو نیزے سے اپنے آپکو ہلاک کرتا ہے
وہ نازنم میں نیزہ کا رتلبے۔

قَتْلُ الْوَلَدِ

۲۵۔ مَتَدَحَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا
أَوْ لَدَّهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ
حَسْرَتُهُمْ أَمَّا زَرْقَهُمُ اللَّهُ
أَنِّي تَرَاءَى عَلَى الْبَهْرَةِ
مَتَلَوْا وَمَا كَانُوا
مُحْتَدِينَ ۝

سورہ انعام آیت ۱۴۲

۲۶۔ لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِمَّنْ
إِذَا قَاتُوا جُنْحُنْ نَزَرُكُمْ وَإِيَّاكُمْ
سورہ انعام

۳۷۔ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ تَحْسِبَةً
إِذَا قَاتُوا جُنْحُنْ نَزَرُكُمْ وَإِيَّاكُمْ
إِنْ قَتَلْتُمْ كَانَ خَطَاً كَبِيراً ۝

سورہ بنی اسرائیل آیت ۳۱

۲۸۔ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ
بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝

سورہ التکویر

۲۵۔ بیشک وہ لوگ بڑے گھائے ہیں
ہیں جنہوں نے بغیر عقلی (اور) جہالت سے
اپنے بچوں کو مار ڈالا اور اللہ نے جو رزق
انکو دی تھی خدا پر جھوٹ جھوٹ بہتان باندھ کر
انکو اپنے اوپر حرام کر لیا بلاشبہ یہ لوگ
(راہ راست سے) بھٹک گئے اور سیدھے
رستے پر آئیوں لے تھے بھی نہیں

۲۶۔ اور مفلسی کے ڈر سے اپنے بچوں کو
قتل نہ کرو کیونکہ ہم (ہی) انکو (بھی) رزق تو
ہیں اور انکو بھی۔

۳۷۔ اور (لوگو!) فلاس کے ڈر سے اپنی
اولاد کو قتل نہ کرو۔ انکو اور تمکو ہم ہی رزق
دیتے ہیں، اولاد کا مارنا بڑا بھاری
گناہ ہے۔

۲۸۔ اور جبوقت لڑکی سے جو زنا
درگور کر دی گئی تھی پوچھا جائے کہ کس
قصود کے بدلے ماری گئی

۲۹ - عن و راد کاتب المغيرة
قال كتب معاوية الى المغيرة
الكتب الى ما سمعت من رسول الله
صلعم فكتب اليه ان نبى الله صلعم
كان يقول في دبر كل صلوة لا اله
الا الله وحده لا شريك له لا اله
المالك وله الحمد وهو على كل شئ قدير
الهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي
لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك
الجد وكتب اليه انه كان ينه عن
قيل وقال وكثرة السؤل واضاعة المال
وكان ينه عن عقوق الاهات وواد البثا
ومنع وهات مشكوة

۳۰ - قال رجل يا رسول الله اى
الذنب اكبر عند الله قال ان تدعوا
لله ندا وهو خلقك قال ثم اى قال
ان تقتل ولدك خشية ان يطعم معك
قال ثم اى قال ان تزنى حليلة جارك
فانزل الله تصديقها والذين لا يكرهون
مع الله الهات اخر ولا يفتكون
النفس التي همز لله الا بالحق

۳۹ - و راد کاتب مغیره۔ کہتے ہیں کہ امیر
معاویہؓ نے مغیرہ ابن شعبہ کو لکھا کہ جو کچھ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو
مجھے لکھ بھجو۔ انہوں نے لکھا کہ نبی اکرم صلعم
ہر نماز کے بعد عامانگتے تھے۔ لا اله الا الله
وحده لا شریک له لا اله الا الله له الحمد وهو على
كل شئ قدير الام لا مانع لما اعطيت ولا معطي
لما منعت ولا ينفع والجد منك الجداور نیز
یہ بھی لکھا کہ رسول اللہ صلعم قیل قال اور
کثرت سوال اور ضائع کرنے مال سے منع
فرماتے تھے اور نیز ماکى نافرمانی اور لڑکیوں کو
زندہ دفن کرنے اور ادنیٰ ادنیٰ شریک کے
انکار کرنے سے بھی روکتے تھے

۳۰ - ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ
اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ
کو کونسا ہے آپ نے فرمایا تو اللہ کا شریک کیسو
گردانے۔ حالانکہ اُس نے تجھ کو پیدا کیا اُس نے پوچھا
کہ پھر اسکے بعد آپ نے فرمایا کہ اس خوف سے اپنی
اولاد کو قتل نہ کر کہ وہ کھانے میں ہماری شریک
ہوں گی۔ اُس نے کہا اسکے بعد آپ نے فرمایا کہ اپنے
ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا چاہیہ خدا تعالیٰ نے

وَلَا يَزْنُونَ ۝

اسکی تصدیق کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔

اور جو خدا کے ساتھ کسی، دوسرے معبود

کو نہ پکاریں اور ناحق رنا روا کسی شخص کو

جان سے نہ ماریں کہ انکو خدا نے حرام کر رکھا

اور نہ ان کے مرتکب ہوں

مشکوٰۃ

عن عبد اللہ ابن مسعود

بِالْقَبْأَةِ

۱۳۰ - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ وہ شخص اپنی مراد کو پہنچا جو اسلام لایا اور

اللہ تعالیٰ بقدر کفایت کے اسکو روزی می

اور اسکو قناعت می اسپر جو اللہ تعالیٰ نے اسکو

عطا کیا۔

۱۳۱ - حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ جو شخص تھوڑی روزی پر راضی ہو جاتا ہے

خدا تعالیٰ اسکو تھوڑے عمل پر راضی ہو جاتا ہے

۱۳۲ - ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ بعض

انسان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

کچھ طلب کیا اپنے عطا فرمایا پھر طلب کیا پھر

عطا فرمایا حتیٰ کہ جو کچھ آپ کے پاس تھا سب ختم ہو گیا

آپ نے فرمایا جو کچھ میرے پاس تھا میں نے

۱۳۳ - قال رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ملاقات

کفا فاقوتعلا للہ بما

اتاہ

مشکوٰۃ عن ابن عمر

۱۳۴ - (عن علی کرم اللہ وجہہ) قال سلو

للہ صلعم من رضی بالیسیر من الزق

رضی للہ منہ بالقلیل من العمل۔

مشکوٰۃ

۱۳۵ - عن ابی سعید الخدری

ان فاسا من الہ نصا رسا لورا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سلم فاعطا ہم ثم سألوا فاعطا

حتی ان انفلد ما عنده قال ما یکن عتک

من خیر فلن اذخره ومن یتعفف
یعقہ لله ومن یتغن یغنیہ
لله ومن یصبر یصبرہ الله و
ما اعطی احد من
عطاء خیر و اوسع
من الصبر

مسلم

۴۴ - عن انس القناعة مال الفیض
کثر العمال

۴۵ - (عن ابی ہریرۃ) خیار امتی
القانع و نشر امرہم الطامع -
مسلم

جمع کر کے نہیں کھا اگر جو شخص خود داری کرنا
چاہتا ہے خدا تعالیٰ اُسکو خود دار بنا دیتا ہے
اور جو شخص استغنا کرنا چاہے خدا تعالیٰ
اُسکو مستغنی کر دیتا ہے اور جو شخص صبر کرنا
چاہتا ہے خدا تعالیٰ اُسکو صبر دیدیتا ہے اور
صبر سے بہتر اور وسیع تر کوئی چیز نہ ہوگی
نہیں عطا کی گئی

۴۴ - انس سے روایت ہے کہ قناعت
ایسا مال ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔

۴۵ - قناعت کرنے والا میری امت
کے اچھے لوگوں میں سے ہے اور طمع کرنے والا
برے لوگوں میں سے

بَابُ الْحِلِّ لِلْعَزِيمَةِ

۴۶ - (عن ابی سعید الخدری)
لما نزلت بنو قریظہ علی حکم
سعد بعث رسول الله صلعم
وکان قریباً منہ فجاء علی
حمار فلما د فی من المسجد قال
رسول الله صلعم لا نصار قوموا الی سیدکم

۴۶ - ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ جب بنو قریظہ اس امر پر رضی ہو کر
آئے کہ سعد جو حکم کریں وہ ہو کر منظور ہے اور سعد
انکے رشتہ مند تھے رسول اللہ صلعم نے سعد
کو بلایا اور وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے چڑھ کر
پہنچے رسول اللہ صلعم نے انصاء سے فرمایا

مشکوٰۃ

۳۷ - (عن عائشة ام المومنین) قالت
ما رایت احداً من الناس کان
اشبه بالنبی صلی اللہ علیہ
سلم کذا ولا حدیثاً ولا جلستاً من
فاطمہ قالت وكان النبی صلی
للہ علیہ وسلم اذا امر اھا قد
اقبلت رجب بھا ثم قام الیھا
فقبلھا ثم اخذ بیدھا فجاء بھا حتی
یجلسھا فی مکانہ وكانت اذا اتھا
النبی صلعم رجت بہ ثم قامت الیہ
فقبلہ
ادب المفرد

۳۸ - (عن انس) ما کان شئ
احب الیہم سروبۃ من النبی صلی
اللہ علیہ وسلم وكانوا اذا راوہ
لم یقوموا الی الا لما یعلون من
کراہیتہ لذلک

ادب المفرد

۳۹ ان معاویۃ خرج وعبد اللہ
بن عامر وعبد اللہ بن زبیر قعود فقام
ابن عامر وقعد ابن زبیر وسا

کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ
۳۷ - ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ
زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اللہ شست و
برفاست کلام و گفتگو میں سیکو رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نہیں پایا جب رسول
اللہ صلعم آنکوائے ہوئے دیکھتے تھے مرجب
فرماتے تھے اور کھڑے ہو جاتے تھے اور پیار
کرتے تھے اور ہاتھ پکڑ کر انکوائے جگہ بٹھالیتے تھے
اور حضرت فاطمہ کے پاس جب رسول اللہ صلعم
تشریف لاتے تھے مرجب فرماتی تھیں اور کھڑی
ہو جاتی تھیں اور ہاتھوں کو بوسہ دیتی تھیں
۳۸ - انس کہتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کو
کسی شخص کا دیکھنا رسول اللہ صلعم کی زیارت
کرنے سے زیادہ محبوب نہ تھا اور جب رسول
اللہ صلعم کو دیکھتے تھے انکی تعظیم کے لئے کھڑے
نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے کہ آپ
ایسے برا سمجھتے ہیں۔

۳۹ - امیر معاویہ باہر آئے تو عبد اللہ
ابن عامر عبد اللہ بن زبیر بیٹھے ہوئے تھے۔
عبد اللہ ابن عامر کھڑے ہو گئے اور عبد اللہ

بن زبیر بیٹھے اور ان دونوں میں وہ نہایت
 فطین تھے امیر معاویہ نے کہا کہ رسول اکرم
 صلعم نے فرمایا کہ جس کو یہی خوشی ہو کہ لوگ
 اسکی تعظیم کمرے لے کھڑے ہوں اسکو اپنا گھر
 نارحیم میں تلاش کرنا چاہئے۔

کے انزل نہما قال معاویہ
 قال النبی صلعم من سرك ان
 یمثل له عباد الله قیاماً فلیتبعوا
 بیتاً من النار

اور المفرد

باب الکبائر

۴۰۔ بن کا مونکے کر نیسے تک منع کیا جاتا ہے
 اگر تم انہیں سے بڑھے (بڑھے) گناہوں سے
 بچتے رہو گے تو ہم تمہارے (چھوٹے چھوٹے)
 قصور دہتمارے نامہ اعمال سے محو کر دینگے اور
 تمکو لیجا کر مقام غرّت میں جگہ دینگے۔

۴۰۔ ان تجتنبوا کبائر
 ما تنهون عنها نكف عنکم
 عنکم سیئاتکم و
 ندخلکم ممدخلاً کریماً
 سورہ نساء

۴۱۔ اور دوگو، ظاہری گناہ اور پوشیدہ
 (سب ہی) سے کنارہ کش رہو جو لوگ
 گناہ سیٹھتے ہیں ان کو اپنی کرتوت کا
 جلد بدل مل جائیگا

۴۱۔ وَذَرُوا ظَاهِرَ الْاِثْمِ
 وَبَاطِنَهُ اِنَّ الَّذِیْنَ یُکْسِبُوْنَ
 الْاِثْمَ سَیَجْزِوْنَ مَا کَانُوا
 یَفْتَرِفُوْنَ ۝

۴۲۔ عبدالرحمن بن ابوبکر کہتے کہ ہم رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ
 آنحضرت فرمایا خبردار ہو جاؤ کہ میں تمکو سب سے بڑے

۴۲۔ (عن عبد الرحمن) قال
 کنا عند رسول الله صلعم
 علیہ وسلم فقال الا انبئکم

بِالْكِبَرِ ثَلَاثًا لَا تَأْتِي إِلَّا بِشَرٍّ
 بِاللَّهِ وَعَقُوقَ الْوَالِدَيْنِ الشَّهَادَةُ
 الزُّهْرُ أَوْ قَوْلُ الزُّهْرِ وَكَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَكَبِّرًا فَجَلَسَ
 فَتَمَازَلُ يُكَبِّرُهَا حَتَّى قَلْنَا
 لَيْتَ لَكَ سَكْتٌ

۴۴ - قال رسول الله صلعم
 اجتنبوا السبع الموبقات قيل يا
 رسول الله ماهن قال الشرك بالله
 والسهر وقتل النفس التي حرم الله
 الاباحى واكل مال اليتيم والتولي
 يوم الحف وقد فالحصن لغافل
 المومنات (سلم)

۴۴ - الا ان اولياء الله المصلون
 ومن يقيم الصلوة الخمس
 كتبهن الله على عباده ويصوم
 رمضان ويحسب صومه حتى يرى
 انده عليه حتى ويوتى زكاة ماله
 طيبة بها نفسه يحسبها ويحسب
 الكبرائر التي نهى الله
 عنها قيل يا رسول الله صلعم

تین کبر وگناہوں سے خبردار کرتا ہوں کہ
 شرک و زنا فرمانی والدین اور جھوٹی گواہی
 یا جھوٹ کنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے انکڑ ٹھکے اور
 بار بار یہی منہ دیتے تھے کہ ہم اپنے دلیں
 کہنے لگے کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

۴۴ - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ سات مہلک چیزوں سے پرہیز کرو۔
 کہا گیا یا رسول اللہ کوئی شے ہیں آپ نے
 فرمایا کہ شرک - سحر - کسی شخص کو جھکا مارنا
 حرام ہو ناحق قتل کرنا - یتیم کا مال کھانا -
 لڑائی میں بھاگنا - جھوٹی بھالی پارسا مسلمان
 عورتوں کو تہمت لگانا۔

۴۴ - خبردار ہو جاو کہ اولیاء اللہ میں نماز
 پڑھنے والے ہیں جو شخص پانچوں وقت کی
 نماز کو قائم کرے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی بندوں
 کے لئے فرض کی ہیں اور رمضان شریف
 کے روزے رکھے اور یہ نیت کرے کہ یہ سہرے
 فرض ہیں اور بطیب خاطر فرض سمجھ کر زکوٰۃ ادا
 کرے اور ان کبرائے سے بچتا ہے جسے اللہ
 تعالیٰ نے منع فرمایا ہے دریافت کیا گیا

کم الکبائر قال
 ہی شمع اعظمهن الا شرک
 بالله و قتل المؤمن بغیر حق
 و الفرار من الزحف و قتل
 المحصنة و السحر و اکل
 مال الیتیم و اکل الربوا و
 عقوب الوالدین المسلمین و
 استیلال البیت الحرام قبلتکم
 احياء و امواتا لا يموت رجل
 لم يعمل هؤلاء الكبائر
 و یقیم الصلوة و یؤتی الزکوة
 الا مافی کمال اصلعہ فی بجمحة
 جنة ابوابها مصاریع الذهب
 (ع، عبید بن عمر البقی کنزل العمال،

یا رسول اللہ کبائر کس قدر ہیں آپ نے فرمایا
 نوہیں سب سے بڑا شرک ہے اور نفاق
 کسی مسلمان کو قتل کرنا۔ اور مقابلہ سے
 بھاگنا۔ اور شوہر دار عورت کو تہمت
 لگانا۔ اور یتیم کا مال کھانا۔ اور
 مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا۔ اور
 اپنے قبلہ کے حرم شریف کی حرمت کا
 نگاہ نہ رکھنا۔ جو شخص ان کبائر سے
 اجتناب کرے اور نماز کو قائم رکھے۔ اور
 زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ وفات کے بعد
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ وسط جنت میں ہوگا جس کے
 دروازوں کے کواڑ سونے کے
 ہیں۔

باب الکبر

۴۵۔ لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيءُ أَنْ
 يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ وَلَا الْمُلْكُ
 الْمُقَرَّبُونَ ۖ وَمَنْ يَسْتَنْكِفْ
 عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ

۴۵۔ مسیح کو خدا کا بندہ ہونے سے ہرگز کسی
 قسم کی، عار نہیں اور نہ فرشتوں کو جو (خدا کے)
 مقرب ہیں، اور جو خدا کا بندہ ہوئیے عار رکھے
 اور بڑائی کے لئے تو عنقریب خدا ان سے

اپنے پاس کھینچ بلائیگا۔ پھر خدا کے حضور
میں حاضر ہوئے پیچھے، جو لوگ ایمان رکھتے اور
نیک عمل کرتے تھے خدا اُن کو اُن کے
کئے کا ثواب پورا (پورا) دیگا۔ اور اپنے
فضل سے (کچھ اور) زیادہ بھی دیگا اور
جو لوگ (بندہ بننے سے) عار رکھتے اور بڑائی
کی لیتے تھے خدا اُن کو عذابِ روناک
کی سزا دیگا، اور خدا کے سوا اُن کو نہ کوئی
یار ملیگا اور نہ مددگار۔

فَسَيَحْمِلُهُمُ اللَّهُ إِلَيْهِ جَمِيعًا
فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ
أَجْرَهُمْ وَكَثُرَ لَهُمْ
مِنْ فَضْلِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ
يَبْتَغُونَ
الْمُنَافَاةَ اسْتَغْفُوا
وَأَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
فَيَعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا
وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ دُونَ
اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا

سورہ نساء ۱۶۲ تا ۱۶۳

۴۴ - اور (اے مخاطب) جس بات کا
تجھ کو علم (یعنی) نہیں (انکل پچو) اُس کے
پیچھے نہ ہو لیا کر (کیوں کر) کان اور آنکھ
اور دل ان سب سے (قیامت کے دن)
پوچھ گچھ ہونی ہے۔ اور زمین میں اگر کونہ ہلا کر
کیونکہ (اس دھماکے کے ساتھ چلنے سے) تو
زمین کو تو پھاڑ نہیں سکیگا اور نہ (تن کر چلنے سے)
پھاڑوں کی لمبائی کو پہنچ سکیگا (اسے پیغمبر) ان
سب باتوں جو جو بُری ہیں سب ہی تو تمہارے
پروردگار کے نزدیک ناپسند ہیں (اور) یہ
بائیں (بھی) اُن عقل (دو دانش کی) باتوں میں سے

۴۴ - وَلَا تَقِفْ مَا لَيْسَ لَكَ
بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ
وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ
كَانَ عَنْكَ مَسْئُورًا
وَلَا تَقِفْ فِي الْأَرْضِ فَسَاحًا
إِنَّكَ لَنْ تُخْبِرَ الْأَرْضَ وَلَنْ
تَمْلُحَ الْجِبَالَ طَوْلًا
وَلَا تَقِفْ فِي الْأَرْضِ فَسَاحًا
إِنَّكَ لَنْ تُخْبِرَ الْأَرْضَ وَلَنْ
تَمْلُحَ الْجِبَالَ طَوْلًا
وَلَا تَقِفْ فِي الْأَرْضِ فَسَاحًا
إِنَّكَ لَنْ تُخْبِرَ الْأَرْضَ وَلَنْ
تَمْلُحَ الْجِبَالَ طَوْلًا
وَلَا تَقِفْ فِي الْأَرْضِ فَسَاحًا
إِنَّكَ لَنْ تُخْبِرَ الْأَرْضَ وَلَنْ
تَمْلُحَ الْجِبَالَ طَوْلًا

مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتَلْقُوا فِي جَهَنَّمَ
مَكُومًا مَّحْضًا ۝

سورہ بنی اسرائیل ۳۴ و ۳۵ و ۳۶

۴۷۔ اَتَّبِعُونَ ۙ بِكُلِّ رَاسٍ
آيَةً تَقْبَلُونَ وَيَتَّخِذُوا
مَصْرَفًا لِّعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ۙ
وَإِذَا بَطِشْتُمْ بَطِشْتُمْ جَبَّارِينَ ۙ
فَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَأَطِيعُوا ۙ وَالْعَوَّلَ
الَّذِي آمَدَّاكُمْ بِمَا تَعْمَلُونَ ۚ
آمَدَّاكُمْ بِأَنْعَامٍ وَرَبِّينَ ۙ
وَجَنَّتِ وَعُيُونُ ۙ هَٰئِلَاتِ ۙ
عَلَيْكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ
عَظِيمٍ ۙ

سورہ شعر آیتہ ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱

۴۸۔ وَلَا تُصْعِقُوا مَنَاسِكَ
لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشُوا فِي الْأَرْضِ
مَرَحًا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
الْمُفْسِدِينَ ۙ

سورہ لقمان ۱۳

۴۹۔ وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ
بِرَبِّي ۚ وَرَبِّيَ كُفُّوا عَنِّي

جنگو تھلے پروردگار نے تمہاری طرف وحی
کیا ہے اور خدا کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بنانا اور نہ تم
ظلم (اور) راندہ (درگاہ) بنا کر جنم میں جھونکے جاؤ گے
۴۷۔ کیا تم ہر اونچی جگہ پر بیضرورت یادگاریں
بناتے اور بڑی صنعت کے محل تعمیر کرتے
ہو گویا تم (دنیا میں) ہمیشہ رہو گے۔ اور
جب کسی پر ماتہ ڈالتے ہو تو (اُس کو) بڑی
سختی سے پکڑتے ہو۔ تو خدا سے ڈرو
اور میرا کہا مانو اور اُسکے غضب سے ڈرو
جسے تمہاری ان چیزوں سے امداد کی ہو گی
خوب معلوم ہیں (یعنی) چار پایوں اور بیٹوں
باغات اور شہوں سے تمہاری امداد کی۔ مجھکو
(تمہاری بدکرداری کی وجہ سے) تمہاری نسبت
ایک زحمت کے عذاب کا (بڑا) اندیشہ ہے
۴۸۔ اور لوگوں سے بے رخصی نہ کرو اور
زمین پر اتار کر نہ چل (کیونکہ) اللہ کسی
اترائے والے اور شقی خور سے کو پسند
نہیں کرتا۔

۴۹۔ اور موسیٰ نے کہا کہ میں تو اپنے
پروردگار اور تمہارے پروردگار یعنی

خدا کے واحد کی پناہ لے چکا ہوں (ادورہ
جھکو) ہر ایک مغرور (کے شر) سے (محفوظ رکھیں گے)
جو روزِ حساب (یعنی قیامت کو) نہیں مانتا۔

۵۰۔ اور جو خدا کی آیتوں میں جھگڑے
نکال کھڑے کیا کرتے ہیں اللہ کے نزدیک
اور ایمان والوں کے نزدیک (اُن کی،
پہ (حرکت) بہت ہی ناپسند ہے،
جتنے مغرور اور سرکش ہیں اللہ
اُن کے دلوں پر اسی طرح مہر لگا دیا
کرتا ہے۔

۵۱۔ ہاں ہمارے احکام تجھ کو پہنچاؤ
تو نے اُن کو جھٹلایا اور اکر ٹیٹھا اور منکروں
میں سے ایک منکر (تو بھی) تھا اب تیرے
ساتھ کچھ عایت نہیں ہو سکتی، اور (اپنے پیغمبرؐ)
قیامت کے دن دیکھو گے کہ جن لوگوں نے
خدا پر جھوٹ بولا ہے اُن کے منہ کالے ہونگے،
کیا نگہ کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟
اور جو لوگ پرہیزگاری کرتے ہیں اُن کو خدا
کامیابی کے ساتھ نجات دے گا کہ اُن کو کسی طرح
کی بھی، ایذا نہیں پہنچے گی اور نہ وہ (کسی طور پر)
آزادہ خاطر ہوں گے۔

مُتَّكِئِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
بِیَوْمِ الْحِسَابِ ۝

سورہ مؤمن آیتہ ۷۱

۵۰۔ وَالَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي
آيَاتِ اللَّهِ يَعْرِضُونَ سُلْطَانًا
أَتَاهُمْ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ
وَ عِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا كَذَٰلِكَ
يُطِيعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبٍ
مُتَّكِئِينَ ۝

سورہ مؤمن رکوع چہارم

۵۱۔ بَلَىٰ قَدْ جَاءَ لَكَ آيَاتِي
فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ
وَ كُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ
وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ
كَذَّبُوا عَنَ اللَّهِ وَجُوهَهُمْ
مُسْوَدَّةً ۖ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ
مَثْوًى لِّلْمُتَّكِئِينَ
وَنُحِیْ لِلَّهِ الَّذِينَ اتَّقَوْا
بِمَنَافِعِهِمْ زَاكِيًا عَنْهُمُ
السُّوْءُ وَ لَا لَهُمْ يَحْزَنُونَ ۝

سورہ مؤمن ۵۹-۶۱

۵۲۔ وَقَالَ رَبُّكُمْ
ادْعُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ
اِنَّ الدِّينَ يَسْتَعْكِبُرُونَ
عَنْ عِبَادِيْ سَيَدُّ مُخَلُّوْنَ
جَهَنَّمَ ذَاخِرِيْنَ ۝

سورہ مومن ۱۱۴

۵۳۔ اُدْخُلُواْ اَبْوَابَ جَهَنَّمَ
خَالِدِيْنَ فِيْهَا فَيُؤَسِّسُ مَثْوٰى
الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝

سورہ مومن ۱۱۵

۵۴۔ (عن عبد اللہ بن عمر) قال کنا
جلوساً عند رسول الله ﷺ
لله عليه وسلم فجاء رجل من
اهل البادية لا عليه جبته
سبحان حتى قام على راس النبی
صلعم فقال ان صاحبکم قد
وضع کل فارس او قال یردیان
یضع کل فارس ویرفع کل
سراع فاخذ النبی بجمع جبته
فقال لا اری علیک لباس من
لا یعقل ثم قال ان نبی اللہ

۵۲۔ اور (لوگو) تمہارا پروردگار
فرماتا ہے کہ ہم سے دعا میں مانگتے رہو
ہم تمہاری (دعا) قبول کریں گے جو لوگ
(مائے غریبے) ہماری عبادت سے سرتابی
کرتے ہیں عتق (حرے) چھ (وہ ذلیل و
خوار ہو کر جہنم میں داخل ہونگے)۔

۵۳۔ (تواب) جہنم کے دروازوں
(سے) دوزخ میں داخل ہو (اور)
ہمیشہ (ہمیشہ) کو اسی میں رہو، غرض
تکبر کرنے والوں کا (بھی) کیا ہی، بُرا ٹھکانا ہے۔

۵۴۔ عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بدوی
ریشمی جبہ پہنے ہوئے آیا اور حضرت
رسول مقبول صلعم کے سر پر کھڑے
ہو کر کہنے لگا کہ تمہارے صاحب کا ہر سوار کو ذلیل
کر دیا یا یہ کہا کہ چاہتا ہے کہ ہر سوار کو
ذلیل کر دے اور ہر چرواہا کو بلند کرے رسول اللہ نے
اس کا جبہ پکڑ کر کہا کہ میں تجھ کو ایسے لباس
میں نہیں دیکھتا جو بھیجے ماری ہو، پھر
فرمایا کہ حضرتؐ کی وفات کا وقت آگیا

الیکہ قال لا قال یا رسول اللہ
فما الکبر قال سفہ الحق و
عظم الناس

ادب المفرد

۵۵ - (عن ابن عمر) عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم من تعظم فی
نفسہ او اختال فی مشیئہ
لقہ اللہ عز وجل و هو علیہ
غضبان -

ادب المفرد

۵۶ - (عن ابی ہریرہ) قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ
تعالیٰ الکبریا عر دای والعظمۃ
از اسی فمن نازعنی احد امتہما
ادخلتہ فی النار مشکوٰۃ

۵۷ - (عن ابن مسعود) قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل
الجنة من کان فی قلبہ مثقال
ذرة من کبر فقال الرجل
ان الرجل یجب ان یکون ثوبہ
حسنا وعلہ حسنا قال ان للہ تعالیٰ

ہوا کہ اپنے فرمایا نہیں پھر کہا کہ کیا کبر ہو کہ کیسے
دوست احباب ہوں انہیں نشست بناتے تھے
اپنے فرمایا کہ انہیں لوگوں نے عرض کیا پھر کبر کیا چیز ہے
اپنے فرمایا کہ حق سے تجاہل کرنا اور لوگوں کو دلس سمجھنا۔
۵۵ - ابن عمر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے
دل میں اپنے آپ کو بڑا سمجھے اور اتر کر
چلے وہ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ
سے ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر
غضب ہو گا

۵۶ - ابی ہریرہ سے روایت ہر رسول
اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میری
ازار ہے جو شخص ان دونوں سے کوئی چیز
مجھے بیگامیں سکود و نزخ میں غل کرونگا۔

۵۷ - ابن مسعود سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جس کے دل میں ذرہ بھر بھی کبر ہو گا وہ
جنت میں داخل نہو گا ایک شخص نے
عرض کیا کہ آدمی کو اسکی تنہا رہتی ہے کہ
اسکا لباس اچھا ہو جو نا اچھا ہو۔

جیل حب الجال الکبر بطریق
وغمط الناس -

شکوۃ

۵۸ - (عن اسما بنت عمیس) قالت سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول بئس العبد عبد تخيل افعال
ونسئ الكبر المتعال
بئس العبد عبد تجبر واعتدى
ونسئ الجبار الاعلى بئس العبد
عبد سها ولها ونسئ المقابر والبل
بئس العبد عبد عتا وطف ونسئ
المبتدأ والمنته بئس العبد
عبد يخل الدنيا بالدین بئس
العبد عبد يخل الدنيا بالشبهات
بئس العبد عبد طمع يقوده بئس
العبد عبد هوئ يضل به بئس
العبد عبد رغب يذله -

شکوۃ

۵۹ - (عن ابی ہریرہ) قال النبی صلی
للہ علیہ وسلم ما استکبر من
اکل مع خادمه وركب الحمار

رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
جیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے کبر بھی ہے
کہ حق کو برا سمجھے اور لوگوں کو ذلیل خیال کرے۔

۵۸ - اسما بنت عمیس سے روایت ہے
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
برابند وہ ہے کہ اپنے آپ کو کچھ سمجھے اور تکبر اختیار کرے
خدا کے کبر المتعال کو بھول جائے برابند وہ ہے
کہ جبر و زیادتی کرے اور الجبار الاعلیٰ کو بھول جائے
برابند وہ ہے کہ بھول گیا اور لہو لعب مبتلا ہو گیا
اور قبر کو اور مصیبتوں کو فراموش کر دیا -
اور برابند وہ ہے کہ حد سے تجاوز کرے اور سرکشی
اختیار کرے اور پسنا غار و انجام کو بھول جائے برا وہ
شخص ہے کہ دنیا کرے دین کیساتھ ملائے اور بر خیر
وہ ہے کہ دین کو شبہات کیساتھ ملائے اور برابند
وہ ہے جو طمع میں ایسا پھنسا ہو کہ وہ جدھر جائے
اُسکو لیجاوے اور بر شخص ہندہ خواہشات ہے کہ اُسکو
خواہشات گمراہ کر دیں اور بر شخص وہ ہے کہ ایسی
رغبتوں کا گرویدہ ہو جو اُسکو ذلیل کر دیں -

۵۹ - وہ شخص مغرور نہیں ہے جو اپنے
خادم کے ساتھ کھانا کھائے اور گدھے
پر سوار ہو کر بازار میں نکلے اور اپنی کبریٰ کو

بازدہ کر اسکا دودھ نکالیں ۔

(۵۹ ب) ۔ صلح اپنی دادی سے رستہ کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک نیم کھجوریں خریدیں اور اپنی چادریں سیکر اٹھالیں میں نے اُن سے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین لائے ہم پچیس آپ نے فرمایا کہ نہیں صاحب عیال کا فرض ہے کہ وہ لیجاوے ۔

۶۰ ۔ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کریگا اور نہ اُن کو پاک کریگا اور نہ اُنکی طرف نظر کریگا اور اُن کے لئے عذاب دردناک ہے ۔ شیخ زانی ۔ اور بادشاہ دروٹگو ۔ اور صاحب عیال مستکبر

مشکوۃ

۶۱ ۔ ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں نجات دلاسنے والی ہیں اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں نجات دلانیوالی ہیں ظاہر و باطن میں تقویٰ حق کرنا اور خوشی اور غصہ کی حالت میں حق

بالاسواق واعتقل الشاة فجلدها
(۵۹ ب) عن صلح بیاع الاکسئہ عن جدته
سأیت علیاً تمرا بدرهم
فحملہ فی ملحفہ فقلت لہ اے
قال لہ ساجل احمل عنک
یا امیر المؤمنین قال لا ابوالعیال
احق ان یحمل

۶۰ ۔ (عن ابی ہریرہ) قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث
لا یکلمہم اللہ یوم القیمة ولا
یزککھم و فی سوادیکم ولا
ینظر الیہم ولہم عذاب الیم
شیخ زان و ملک کذاب و عامل
مستکبر

۶۱ ۔ (عن ابی ہریرہ) ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث
عجبات وثلاث مہلکات فاما
المنجیات فتقوی اللہ فی السر
والعلانیة والقول بالحق فی الرضا

والسخط والقصد في الغنى والفقر
واما المهادكات فهو متبع
والعجاب المرء بنفسه وهول شدة
شكوة

۶۳ - (عن ابن عمر) ما من رجل يغالظ
في نفسه ويختال في مشيئه الا
لقه الله تعالى وهو عليه غضبان

کتر

۶۴ - (عن جریم) ليس الكبر
ان يحب احدكم الجمال ولكن
الكبر ان يسفه الحق و
ينقص الناس -

کتر

۶۴ - (عن السائب بن زيد) لا يدخل
الجنة من كان في قلبه مثقال
كبر

کتر الحال

بات کنا - اور مفلسی و تو نگری میں مایہ نر وی
خستیا کرنا - اور ہلاک کرنے والے ہیں
خواہشات جنگی پیروی کی جائے اور حرص
اور اپنے تئیں سمجھنا - اور یہ ان سب میں سخت
۶۳ - ابن عمر سے روایت ہے کہ جو شخص
اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور غرور سے چلتا
ہے وہ خدا تعالیٰ سے ایسی حالت میں
ملے گا کہ خدا تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا -

۶۴ - نرجیم کہتے ہیں کہ غرور یہ نہیں
ہے کہ تم میں کوئی شخص جمال کو پسند
کرے بلکہ تجبر یہ ہے کہ حق سے
اعراض کرے اور لوگوں سے بے
پر وائی برے

۶۴ - سائب کہتے ہیں کہ جس کے
دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہوگا وہ
جنت میں داخل نہوگا -

باب اللبا

۶۵ - ابی ہریرہ سے روایت ہے
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۶۵ - (عن ابی ہریرہ) قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذ البستم

وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَايْدُوا بِأَيْمَانِكُمْ
شکوہ

۶۶ - (عن خديجة) سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول لا
تلبسوا الحرير والحرير والذهب والفضة ولا
تاكلوا في ضحائها فانها لهم
في الدنيا ولهم في الآخرة
شکوہ

۶۷ - (عن المغيرة بن شعبان النجفي)
صلى الله عليه وسلم ليس جيبك
مرومية ضيقة التكمين -
شکوہ

۶۸ - (عن عائشة) قالت كان
فراش رسول الله صلى الله
عليه وسلم الذي ينام عليه
أدماً حشوة ليف -

شکوہ

۶۹ - (عن ابن عمر) ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال من جبر ثوبه
تخلأ لا ينظر الله اليه

فرمایا کہ جب تم کپڑا پہنویا وضو کرو تو دھانے
ہاتھ سے شروع کرو

۶۶ - خدیجہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیبا و حریر
نہ پہنوا اور سونے چاندی کے ظرف نہیں
پانی نہ پیا اور نہ اُن کی رکابیوں میں کھانا
کھاؤ کہ یہ کفار کے لئے دنیا میں ہیں اور
تمہارے لئے آخرت میں -

۶۷ - مغیرہ ابن شعبہ سے روایت ہے
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روپی
جیب جس کی استینیں تنگ تھیں زیب
نہ کیا -

۶۸ - حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں
کہ رسول اللہ کا بستر جس پر آپ استراحت
فرماتے تھے چمڑے کا تھا جس میں کھجور
کے ليف بھرے ہوئے تھے

۶۹ - ابن عمر سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جو شخص ازراہ تکبر اپنے لباس کو زمین میں

يوم القيمة -

شکوہ

۷۰ - (عن ابن عمر) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما يلبس الحويدي الدنيا من الاخلاق له في الآخرة

شکوہ

۷۱ - (عن ام سلمه) كان احب الثياب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم القيصرون

شکوہ

۷۲ - (عن سمرة) ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اليسوا الدنيا الابيض فانها اظھر واظھى فكتفوا فيها موتاكم -

شکوہ

۷۳ - (عن ابی امامہ) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقسمون الايمان ان البذل افة من الايمان الايمان ان البذل افة من الايمان

شکوہ

کھینچتا ہوا پہلے خدا تعالیٰ قیامت میں لگی طرف نظر نہ کریگا -

۷۰ - ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خسر دنیائیں وہی شخص پہنتا ہے جس کا اثر دشت میں حصہ نہیں ہے -

۷۱ - ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمیص کو تمام کپڑوں سے زیادہ پسند فرماتے تھے -

۷۲ - سمیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید لباس پہنو کہ وہ پاک و صاف ہوتا ہے اور اس میں اپنے مرد و نکو دفن کرو -

۷۳ - ابی امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو کیا تم نہیں سنتے خبردار ہو کیا تم نہیں سنتے کہ سادگی ایمان کی علامات سے ہے کہ سادگی ایمان کی علامات سے ہے -

۴۴ - (عن عمر بن شعیب) قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان الله يحب
ان يرى أثر نعمته على عبده
شكوه

۴۵ - (عن ابی ہریرۃ) قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من غفل
من اهل انكار لم امرهما قوم
سیاط کا ذناب البقرہ بھری ہوں
بھا الناس وفساء کا سیات
ماریات صمیلہ ما ملاک سہم
کاسنمۃ البخت المائلمۃ
لا یدخلن الجنة ولا یجدن
سایحھا وان سایحھا توحید من
مسیرۃ کذا وکذا

۴۶ - (عن ابی الاخوص عن ابیہ) قیلت
رسول الله صلى الله عليه وسلم
وسلم وعلی ثوب دون فقال
لی اکت مال قلت نعم قال من
ای المال قلت من کل المال
قد اعطانی الله من البقر والغنم

۴۴ - عمر بن شعیب سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس شخص
کو پسند کرتا ہے کہ اس نے جو نعمتیں اپنے بند و کنوٰی کو بخشی
انکا اثر اس پر معلوم ہو یعنی لباس بھی اس کے ملوث ہو،
۴۵ - ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں دو چیزیں نکو و گروہ
ایسے ہیں کہ میں نے انکو نہیں دیکھا ایک گروہ
و عہدے جنکے پاس گاؤں کوٹھے ہیں جن سے
لوگوں کو مانتے ہیں دو سرعی عورتیں ہیں
کپڑے پہنتے ہوئے ہیں لیکن برہنہ ہیں بیل
کرنے والی ہیں اور بیل ہونے والے ہیں
ان کے مثل کو بان شتر کے جھکے ہوئے
ہیں وہ نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ اسکی
خوشبو پائینگی اگرچہ اسکی خوشبو اس قدر
مسافت سے آتی ہے۔

۴۶ - ابی الاخوص اپنے والد ماجد سے
روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے چچا
حاضر ہوا اور اسوقت انکی قسم کا لباس پہنتے ہوئے
تھا رسول اللہ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ
مال بھی ہے میں نے عرض کیا کہ بھائی رسول اللہ نے دریافت
کیا کہ تم کس قسم کا کپڑا پہنتے ہو کیا کپڑا کبھی گھوٹا غلام شتر کا

والجیل والریق قال فاذا اتاك الله
مألاً فليؤثر نعمه الله عليك كرامته
شکوہ

۷۷ - (عن عائشہ) ان اسماء بنت
ابی بکر دخلت علی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وعلیہا ثياب
سقاء فاعرض عنها وقال
یا اسماء ان المرأة اذا بلغت
المحیض لن یصلح ان یرک منها
الاھل اوھذا واثار الی
وجه وکفیہ -

شکوہ

۷۸ - (عن علقمہ بن ابی علقمہ عن امہ) قالت
دخلت حفصہ بنت عبد المطلب
علی عائشہ وعلیہا خمار رقیق
فشقتہ عائشہ وکستہا خماراً
کثیفاً

شکوہ

۷۹ - (عن عمر بن شعیب عن امہ عن جدہ)
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کلووا واشربوا

مال خدا تعالیٰ سے مجھ کو عطا فرما اور رسول اللہ فرمایا کہ ہم
تعملے تم کو مال عطا فرمائے تو مناسب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی
جہان کی بخشش کا اثر بھی تم پر ہو یعنی لباس کے ہونی چاہیے
۷۷ - حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ اسماء بنت ابی بکر رسول اللہ کی خدمت
میں حاضر ہوئیں تو باریک لباس پہنے ہوئی تھیں
رسول اللہ نے منہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اسے ساجب
عورت بالغ ہو جائے تو مناسب نہیں ہے کہ اس کو
جسم سے سولے اس قدر چھے کہ
(چہرہ اور ہاتھ کی طرف اشارہ فرما کر)
ظاہر ہوا کرے۔

۷۸ - علقمہ بنی والدہ سے روایت
کرتے ہیں کہ حفصہ بنت عبد الرحمن باریک
اوڑھنی اوڑھے ہوئے حضرت عائشہ
کے پاس آئیں حضرت عائشہ نے اس
کو چاک فرما کر عف کپڑے کی اوڑھنی
انگوڑھاٹی۔

۷۹ - عمر بن شعیب اپنے دادا سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ستر رکھاؤ اور پیو۔

اور چند قہ دو اور پہنو کہ اسراف اور
تکبر کی حد میں داخل نہ ہو۔

۸۰۔ - ابی ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ازار کا
حصہ بقدر ٹخنوں سے نیچے ہو گا وہ دوزخ
میں جائیگا۔

۸۱۔ - ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ اللہ
تعالیٰ ایسے مسکین مسلمان سے محبت
رکھتا ہے جسے یہ پرواہ نہ ہو کہ کیا پینتا ہے

تصدقوا والبسوا مالم یخالط
اسراف والاحتیلة
مشکوۃ

۸۰۔ - (عن ابی ہریرۃ، عن النبی صلی اللہ
قال ما اسفل من الکعبین من
الانرا رفقہ الناس
بخاری

۸۱۔ - (عن ابی ہریرۃ، ان اللہ یحب
المومن المبتذل الذی لا یبالی
مالہ البس۔

کنز العمال

بجاء اللعب

۸۲۔ - ایمان والہ اپنی مراد کو پہنچنے
(اور یہ) وہ لوگ ہیں، جو اپنی نازیبا عجزی
کرتے ہیں، اور وہ جو کہ کسی بات کو کسی
طرف رخ نہیں کرتے

۸۳۔ - اور ایسے غیر جب یہ لوگ سوچ دوں گے،
پتاشار ہوتا دلچسپ ہوتا ہے پاس سے چھٹکے
ایک طرف کو چل دوں ہیں اور تیس خطبہ پڑھتے کھڑا
چھوڑ جائیں ایسے غیر لیکن لوگوں سے کہو کہ جو
(ثواب عبادت) اللہ کے ہاں ہے وہ تم کو دے گا
سے بہت بہتر ہے اور اللہ ہی سزا دینے والا ہے

۸۲۔ - قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ
الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ
وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ
سورہ مؤمنون آیت ۱-۳

۸۳۔ - وَلَٰذِ اَسَآءٌ وَفَجَاسَةٌ
اَوْ لَهْمًا اِنْ فَضَّلُوا الْيَمَانَا
تَرَكَوْكَ قَائِمًا كُلِّ مَاعِنَدًا
اللہ خیر من اللہ هو ومن التجار
واللہ خیر الزار قین

دیتے تھے۔ ابو عبد اللہ کہتے ہیں
یعنی لڑکوں کے لئے

غیر الکلا قال ابو عبد اللہ یعنی
للصبيان

۸۶۔ ابی عقبہ کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ
بن عمر کے ساتھ جاتا تھا کہ حبشی لڑکے
کھیلنے ہوئے ملے عبد اللہ بن عمر نے
دو درہم نکال کر انکو عطا کئے

۸۷۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نو لڑکے
پاس بھیج دیتے تھے کہ چھوٹی لڑکیوں کے
ساتھ یمنیں۔

۸۸۔ سائب کہتے ہیں کہ میں نے سنا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم میں
سے کسی کو اپنے دوست کی کوئی چیز (بلا اجازت)
مذاق سے یا غیر مذاق کے مینی نہیں چاہئے
اگر کوئی دوسرے کی کچھ چیز لے بھی لے تو
چاہئے کہ واپس کر دے۔

۸۹۔ ابراہیم کہتے ہیں کہ ہم اے اصحاب
کتوں کے ہلکو تمام کھیلوں کی اجازت

۸۶۔ (عن ابی عقبہ) مرہات مع ابن
عمر مرہاة بالطریق فمرہ بغلامات
من الحبش يلعبون فاحرج
درہمیں فاعطاهم

۸۷۔ (عن عائشہ) ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یسرب الی
صواحبی یلعبن بالبنات الصغار

۸۸۔ (عن السائب) سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی
یقول لا یأخذ احدکم متاع
صاحبہ (اعباد) اجاداً فاذا
أخذ احدکم فلیردھا الیہ

۸۹۔ (عن ابراہیم) قال کان صحابنا
یزخصون لنا فی اللعب کلھا

۸۸ - (عن عبد الله بن دينار) خرجت مع عبد الله بن عمر إلى السوق فمر على جارية صغيرة تغنا فقال ان الشيطان لو ترك احتلا لترك هذه

ادب المفرد

۸۹ - (عن ابن عباس) في قوله تعالى وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ قَالِ الْغَنَاءُ وَاشْبَاهُهَا

۸۸ - عبد اللہ بن دینار کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ بازار میں جاتا تھا ایک چھوٹی لڑکی راستہ میں ملی جو گارہی تھی انہوں نے کہا کہ اگر شیطان کیسے چھوڑتا تو ابستہ اس معصوم لڑکی کو چھوڑتا۔

۸۹ - ابن عباس - آیتہ شریفہ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ کی تفسیر میں کہتے ہیں غنا وغیرہ سے

۹۰ - براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سلام علیکم کو رواج دو سلامت رہو گے بیہوشی برائی ہے ابو معاویہ کہتے ہیں - اشعر (بیہوشی) عبت یعنی بیکار کام کو کہتے ہیں

۹۱ - فضل کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب اپنے گھر سے نکلتے اور ریزہ کھائے والوں کو دیکھتے اُن کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے اور اُن کو صبح سے شام تک حراست میں رکھتے تھے اور بعض کو آٹھ دن تک دے رکھتے تھے - وبقیہ

۹۰ - (عن البراء بن عازب) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افشوا السلام تسلموا والاشرية شر قتال ابو معاوية الاشرية العبت ادب المفرد

۹۱ - (عن فضل بن سلم) كان علي اذا خرج من باب القصر فرأى اصحابا الغر انطلق بهم فعقلهم من شدقه الى الليل فمنهم من يعقل الى نصف النهار قال وكان الذي لا يعقل الى الليل هم

کھیلنے والوں کو رات تک حراست
میں رکھتے تھے اور نزد سے کھیلنے والوں
کو دوپہر تک، اور شام سے کھیلنے
ان سے سلام علیک نہ کرو۔

الذین يعملون بالورق وكان
الذي يعقل الى نصف النهار
الذين يلهمون بها وكان يامر
ان لا يسلموا عليهم۔

ادب المفرد

۹۲ - ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جو نزد سے کھیلتا ہے وہ خدا و
رسول کی نافرمانی کرتا ہے۔

۹۲ - (عن ابی موسیٰ الاشعری) ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من لعب بالنرد فقد عصى
اللہ ورسولہ۔

۹۳ - ابن شہاب سے شطرنج کے
بارہ میں پوچھا گیا تو کہا کہ یہ باطل ہے
اور اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں کرتا

۹۳ - (عن ابن شہاب) انه سئل
عن لعب الشطرنج فقال ہی من
الباطل ولا یحب اللہ الباطل۔

۹۴ - علی ابن حسین سے روایت ہے
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مسلمان ہونے کی خوبی یہ ہے کہ لایسنی
چیزوں کو ترک کر دے

۹۴ - (عن علی ابن حسین) قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من حسن
اسلام المرء ترک ما لا یغنیہ

بالمبتدئ

عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے

۹۵ - (عن عائشہ) قال رسول اللہ صلی

ہے کہ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ
تعالیٰ نے جس طرح فرائض کے قائم کرنے کا
مجھ کو حکم دیا ہے اسی طرح لوگوں سے مدارات
کے ساتھ پیش آئیں گے حکم دیا ہے۔

۱۰۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
انتہائے عقل ہے مدارات سے پیش آنا
جو لوگ نیامیں اہل خبرینہ خرت میں بھی اہل خبر

اللہ علیہ وسلم ان الله تعالى
احسن في بعد اسارة الناس كما
احسن في باقامة الفرائض

۱۰۱- (عن ابی ہریرۃ) سراس العقل
المد الحماة واهل المعرفة في الدنيا
هم اهل المعروف في الاخرة
كنز العمال

باب البر

۱۰۲- ابن عمر سے روایت ہے کہ
بھائیوں سے نفع لینا مروت
سے بعید ہے۔

۱۰۳- مروت کی بات یہ ہے کہ جب
تمہارا بھائی مسلمان ہو تو غلامی
ہو کر سنبھالو اور یہ حسن سلوک میں اہل ہے
کہ جب تمہارے بھائی کے جوتے کا تسمہ
کھٹکے تو تم توقف کر دو۔

۱۰۴- مروت سے مذہبوں کی اصلاح
ہوتی ہے۔

۱۰۲- (عن ابن عمر) ليس من المروءة
الربح على الاخوان

۱۰۳- (عن انس) من المروءة ان
ينصت الاخ لآخيه اذا احب الله
ومن حسن المشاورة ان يقف
الاخ لآخيه اذا انقطع شئ فعلة

۱۰۴- المروءة اصلاح الملل

باب المسئلة العنفا

۱۰۵۔ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تُفْقِرُوْهُ
وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَوْهُ سُبْحًا
وَاَمَّا بَيْنَكُمْ سِرًّا
فَحَذِّرْهُ ۝

سورہ الضحیٰ ۷۹

۱۰۶۔ (عن عبید اللہ محمد بن الانصاری) عن
ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من اصاب امانة في سر به معا فإ
في جسده عند طعمه يومه فكانما
خيرت له الدنيا

۱۰۵۔ تو ان یتیموں کے شکر میں یتیم پر
کسی طرح کا ظلم نہ کرنا اور سائل کو حیرت
اور (لوگوں سے) اپنے پروردگار کے
احسانات کا تذکرہ کرتے رہنا کہ یہ بھی شکر
گزاری کا ایک طریقہ ہے۔

۱۰۶۔ عبید اللہ انصاری فی البیضاء روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جو امن و امان کے ساتھ اپنے گھر میں ہو
اور اس کا جسم صحیح سالم ہو اور ایک
دن کی خوراک اس کے پاس ہو تو گویا
دنیا اس کے قبضے میں ہے۔

۱۰۷۔ قبیلہ سے منقول ہے کہ مجتبیٰ پیران
اچھا تھا اور اس کی غرض سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا اپنے فرمایا کہ توقف کرو جب میرے کارپور
ایک گاؤں میں لایا جاوے گا پھر فرمایا اے قبیلہ
سوال کرنا صرف تین آدمیوں کے لئے حلال ہے
اول اس شخص کے لئے جو کسی تاروان میں مبتلا
ہو گیا ہو بابت تاروان سے نجات پانے
سوال کرے اسکے بعد باقی کے اس شخص کو
اور اس شخص کو سوال کرنا حلال ہے جو
نہایت فقر و غلامی میں مبتلا ہو اور اس کا

۱۰۷۔ (عن قبیلہ بن مغارق) قال تخملت
حالة فأتيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم اسئله فيها فقال
اقم حتى تأتينا الصدقه فإنا
مرکب بها ثم قال یا قبیلہ ان
المسئلة او تحل الا واحد ثلثة
رجل تحمل حالة فخلت له المسئلة
حتى يصيبها ثم يمسك ورجل اصابة
فاقة جائحة اجتاحت ماله فخلت
له المسئلة حتى يصيب قواما من

تمام مال ختم ہو چکا ہو، سیو وقت سوال
کرنا حلال ہے کہ تندرے فارغ البالی
میسر ہو جائے اور نیز اس شخص کو بھیک مانگنا
حلال ہے کہ اسکی قوم کے تین مہینہ
ادھی تصدیق کر دیں کہ یہ شخص فقر فاقے
میں مبتلا ہو گیا اور سیو وقت تک سوال
کرنا جائز ہے کہ کیسے قدر معاش حاصل ہو چکے
اسے قبضہ ان کے علاوہ بھیک مانگنا شرم کی بات
مانگنے والا حرام کھاتا ہے

۱۰۸۔ جب نام میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ
سے اپنی حاجت طلب کرے تو چاہئے کہ
آسان چیز طلب کرے اسلئے کہ اسکے لئے وہی ہے
جو اسکے مقدر میں ہے اور پچھ گسی دہشت کے
پائس جا کر اسکی حمد و ثنا نہ کرے کہ اسکی کھڑوڑ تاسہ ہے
۱۰۹۔ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص محض
مال بڑھانے کے لئے لوگوں سے سوال کرتا ہو
وہ آگ کی چنگاریاں طلب کرتا ہے اسے
خستیار ہے زیادہ مانگے یا کم۔

۱۱۰۔ زبیر ابن عوام سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

عیش او قال سد اذا من عیش
و رجل اصابه فافقه حتى يقوم ثلثة
من ذری الحجی من قومه
لقد اصابه فلا فاقه فخلت له
المسئلة حتى یصیب قواما من
عیش او قال سد اذا من عیش فما
سوال من المسئلة یا قبضہ صحت
یا کلمها صاحبها سحتا۔

مشکوۃ شریف

۱۰۸۔ (عن عیداد) اذا طلب احدکم
الحاجة فليطلبها طلبا يسيرا فانما له
ما قدر له ولا ياتي احدكم
صاحبه فيمدحه فيقطع ظمرا
ادب المفرد

۱۰۹۔ (عن ابی ہریرہ) قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من سأل
الناس اموالهم تكثر افاضا یسئل
جمل قلیسقل او یستكثر

غیر المواخذ

۱۱۰۔ (عن الزبیر المعوم) قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یأخذ احدکم

تم میں سے کسی شخص کو سب سے لیکر لکڑیوں کا
گٹھ کھمپر لانا اور سب کو بچکے گزارہ کرنا اس سے
بہتر ہے کہ کسی شخص سے سوال کرے وہ
دے یا نہ دے۔

۱۱۱۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم ممبر پر تھے اور صدقات
کا ذکر فرما رہے تھے کہ فرمایا اَلْيَدِ الْعُلْيَا
خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى اوپر والا
ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے،
اوپر کا ہاتھ حسیح کرنے والا ہے۔ اور
نیچے والا ہاتھ مانگنے والا۔

۱۱۲۔ دریافت کیا گیا کہ اسقدر مالدار کی حالتیں
کرنا جائز نہیں فرمایا اسقدر کہ دوپہر کو یا شام کو کھا سکا
دوپہر بجے کہ اسقدر کہ ایک دن یا ایک دن سیر کو کھا کر
۱۱۳۔ ثوبان سے روایت ہے کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون
شخص اس امر کی کفالت کرتا ہے کہ آدمی کو
کسی چیز کا سوال نہ کرے میں اس کی جنت کی کفالت
کرتا ہوں ثوبان نے عرض کیا کہ میں اس کا اقرار کرتا
ہوں اس کے بعد ثوبان کسی سے کوئی چیز طلب نہیں کرتے تو
۱۱۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے

جملہ فیاتی مجزئہ خطب علی ظہرہ
فی بیعہا فیکف اللہ ہا وجہہ خیر لہ
من ان یسئل الناس اعطوہ او مشعوا
خیر المواعظ

۱۱۱۔ وعن ابن عمر، ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال وهو
على المنبر وهو يذکر الصدقة
والتعفف عن المسئلة اليد العليا
خير من اليد السفلى واليد العليا
المنفقة والسفلى هي السائلة۔

۱۱۲۔ سئل وما الغنى الذي لا ينبغي معه
المسئلة قال قد طاعني ابو يعشيه قال
في موضع اخر ان يكون له اشبع يومه ولبية
۱۱۳۔ عن ثوبان، قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من يكفل لي
ان لا يسئل الناس شيئاً فأكفل له
في الجنة فقال ثوبان انا فکان
لا يسئل احداً شيئاً۔

۱۱۴۔ (عن علي، انه سمع يوم عرفة

حرفے کے روز ایک آدمی کو بھیک مانگتے ہوئے سُنکر فرمایا کہ تو آج کے دن اور ایسی تبرک جگھ غیب سے سوال کرتا ہے اور دُڑے سے اسکی خبر لی۔

۱۱۴۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سائل کو کچھ دیکر واپس کرنا چاہئے۔ اگرچہ جلا ہوا کھڑ ہو۔ یعنی کیسی قلیل چیز کیوں نہ ہو۔

۱۱۵۔ امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سائل کا حق ہے اگرچہ وہ گھوٹے پر سوار ہو کر آئے۔

۱۱۶۔ حبشی سے منقول ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حجة الوداع میں غزوات میں کھڑے ہوئے سُنا جبکہ ایک عربی نے آپ کی چادر کا کونا پکڑ کر سوال کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کچھ عطا فرمایا اور وہ چلا گیا۔ ہُو وقت سوال کرنا حرام کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوال کرنا یعنی بھیک مانگنا کسی مالدار اور طاقتور مضبوط آدمی کو حلال نہیں سولے نہایت فقیر محتاج کو

رجل و یسأل الناس فقال انی هذا الیوم فی هذا المكان تسأل من غیر الله فحققه بالذمّة خیر المواعظ ۳۰۲

۱۱۴ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سألوا السائل ولو بظلف محرق۔

مشکوٰۃ

۱۱۵۔ (عن یحییٰ بن علی) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للسائل حق وان جاء علی فرس

مشکوٰۃ

۱۱۶۔ عن حبشی بن خیاط السلوئی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حجة الوداع وهو واقف یعرفه اتاه اعرابی فاخذ بطرف رداءه فسأله فاعطاه وذهب فعند ذلک حرمت المسألة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان المسئلة لا تخل لغنی ولا للذی مسرة سوی الا الذی فقیر مدقع او غرم مقطوع ومن سأل الناس یشمری به

مالہ کان خموشانی و جہہ یوم القیمۃ
ورضیاً یا کله من جہنم فمن شاء
فلیقل ومن شاء فلیکثر
ترذی

۱۱۷۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من فتح علی نفسه باباً من السوال فتح
اللہ علیہ سبعین باباً من الفقر۔

احیاء العلوم

۱۱۸۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما يزال الرجل یسأل حتی یاتی
یوم القیمۃ لیس فی وجہہ مرقع
من لحف۔

نسائی

اور اس شخص کے جس پر ثاوان پڑ گیا ہو جو شخص صرف اپنا
مال یا سیریز بڑھانیکے لئے سوال کرے گا وہ قیامت
میں اس کے چہرے پر سیاہی بکھرنے لگے گا اور ہوگا
کہ جہنم سے کھائیکا پس جب کادل چاہے کم ہوگا اور کمال پر زیادہ
۱۱۷۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
ہے کہ جو شخص اپنے لئے ایک روزانہ سوال
کا کھولتے ہے خدا تعالیٰ ستر ذرا سے فقر کے
اس پر کھول دیتا ہے۔

۱۱۸۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ آدمی بھیک مانگتا رہتا ہے
یہاں تک کہ قیامت کے روز اس
حالت میں اٹھیکا کہ اس کے منہ پر گوشت
نہوگا۔

بَابُ فَحْصِ الْأَمْثَالِ الْقَتِيلِ الْيَسْرِ

۱۱۹۔ انس بن مالک سے روایت
کہ جب اہل یمن حاضر ہوئے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یمن دلوں
آتے ہیں وہ تم سے زیادہ رقیق القلب ہیں
انہیں لوگوں (یمنیوں) نے اول مصافحہ کیا۔

۱۲۰۔ ہزار ابن عازب سے روایت

۱۱۹۔ (عن انس بن مالک) لما جاء اهل
اليمن قال النبي صلی اللہ علیہ وسلم
قد اقبل اهل اليمن وهم ارق قلوباً
منكم فهم اول من جاء بالمصافحه
اول المفرد

۱۲۰۔ (عن البراء بن عازب) من تمام النبیۃ

ان تصاغ اخاک

ادب المفرد

۱۲۱- (عن صیب) قال رایت علیاً یقبل ید العباس ورجلیه

ادب المفرد

۱۲۲- (عن البراء بن عازب) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتصیان فیتصناحان الا غفر لهما قبل ان یتفرقا و فی روایت تالیخ اود اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفرا غفر لهما۔

مشکوٰۃ

۱۲۳- (عن الشیب) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلقی جعفر بن ابی طالب فالتزمہ و قبل ما بین عینیہ

۱۲۴- (عن زارع) وکان فی وفد عبد القیس قال لما قد منا المدینۃ فجعلنا ننبأ ورسمن رواحلنا فتنقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجله

مشکوٰۃ

ہے کہ سلام علیک کا تمہید ہے کہ اپنی بھائی سے مصافحہ کیا جائی بھائی سے مصافحہ کرنا سلام علیک کا تمہید ہے۔

۱۲۱- صیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا ہے کہ آپ حضرت عباس کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیتے تھے۔

۱۲۲- براء ابن عازب سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں انکی مغفرت کر دی جاتی ہے پہلے اس سے کہ وہ جدا ہوں اور ایک نے ایت میں اور دوسرے بقول ہے کہ دو مسلمان آپس میں اور مصافحہ کریں اور اس کی تعریف کریں اور دونوں مغفرت کے خواہاں ہوں تو انکی مغفرت کی جاتی ہے۔

۱۲۳- شعبی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جعفر بن ابی طالب سے ملے تو ان کو اپنے سے چمٹا لیا اور انکھونکے درمیان میں بوسہ دیا۔

۱۲۴- زارع کی طرف سے رسول اللہ کے پاس آئے، کہتے ہیں جب ہم مدینہ میں پہنچے اپنی اپنی سواریوں سے اتر اتر کر دوڑتے تھے اور رسول اللہ کے ہاتھ پر ونگو بوسہ دیتے تھے۔

۱۲۵۔ عطار خراسانی سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں
مصافحہ کرو تمہارے دل کا کھوٹ جاتا

رہیگا۔ آپس میں تحفے تحایف دیتے رہو

اس سے عداوت جاتی رہیگی۔

۱۲۵۔ (عن عطار الخراسانی) ان رسول الله

صلی الله علیه وسلم قال تصافحوا

یذہب الغل وتهادوا تحابوا تنهت

الشحناء

مشکوۃ

باب الثانی

۱۲۶۔ مسلمانوں کے دھڑے ہوئے دینی آداب

اور ان کی بے توقیری کرو اور نہ کسی حرمت کے لئے

کی وزد حج کی قربانی کی ورنہ ان (جانوروں) کی جن

کو خدا کی نیکی کے خاص کے شناخت کے طور پر ان (کروغلیں)

پٹے باندھے ہوں ورنہ ان (لوگوں) کی جو عزت اس کے

(یعنی فکر کبر کی باریت) کو جاہ ہے ہوں (اور ضیاع) ان پروردگار

برکت (یعنی نفع) بکارت کے، اور ہمارا اس کی ضیاع کے

طلب گاہوں اور حرام سے باہر جاؤ تو (اجازت سے) چاہو تو بڑھو

شکر کرو اور بعض لوگوں نے جو کہ حرمت (وغیرت) اولیٰ عباد یعنی خانہ

کعبہ میں جاتے، خود کا تھاپہ عداوت کو (بیکسیر بطریق) یا مادی کرنا کواعت

اوپر کی اور بڑھ گئی (اکراپ) میں ایک سو کو (مگر گارے) یا کر دے کرنا دے

زیاتی (اکراپ) میں ایک سو کے بڑھ گارے اور اس کو غضب (ڈرتی رہو)

دیکھو کہ اللہ کا عذاب بہت ہی سخت ہے۔

۱۲۷۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے

۱۲۶۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

تَحْلُوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ

وَلَا الْعِدَّةَ وَلَا الْقُلُوبَ وَلَا

أَيُّهَا الْبَيْتِ الْحَرَامِ إِمْرًا يُبْتَغُونَ

فَضْلًا مِنْ رَبِّهِمْ وَلَا أَهْلَكْتُمْ

فَا صُرَّادُوا وَلَا لَا يَمُجُّ مِنْكُمْ

شَيْءٌ قَوْمٌ أَنْ صَدُّوا عَنْكُمْ

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ

وَأَنْ تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

وَأَتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ

الْعِقَابِ

سورہ مائدہ عت

۱۲۷۔ وَالَّذِينَ هَجَرُوا وَاجَاهَهُمْ

ہجرت کی اور اللہ کے رستے میں جہاد بھی کئے اور جن لوگوں نے (مہاجرین کو) جگہ دی اور (انکی) مدد کی یہی اچھے مسلمان ہیں انکے لئے (گناہوں کی) معافی ہے اور عزت و آبرو کی روزمی۔

۱۲۸۔ اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک کے رفیق ایک کے (لوگوں کو) نیک کام کرنے کی ہدایت کرتے اور بُرے کام (کرنے) سے روکتے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے حال پر اللہ عنقریب رحم کرے گا بیشک اللہ زبردست ہے۔

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَكَلَّوْا
أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَسِرٌّ كَرِيمٌ
سورہ انفال ۷۴

۱۲۸۔ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ
بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ
بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ
وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ
إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ
سورہ توبہ ۷۴

احادیث

۱۲۹۔ ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے بھائی سے استدعا کرتا ہے تو وہ ہمیشہ حجت میں رہتا ہے۔

۱۳۰۔ سعد بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے میں فرمایا ہے کہ تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے

۱۲۹۔ (عن ثوبان) قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان المسلم
اذا دعا اخاه لم يزل في خرفة الجنة
مشكوه

۱۳۰۔ (عن سعد بن مالك) قال خطبنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال خيركم المدافع عن عشيرته

ما لم یاثم

شکوہ

۱۳۱- (عن انس، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصر اباک ظالماً او مظلوماً فقال رجل یا رسول اللہ انصرہ مظلوماً فکیف انصرہ ظالماً قال تمنعه من الظلم فذلک انصرک ایاً

شکوہ

۱۳۲- (عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یتسلط علیہ ومن کان فی حاجة اخیه کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربة فرج اللہ عنه کربة من کربات یوم القیمة ومن ستر مسلماً ستره اللہ یوم القیمة شکوہ

۱۳۳- (عن ابی ہریرۃ، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون اخو المسلم لا یظلمه ولا یخذلہ

خاندان سے موافقت کرے بشرطیکہ معصیت میں داخل نہ ہو۔

۱۳۱- انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ مظلوم کی ہم مدد کر سکتے ہیں، ظالم کی کیسے مدد کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو ظلم سے منع کرو روکو یہی اسکی مدد ہے۔

۱۳۲- ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اسکو ظلم کرے نہ شکوہ کیسے حوالہ کرے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت برائی میں صرف ہو اللہ اسکی حاجت براری میں مصروف ہوگا اور کسی مسلمان کے سر ہمتی نہ کرے خدا تعالیٰ قیامت کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دے دے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے خدا تعالیٰ قیامت کو اسکی پردہ پوشی کرے گا۔

۱۳۳- ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اسکو ظلم کرے نہ

والا يحقره التقوى بهننا وديشيرا الى
صدراة ثلث امرأ يحسب امرأ
من الثمران يحقر اخاه المسلم كل
المسلم على المسلم حر امرء مالا
وباله وعرضه -

مشکوہ

اُسکو نا امید کرے اور نہ اُسکو حقیر سمجھے نہ
پرہیزگاری اس گلجہ ہے اپنے سینے کی طرف
اشارہ کیا مسلمان کے لئے بھائی کافی
ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو ذلیل سمجھے مسلمان کی
ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے اُسکا خون اُسکی
آبرو اُسکا مال -

باب باہم

۱۳۴ - (عن جابر، ان النبي صلى
الله عليه وسلم قال ما من امرئ
مسلم يخذل امرأ مسلم في موضع
ينتهك فيه حرمة وينتقص
فيه من عرضه الاخذ له الله تعالى
في موطن يجب فيه نصرته وما
من امرئ مسلم ينصر مسلماً
في موضع ينتقص من عرضه و
ينتهك فيه من حرمة الا نصرته
الله في موطن يجب فيه نصرته
مشکوہ

۱۳۴ - جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی
دوسرے مسلمان کو ایسے وقت میں نااہل
کرے جہاں اُسکی آبرو ویزی ہو یا عزت پر حرف
آتا ہو اللہ تعالیٰ اُسکو ایسے موقع پر ناامید کرے گا جہاں
اُسکو اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہو اور جو مسلمان
کہ دوسرے مسلمان کی ایسے وقت میں مدد کرے گا
کہ اُس کا ہتک کیا جاتا ہو یا اُسکی عزت پر حرف
آتا ہو خدا تعالیٰ اُسکی ایسے وقت پر مدد
کرے گا جب کہ اُس کو خدا کی مدد کی
خواہش ہو -

۱۳۵ - معاذ بن انس سے روایت ہے
کہ جو شخص منافق کے مقابلے پر مسلمان کی سزا

۱۳۵ - (عن معاذ بن انس، قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم

کرے۔ خدا سے تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجے گا جو اُسکے گوشت کی حفاظت کریگا جہنم سے اور کبھی مسلمان پر ایسی اہانت کے ارادے سے تمت لگا کر خدا تعالیٰ اُسکو روزِ قیامت کے پل پر روک لیگا جب تک وہ اس سے باز نہ آئے۔

۱۳۶۔ عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اصحاب میں اللہ کے نزدیک وہ بہتر ہے جو اپنے احباب سے اچھی طرح پیش آئے اور پیروی میں وہ اچھا ہے جو اپنے ہمسایوں سے اچھی طرح تباہ کرے۔ ۱۳۷۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری امت میں سے کسی ایک شخص کی حبتِ محض اُسکو خوش کر نیکی لے کر دے تو گویا نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اُسے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا جو اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا ہے۔

۱۳۸۔ ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان، دوسرے مسلمان کے لئے مثلِ نبی کی جو

من حی مومنا من منافق بعث اللہ صلوات اللہ علیہ وسلم یوم القیمة من نار جہنم ومن ہرعی مسلما بشی یرید بہ شینہ حبسہ اللہ علی جسر جہنم حتی ینجی مما قال مشکوۃ

۱۳۹۔ عن عبد اللہ ابن عمر قال سہول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاصلی عند اللہ خیرہم لصاحبہ وخیر الجیران عند اللہ خیرہم لجارہ مشکوۃ

۱۴۰۔ عن انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قضی لرحل من اہل حاجۃ یرید ان یرسہ بھا فقد سر فی ومن سر فی فقد سر اللہ ومن سر اللہ ادخلہ اللہ الجنۃ۔

مشکوۃ

۱۴۱۔ عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن المؤمن کا لبنیان بشد بعضہ بعضا

ثم شريك بين اصحابيه وكان
النبى صلى الله عليه وسلم جالساً
اذ جاء رجل يسأل او طالب حاجة
اقبل علينا بوجهه فقال اشفعوا
فلتوجروا وليقض الله على لست
نبيده ما شاء

بخاری

۱۳۹- (عن ابن عباس) لعن الله تعالى
من سألني مظلوماً فلم ينصره
كنز العمال

۱۴۰- (عن ام الدرداء) من سألني عن عرض
اخييه كان حقاً على الله ان يرد
عن عرضي يوم القيامة.

۱۴۱- (عن اسماء بنت يزيد) من سألني عن
عرض اخييه بالمغيبه كان حقاً
على الله ان يعتقه من النار

كنز العمال

کہ اسکا ایک حصہ دوسرے کو سونپ کر رہا ہے اور
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے
کہ کوئی شخص سوال کرے یا حاجت طلب
کرے تو اسے آگے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اسکی سفارش کرو تا کہ تمہیں اجر دیا جائے
اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر وہ جاری
کرے جسکا ارادہ رکھتا ہے۔

۱۳۹- ابن عباس سے روایت ہے کہ
اللہ تعالیٰ اسپر لعنت کرتا ہے جو مظلوم کو
دیکھے اور اسکی مدد نہ کرے۔

۱۴۰- ام دردا سے روایت ہے کہ جو
شخص اپنے بھائی کو بے آبروئی سے بچاؤیگا
خدا تعالیٰ پر حق ہوگا کہ اسکو قیامت کی بے
آبروئی سے بچا دے۔

۱۴۱- اسماء بنت زید سے روایت ہے
کہ جو شخص اپنے بھائی کی غیر حاضری میں اسکی
آبرو بچاؤیگا خدا تعالیٰ پر حق ہے کہ اسکو
آتش و نرغ سے آزاد کرے۔

بَابُ الْمَكْرِ وَالْخِيَانَةِ

۱۴۲- اور پیچ کو جھوٹ سے گدھڑ

۱۴۲- وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ

نہ کرو اور جان بوجھ کر حق کو نہ چھپاؤ۔

۱۴۳۔ کیا تم دو سگڑوں کو اپنے نیکی کر نیکی کہتے ہو اور اپنی خبر نہیں لیتے حالانکہ تم کتاب (آپ ہی) پڑھتے رہتے ہو کیا تم (اسی بات بھی) نہیں سمجھتے۔

۱۴۴۔ مسلمانو ناحق (ناروا)، ایک سکر کے مال غور و برد نہ کیا کرو! ان آپسکی ضمانتوں کی تردید فروخت ہو (اور اُس میں کچھ ہاتھ لگ جائے تو وہ ناروا نہیں)، اور اپنے ہاتھوں اپنے پاؤں پر کلھاڑی نہ مارو (دستے) یہ بات اس لئے کہی جاتی ہے کہ، اللہ تعالیٰ تمہارے حال پر مہربان ہے۔

۱۴۵۔ اور جو زور و ظلم سے ایسا (کام) کرے گا (یعنی پرایا مال کھا جائیگا، تو ہم آپ کو دقت کے دن (دو نرخ کی) آگ میں یجا کر، جھونک دینگے اور یہی اللہ کے نزدیک ہے۔

(ایک) آسان سی بات ہے۔
۱۴۶۔ تو کیا جو لوگ بُری بُری تدبیریں کیا کرتے ہیں اُن کو سب بات کا سطق خوف نہیں کہ خدا اُن کو زمین میں دھسا مارے۔
یا جو ہر سے اُن کو خبر بھی نہ ہو عذاب (خدا) اُن پر

وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

پارہ اول سورہ بقرہ آیت ۴۲

۱۴۳۔ اِنَّا عَمُرُونَ التَّائِبِينَ بِالْبَرِّ وَتَتَنَسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ ۚ اَفَلَا تَعْقِلُونَ

۱۴۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُلُوا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِذْ اَنْ تَكُونُ رِجْزًا مَّرْءَةً حَتَّى تَخْرُجُوا مِنْكُمْ اَنْفُسُكُمْ اِنْ اَللّٰهُ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا

پارہ پنجم سورہ نساء آیت ۲۹

۱۴۵۔ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلْيُكْفِرْ عَنْهُ وَاَنَا وَظُلُمًا فَيَكُونُ نَصْرًا لِّهِ تَارَةً اَوْ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا

پارہ پنجم سورہ نساء آیت ۳۰

۱۴۶۔ اَفَاَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۚ

يَا خُذْ هُدًى فِي تَقْلِيدِهِمْ فَتَاهِدُ
بِغَيْرِيْنَ ۚ اَوْ يَا خُذْ هُمْ عَلٰى
خَوْفٍ طٰقًا نَّ رَآتْكُمْ
لِرَعُوْفٍ تَرٰحِيْمُ ۝

پارہ ۱۴ سورہ النحل آیتہ ۴۵ و ۴۶
۱۴۷۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ
وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝

سورہ حج ۳۰ و ۳۱

۱۴۸۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لِمَ
تَقُولُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۚ كَبُرَ
مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُولُوْا مَا لَا
تَفْعَلُوْنَ ۝

سورہ صف ۲ و ۳

۱۴۹۔ وَاِنْ يَّرِيْدُ وَاَنْ يَخْرُجُوْكَ
فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْ يَتَّكِفُ
بِكُمْ ۝ وَيَا مُؤْمِنِيْنَ ۝

سورہ انفال ۶۷

۱۵۰۔ وَثَنَ مَكَرَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ
جَمِيْعًا ط يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ
كُلُّ نَفْسٍ ط وَ سَيَعْلَمُ الْاَكْفَرُ

آنازل ہو یا انکے چلتے پھرتے خدا انکو آپکے
راوا لیا کرنے پہلے (تو کسی تدبیر سے) وہ اسکو ہرا
بھی نہیں سکتے یا انکو خدا کی پکڑ کا کھٹکا ہوا و کھٹکا
ہوتے ساتے دھر کر پٹے سو (لوگو) ہمیں شک نہیں
کہ تمہارا پروردگار بڑی ہی شفقت والا و مہربان ہے
۱۴۷۔ اور تیوں دکی پرستش کی گندگی
سے بچتے رہو اور (نیز) جھوٹی بات کے
کہنے سے بچتے رہو۔

۱۴۸۔ مسلمانو ایسی بات کیوں کر بیٹھا
کرے ہو جو تم کر کے نہیں دکھاتے یہ
بات (اللہ کو سخت ناپسند ہے کہ کہو
(سب کچھ) اور کرو (کچھ) نہیں

۱۴۹۔ اور اگر ان کا ارادہ تھے دغا کر نیکا
(بھی) ہو گا تاہم (تم کچھ پروا نہ کرو کیونکہ) اللہ کو
بس کرنا ہے (اسے پیغمبر) وہی (قادری مطلق) ہے
جس نے اپنی امداد سے اور مسلمانوں نے تکیہ کو تو ہی
۱۵۰۔ اور جو لوگ ان (کفار) کے پہلے
ہو گئے ہیں انہوں نے بھی پیغمبر کی مخالفت
میں اپنی اپنی تدبیریں کیں سو تدبیریں تو سب
اللہ ہی کی ہیں جو شخص جو کچھ کر رہا ہے خدا کو

لَنْ يُغْنِيَكَ اللَّهُ اِشْرًا

سورہ رعد ۱۳

۱۵۱- يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ
تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ
الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

سورہ آل عمران ۷۵

۱۵۲- (عن ابی ہریرہ) قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم المومن عز کریم
والفاجر غلب للیم

۱۵۳- (عن ابی بکر الصدیق) قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون
من ضاثرًا مومنا او مکربہ
مشکوۃ

۱۵۴- (عن ابی ہریرہ) عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال من لم ینکح
قول الزور والعمل بہ واجھل
فلیس للہ حاجۃ ان یدع
طعامہ وشرابہ۔

بخاری

سب معلوم ہے اور کافر و کفر عقرب
معلوم ہو جائیگا کہ کسکا انجام بخیر ہے۔

۱۵۱- اے اہل کتاب کیوں حق باطل کو گھٹا
کرتے اور حق کو چھپاتے ہو حالانکہ
تم حقیقت الحال سے واقف ہو

۱۵۲- ابی ہریرہ سے روایت ہے
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مسلمان عزیز و محترم ہے اور فاسق و
فاجر مکار اور بد بخت ہے۔

۱۵۳- حضرت ابوبکر صدیق سے روایت
ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ملعون ہے وہ شخص جو کسی مسلمان کو
ضرر پہنچائے یا اُسکے ساتھ کھڑے ہو

۱۵۴- ابی ہریرہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ اور
جالت کو اور اُس پر عمل کرے کو نہ چھوٹے
تو خدا اُسکے کو سزا کی حاجت نہیں دے
کہ وہ اُسکے لئے کھانے پینے کو ترک کر سکے۔

بِالْمَعْلُومَةِ

۱۵۵۔ قُلْ أَعْمَرَ اللَّهُ أَبْنِيَّ سَرَّاءَ وَ
هُوَ سَرَّاءُ كُلِّ شَيْءٍ طَوَّارٌ تَكْسِبُ
كُلَّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا وَ لَا
تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ج
لَقَدْ إِلَىٰ سَرَّاءِ كُمْ مَرَجُكُمْ
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ
تَخْتَلِفُونَ ۚ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ
خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَافِعَ بَعْضُكُمْ
فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ
فِي مَا آتَاكُمْ إِنْ سَأَلْتُمْ سَرَّاءَ
الْعُقَابِ فَذَكَّرْتُكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَرْحِمُونَ ۝

پارہ ہفتم سورہ انعام آیتہ ۱۶۷

۱۵۶۔ مَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي
لِنَفْسِهِ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ
عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ سَرَّاءَ
أُخْرَىٰ طَوَّارٌ مَّا كُنَّا مُعَذِّبِينَ
حَقِّ تَبَعَتْ سَرَّاءَ ۝

۱۵۵۔ (اپنے پیغمبر اپنے) پوچھو کہ کیا تمہاری یہ
مرضی ہے کہ میں خدا کے سوا کوئی دوسرا پروردگار تلاش
کروں حالانکہ وہی تمام چیزوں کا پروردگار ہے اور جو شخص کوئی
براکام کرتا ہے تو اس کا وہاں (اس پروردگار کا) اور کوئی شخص کوئی
کے گناہوں کا بوجھ اپنے اوپر نہیں لیگا پھر تم سب کو
اپنے پروردگار ہی کی طرف فکر جانے (جب اس کے حضور حاضر ہو گے)
تو دنیا میں جن جن باتوں میں اختلاف کرتے ہو وہ سب
ٹھکانا دیگا کہ کون حق پر تھا اور کون حق پر اور وہی ذات
پاک ہے جسے مگوین میں (اپنا) نام لیا ہے (کہنا کہ
خیر نہیں صرف کرتے اور تم میں سے (مقتدر اور حکومت غیر
کے اعتبار سے بعض کو بعض پر جو حقیت تھی کہ جو نہیں ملے
ہی میں تمہاری (دگرگزی) فرمانبرداری (ان باتوں کی) اپنے پیغمبر
شرکت اور پروردگار کو نہ قبول کیا (وہیں) نہیں کہ وہ

واللہ اعلم بالصواب

۱۵۶۔ جو شخص سیدھے راستے چلا تو وہ اپنی ہی (ذاتی)
فائدے کے لئے سیدھے راستے چلتا ہو اور جو بھٹکا تو اس کے
بھٹکنے کا ضیاع وہ بھی سیکو بھٹکتا پر گیا اور کوئی
(متنفس) (کسی) (دوسرے) متنفس کے
بار (گناہ) اپنے اوپر نہیں لیگا اور جب تک
ہم رسول بھیج (کر) تا ما حجت (نہ) (کر) لیں

۱۵۷۔ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ
اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْكُوْلًا ۝

پارہ ۱۵ سورہ نبی اسرائیل ۱۵۷

۱۵۷۔ وَمَنْ جَاهِدْ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ
لِنَفْسِهِ اِنَّ اللَّهَ اَغْنٰی عَنِ الْعٰلَمِیْنَ
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَنَجْزِيَنَّهُمْ عَنْهُمْ سِیِّئًا نَّهَضُوْا
لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ كَانُوْا
یَعْمَلُوْنَ ۝

پارہ ۲۰ سورہ عنکبوت ۱۵۸

۱۵۸۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ
اُخْرٰی وَاِنْ كُنَّ مُثْقَلَةً اِلٰی
حِمْلِهَا لَا يَكْمَلُ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ
ذٰ اَقْرَبٰی ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِیْنَ
یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ وَ
اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكَّىٰ فَاِنَّمَا
یَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ؕ اِلَی اللّٰهِ الْمَصِیْرُ

پارہ ۲۲ سورہ فاطر ۱۵۹

۱۵۹۔ مَنْ عَمِلْ صٰلِحًا فَلِنَفْسِهِ
وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلِیْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ
بِظٰلِمٍ اَلْحٰیصِیْنِ ۝

اُس کو اُس کے گناہ کی سزا نہیں دیا کرتے
ب کان اور آنکھ اور دل ان سب کے قیامت کے
دن، پوچھ کچھ ہوتی ہے۔

۱۵۷۔ اور جو خدا کے لئے محنت اٹھاتا ہے تو
وہ اپنے ہی بچھلے کے لئے محنت اٹھاتا ہے
(اور وہ خدا تو دنیا جہان کے سب، لوگوں سے دنیا
ہے اور جو لوگ ایمان لائے وہ انہوں نے نیک عمل
رہی، کئے ہم ضرور ان کے گناہ اُسے دور کر دیں گے اور
(دنیا میں) جو (نیک لوگ) نیک عمل کرتے ہیں ان کو
ان کا بہتر سے بہتر بدلہ دینگے۔

۱۵۸۔ اور قیامت کے دن، کوئی شخص کسی دوسرے کا
گناہ اٹھائے گا اور اگر کسی پر گناہ ہو گا تو اٹھائے گا
جو چاہے تو ان کا ذرا سا بھی بوجھ نہیں بٹایا جائیگا اگرچہ وہ
(جسے اٹھایا ہے) اس کا ترشہ (ر) بھی کیوں نہ ہو بلکہ
پہنچے گا تو اس کو تو اس کے بوجھ سے دیکھ جائے گا
سے دے اور ناز پڑھتے اور شخص سہارا ہے تو اپنے ہی
دھانکے لئے سہارا ہے اور (آخر کار سب کو)
اٹھائی کیطرت کو کر جائے۔

۱۵۹۔ (اے پیغمبر) جو نیک عمل کرتے تو خاص
اپنے (بچھلے کے) لئے اور جو برا کرتے تو (اُس کا وبال)
اُسی پر (پڑے گا) اور تمہارا پروردگار تو (بہند و بھر)

پارہ ۲۴ سورہ نجم جلد ۲۶

۱۶۰۔ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ
مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ آيَاتُكُمْ
وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ

پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ جلد ۲۷

۱۶۱۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ
وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا رُتَبًا إِلَىٰ رَبِّكُمْ
لَنُجْزِيَنَّ ۝

پارہ ۲۵ سورہ جاثیہ جلد ۱۵

مطلق ظلم نہیں کرتا۔

۱۶۰۔

اور

(لوگو، تم پر مصیبت پڑتی ہے تو تمہاری اپنی ہی
کرتوت سے اور خدا (تمہارے) بہت (سے) بخشوں
سے درگزر کرتا ہے۔

۱۶۱۔ جو نیک عمل کرتا ہے تو خاص اپنے

(بھلے کے لئے اور جو بُرا کرتا ہے تو اس کا وبال)
اسی سے پھیرا آخر کار، تم سب کو اپنے پروردگار
کی طرف لوٹ کر جانے۔

احاثیت

۱۶۲۔ (عن ابن عمر قال النبی صلی

اللہ علیہ وسلم کلکم سراع

وکلکم مسئول عن

سعیۃ فالامیر سراع وهو مسئول

والرجل سراع علی اہله وهو مسئول

والمرأة سراع علی بیت زوجها

وهی مسئولة الا وکلکم

سراع وکلکم مسئول

عن سعیۃ

ادب المفرد

۱۶۲۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے

ہر شخص راعی اور ہر شخص سے اسکی رعیت کی بابت

سوال کیا جائیگا۔ امیر راعی ہے اُس سے

بلند پرس کیا جائیگی اور مرد اپنے اہل و عیال کا

راعی ہے اور اُس سے اسکی بابت سوال کیا

جائیگا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی

نگہبان ہے اُس سے اسکی بابت سوال کیا

جائیگا خبردار ہو جاؤ تم میں سے ہر شخص نگہبان

اور ہر ایک سے اسکی رعیت کی بابت باز پرس کیا جائیگی

۱۴۳۸- (عن ابن عمر) انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كلكم راع ومسئول عن رعيته فالأمرئيراع وهو مسئول عن رعيته والرجل في أهله راع وهو مسئول عن رعيته والمرأة في بيت زوجها راعية وهي مسئولة عن رعيتها والخادم في مال سيده راع وهو مسئول عن رعيته وقال سمعت هولاء عن النبي صلى الله عليه وسلم واحسب النبي قال والرجل راع في مال ابیه وهو مسئول عن رعيته فكلکم راع ومسئول عن رعيته

بخاری شریف

۱۴۳۸- (عن عبدی بن لکندی)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى لا يعذب العامة بعمل الخاصة

۱۴۳۸- ابن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرما کر ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر شخص محافظ ہے اور اُس سے اسکی رعیت کی بابت سوال کیا جائیگا امیر اپنی رعایا کا محافظ ہے اور اسکی بابت اُس سے سوال کیا جائیگا اور مرد اپنی اہل و عیال کا نگہبان ہے اُس سے اسکی بابت سوال کیا جائیگا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگہبان ہے اُس سے اسکی بابت باز پرس کی جائیگی۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور خیال کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا آدمی اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے اسکی بابت سوال کیا جائیگا نہیں تم میں سے ہر شخص راعی ہے ہر شخص سے اسکی رعیت کی بابت سوال کیا جائیگا

۱۴۳۸- عبدی بن کندی سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کے اعمال کے سبب عوام پر عذاب نازل نہیں فرماتا جب تک کہ وہ بری باتوں کو

حقیر و المنکر بین اظہر
 انہم و ہم قادر و علی ان ینکرو
 فلا ینکروا فاذا فعلوا ذلک
 عذاب اللہ العامة و الخاصة
 مشکوٰۃ

اپنے سامنے نہ دیکھیں اور اس کے
 روکنے پر قادر ہوں اور نہ رد کیں
 ایسی حالت میں عام اور خاص
 سب پر عذاب نازل ہوتا ہے

بَابُ النَّصِيحَةِ

۱۶۵- (عن تیم الدی) ان النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم قال الذین انصحت
 ثلثا قلبا لمن قال للہ و لکتابہ و رسولہ
 و ائمتہ المسلم و عامتہم
 مشکوٰۃ

۱۶۵- تیم دارمی سے روایت ہے کہ
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ
 فرمایا کہ دین میں نصیحت کرنا ہے جسے عرض کیا
 کہ کس لئے فرمایا واسطے اللہ کے اور کتاب کی کتاب کے
 اور مسلمان حاکم اور عام مسلمانوں کے لئے۔

۱۶۶- (عن جریر بن عبد اللہ) قال بایعت
 رسول اللہ صلی علیہ وسلم
 علی اقام الصلوۃ و ایتاء الزکوۃ و
 انصہر لکل مسلم
 مشکوٰۃ

۱۶۶- جریر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مناز
 قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر
 مسلمان پر نصیحت کرنے پر بیعت
 اختیار کی۔

۱۶۷- (عن ابن عمر) الذین انصحت
 دین نصیحت ہے۔

۱۶۷- ابن عمر سے روایت ہے کہ
 دین نصیحت ہے۔

۱۶۸- (عن ابی ہریرۃ) اذا وجد احکم
 (اخیرہ نصیحتی) فی نفسه فلیذکرہ لہ
 سے کسی کے ذلیل اپنے بھائی کے لئے کوئی نصیحت
 خیال میں آئے تو چاہئے کہ اس سے ذکر کرے۔

۱۶۸- ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ جب تم میں
 سے کسی کے ذلیل اپنے بھائی کے لئے کوئی نصیحت
 خیال میں آئے تو چاہئے کہ اس سے ذکر کرے۔

بالتفات

۱۶۹۔ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُنَهْكَ اللَّهُ عَلَى مَعَارِفِهِ وَهُوَ الْكَافِرُ الْخَصَمُ ۚ وَإِذَا التَّوَلَّى سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَاسَادَ ۚ وَإِذَا أُقْبِلَ لَهُ الْاِتِّقِ اللَّهُ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِتِّسَامِ ۖ تَحْسَبُهُ جَهَنَّمَ وَلَيْسَ إِلَّا هَادٍ ۚ

۱۶۹۔ اور (میں نے) بعض آدمی ایسا (منافق بھی) ہے جس کی باتیں تم کو (سہوت) دنیا کی زندگی میں بھی معلوم ہوتی ہیں (اپنی فی الواقع) (اور عیسٰی) خدا کو گواہ کرتا ہے حالانکہ وہ تمہارے دشمنوں میں (سب سے) زیادہ جھگڑا کر رہا ہے اور جب (تمہارے پاس سے) ٹوکر جائے تو مالک کو کھونڈنا کہ تمہیں فساد پھیلانے اور کھیتی باڑی کو اور آدمیوں اور بچوں کی نسل کو تباہ کر کے و فساد کو اللہ پسند نہیں کرتا اور جب اُس سے کہا جائے کہ خدا سے رو۔ تو شیخی (منگیا) ہو کر سکوگنا پر آنا دیکھ کر پس ایسے (نا بکار) کو (بیس جنم کافی ہے اور وہ بہت ہی بڑا ٹھکانا ہے۔

سورہ بقرہ آیات ۱۶۹ و ۲۰۴

۱۷۰۔ قُلْ إِنْ تَخْشَوْنَ كَثْرَةَ دُرْكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْزُبُ اللَّهُ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ ۚ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۚ يَوْمَ تَخِذُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ طَوَّدَ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا ۚ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۚ وَاللَّهُ سَرُوفٌ بِالْعِبَادِ ۚ

۱۷۰۔ اے پیغمبر! کہ لوگوں کی کثرت جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اُسے چھپاؤ (ملائے ظاہر نہ کرو) (بہر حال) اللہ کو تو (فی الوقت) معلوم ہو جائیگا جو کچھ تمہارے دلوں میں اور کچھ زمین میں ہے (وہ تو سب کو جانتا ہی) اور اللہ سرخیز قیاد ہے (لوگو! اس دنیا میں نظر کرو) جبکہ ہر شخص جو کچھ بھلائی (دنیا میں) کر لیا ہے (جو) دیکھا اور (علیٰ غرہ) اقیاس (جو کچھ برائی کر لیا) (اسکو بھی) وہ جو دیکھا اور (آرزو کر لیا) کاش سب اس (اور اس (دن) میں) نہ دراز (عائل) تھا اور اللہ تم کو (جہنم) سے ڈراتا ہے (اللہ اپنے بندوں پر

سورہ آل عمران ۲۸ و ۲۹

۱۷۱- اَلْمُتَّقُونَ وَالْمُتَّقَاتُ
بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ مَرِیُّوْنَ
بِالْمُنْكَرِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ
وَقَیِّضُوْنَ اَیْدِیَهُمْ لِشَوَّاءِ اللّٰهِ
فَلَیْسَ یُفْعَلُ اِنَّ الْمُنْفِقِیْنَ هُمْ
الْفٰسِقُوْنَ ۵

سورہ توبہ ۶۷

۱۷۲- (عن ابی ہریرہ) عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا ینبغی
الذی الوجلین ان یرکون
امینا

ادب المفرد

۱۷۳- (عن عبداللہ بن زبیرہ) قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تقولوا للہ منافق سید فانہ ان
یرکن سیدکم فقد اسخطکم
سربکم عن وجل

ادب المفرد

۱۷۴- (عن ابی ہریرہ) ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من

عبدی کے شفقت بھی رکھتا ہے۔

۱۷۱- منافق مرد اور منافق عورتیں ایک سے
ہم جنس ایک سے کام کرنے کی (لوگوں کو) صلاح
دیں اور بچے کاموں (کے کہنے) سے منع کریں اور
خدا کی اہم چیز کو نیکادقت سے تو اپنی ٹھپیاں نہ پہنچ
پہنچ لیں حقیقت حال یہ ہے کہ ان لوگوں نے اللہ کو بھلا یا
تو اُسکے پیسے گویا، اللہ نے بھی انکو بھلا یا کچھ شک
نہیں کہ منافق (بڑے ہی) مسکرت ہیں۔

۱۷۲- ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
منافق کے لئے امین ہونا شایاں نہیں

۱۷۳- عبداللہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
منافق کو سید (سناں) مت کہو اسلئے کہ
وہ تمہارا سنہار ہوگا تو نیک عزوجل پر
غصہ ہوگا۔

۱۷۴- ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

منافق بدترین مردمان ہے کہ ایک سے
کسی طعنے سے پیش آتا ہے دوسرے
سے کسی طعنے سے

۱۷۵- عمار بن یاسر سے روایت
ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرتے ہوئے سنا جو دنیا میں منافق
ہوگا قیامت میں اسکی آگ کی دوزخیاں ہوں گی
اس سے میں ایک آدمی موٹا تازہ گذرا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ان ہی لوگوں
میں سے ہے۔

۱۷۶- عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
چار خصلتیں ہیں جن میں سے نہ ہوں وہ خالص
منافق ہے اور جس میں ایک بھی انہیں سے
ہو اُس میں شاید نفاق کا ہے جب تک
اُسے چھوڑ دے، عیب اُسکے پاس امانت
رکھی جائے خیانت کرے۔ جب کلام کرے
تو جھوٹ بولے اور جب کسی سے عہد
کرے تو اُس میں بد عہدی کرے۔ اور جب
کسی سے لڑے تو فتنش بکھنے لگے۔

شر الناس ذو الوجهين الذي ياتي
هؤلاء بوجهٍ وهؤلاء بوجهٍ
ادب المفرد

۱۷۵- (عن عمار بن ياسر) قال سمعت
النبي صلى الله عليه وسلم يقول
من كان ذا وجهين في الدنيا
كان له لسانان يوم القيمة من
ناهر من راجل كان ضحفا قال
هذا منهم۔

ادب المفرد

۱۷۶- (عن عبد الله بن عمر) قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اربع
من كان فيه كان منافقا خالها
ومن كانت فيه خصلة منهن
كانت فيه خصلة من
النفاق حتى يُدْعَى بها اذا أُشْتُبِ
خان واذا حدث كذاب
واذا عاهد عذرا واذا خلاهم
فجور

مشکوٰۃ

بَابُ الْاِجْلِ الْعِيَالِ الرَّفَةِ بِهِمْ

۱۷۷- اور جو شخص دینی بی کو طلاق دے بیچے

اپنی اولاد کو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے

تو اسکی خاطر میں اپنی اولاد کو پوسے دوسرے

دودھ پلائیں اور جب کا وہ بچہ (یعنی پاپا) بہر

دستور مطابق ماؤں کا کھانا کھڑا دینا لازم ہے

کسی شخص کو تکلیف نہ دی جائے مگر میں تکلیف

گنجائش ہو مانگو اسکے بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے

اور نہ اسکو جب کا بچہ (یعنی پاپا) کو اسکے بچے کی وجہ سے

کسی طرح کا نقصان نہ پہنچایا جائے اور دودھ پلانیکا مال

ونفقہ حیسال پاپا، دوسرا اسکے وارث پر پھر اگر

(وقت سے پہلے مال پاپا، دونوں اپنی مرضی اور صلاح سے

دودھ) چھڑانا چاہیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں اور اگر تم

اپنی اولاد کو (کسی دایہ سے) دودھ پلوانا چاہو تو انہیں

بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ جو تنہا دستور مطابق

(مانگو، دینا کیا تھا انکے حوالے کرو اور اللہ

سے ڈرتے رہو اور جانے رہو جو کچھ بھی تم کو

ہو اللہ سکو دیکھتا ہے۔

۱۷۸- مسلمانو! تمہاری بیبیوں اور

تمہاری اولاد میں سے (بعض) تمہارے

۱۷۷- وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ

أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ

أَسَادَ أَنْ يَتِمَّ الرِّضَاعُ عَلَيْهِنَّ

وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ أَسَادُ ثَلَاثَ

كُسُوفَاتٍ بِالْمَعْرُوفِ وَالْإِنْكَافِ

نَفْسِ الرَّأْسِ إِلَّا دُسْعُهَا أَوْ تَضَارَّ

وَالِدَةٌ يُولَدُهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهَا

يُولَدُهَا وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ

فَإِنْ أَسَادَ فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ

مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ

عَلَيْهِمَا وَلَئِنْ أَرْضَيْتُمْ أَنْ

تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا أَسَلْتُمُ

مَا أَتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَالْتَّقْوَا

اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَبْصُرُ

بَصِيرَةً

پارہ دوم سورہ بقرہ

۱۷۸- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ

مِنْ أَرْوَاحِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ

دین کے دشمن ہیں تو ان سے قہیاط
کرتے رہو اور اگر تم ان کے قصوروں کی
معاف کرداد درگزر کرو تو اللہ بھی بخشنے
والا مہربان ہے۔

۷۵- جابر بن سمور سے روایت
ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ تم میں سے کسی کو
مال عطا فرمائے تو چاہئے کہ اپنے نفس
اور اہل و عیال سے شرم کرے

۸۰- ثوبان سے روایت ہے کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روپیہ آدمی خرچ
کرتا ہے اس میں سے سب سے بہتر وہ روپیہ ہے جو آدمی
اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے اور وہ روپیہ جو
جو اللہ کی راہ میں اپنے دوستوں پر خرچ کرے اور وہ جو
ہے جو اللہ کی راہ میں اپنی سواری پر خرچ کرے
ابو قلابہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے اہل و عیال
سے شرم کیا اور کون شخص اس آدمی
سے زیادہ ثواب کا مستحق ہے جو اپنی بیوی
اور اولاد پر خرچ کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ
تعالیٰ انکو مدد سے مستفیق کر دے۔

۸۱- ابو مسعود بدری سے روایت ہے

عَدُوِّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ
وَإِنْ تَعَفَّوْا وَلَهُمْ مَعْرِفَةٌ
فَإِنَّ اللَّهَ عُفُوٌّ رَحِيمٌ ۝

سورہ تغابن

۷۵- (عن جابر بن سمور) قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا اعطى
الله احداً كمالاً فليبدل انفسه
واهل بيته

مشکوہ

۸۰- (عن ثوبان) عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال من افضل
دينار انفقة الرجل دينار انفقة
الرجل على عياله ودينار انفقة
على اصحابه في سبيل الله ودينار
انفقة على دابة في سبيل الله قال
ابو قلابة وابدأ بالعيال وای
رجل اعظم اجر اامن رجل
ينفق على عیال صغار حتی یغنیهم
الله عن رجل

ادب المفرد

۸۱- (عن ابی مسعود البدری) عن النبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال من
انفق نفقة على اهله وهو محتسبها
كانت له صدقة

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو خالصاً وجہاً اللہ اپنے اہل عیال
پر خرچ کرے تو یہ اس کے لئے
صدقہ ہے

۱۸۲- (عن ابی ہریرۃ) عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال اربعة
دنانیر دیناراً اعطیتہ مسکیناً
ودیناراً اعطیتہ فی ساقبۃ
ودنیا انفقته فی سبیل اللہ و
دیناراً انفقته علی اہلک فاضلہا
الذی انفقته علی اہلک -

۱۸۲- ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ چار دینار میں جو مسکین کو عطا کیا اور ایک
دینار غلام کے آزاد کرانے میں عطا کیا
اور ایک دینار اللہ کی راہ میں خرچ کیا
اور ایک دینار ہے جو اپنے اہل عیال
پر صرف کیا ان میں سب سے بہتر
دینار ہے جو اپنے اہل و عیال پر
صرف کیا -

۱۸۳- (عن سعد بن وقاص) قال ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لسعد انک لن تنفق نفقة تبتقی
بہا وجه اللہ الا اجرک بہا
حق ما تجعل فی فم امرأتک
ارب المفرد

۱۸۳- سعد بن وقاص سے روایت
ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد
سے فرمایا کہ تو کوئی خرچ نہ کرے جس سے
اللہ نہیں کرے تاکہ اس کا اجر نہ
دیا جاتا ہو۔

یعنی کہ جو کچھ اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے
اس کا بھی اجر دیا جاتا ہے -

۱۸۴- (عن ابی ہریرۃ) سمع اذ نأی
ہاتین و بصر عینکے ہاتان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۸۴- ابی ہریرہ سے روایت ہے
کہ میں نے ان دونوں کانوں سے سنا
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اپنے دونوں ہاتھوں سے امام حسن یا امام حسین علیہم السلام کے ہاتھ پکڑے اور اُن کے پیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروں پر پڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چڑھ جاؤ پس اڑکے چڑھ گئے اور دونوں پیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے پر رکھ دیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا منہ کھولو۔ ان کے منہ پر بوسے دئے اور فرمایا کہ اے اللہ ان کو دوست رکھ کہ میں ان سے محبت رکھتا ہوں۔

اخذ بيديه جميعاً يكفي الحسن
او الحسين صلوات الله عليهما
وقد اميد على قدم رسول الله
صلعم ورسول الله صلعم يقول
اسر قال فزني الغلام حتى وضع
قد اميد على صدر رسول الله
صلى الله عليه وسلم ثم قال
رسول الله صلعم افح فاك ثم
قبله ثم قال اللهم احبها
فاني احبها۔

۱۸۵۔ جابر سے روایت ہے جب
تم اپنے اہل و عیال کے پاس جاؤ تو آپ سلام
کرد پائینہ اور مبارک سلام اللہ کی طرف
سے جابر نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ
صرف تو صبح ہوا تیرے شریف۔ وَاِذَا احْيَيْتُمْ
بِحَيَّةٍ حَيُّوْا بِالْحُسَيْنِ مِنْهَا اَوْ رُوْهُمَا
۱۸۶۔ سعد ابن وقاصؓ کہتے ہیں کہ جس
سال مکہ فتح ہوا میں ایسا بیمار ہو گیا تھا
کہ مرنے کے قریب پہنچ گیا تھا رسول اللہ
صلعم عادت کے واسطے تشریف لائے

۱۸۵۔ (عن جابر) اذا دخلت على
اهلك فسلم عليهم تحية من عند
الله مباركة طيبة قال ما رأيته
الا توجيه قوله تعالى وَاِذَا احْيَيْتُمْ
بِحَيَّةٍ حَيُّوْا بِالْحُسَيْنِ مِنْهَا اَوْ رُوْهُمَا
ادب المفرد

۱۸۶۔ (عن ابن ابي وقاص) قال مرضت
عام الفتح مرضاً اشفيت على الموت
فأتاني رسول الله صلعم بعورلى
فقلت يا رسول الله ان لى ما لا

کثیرا و لیس یزثنی الا بیتی
افا وھی یمالی کله قال لا قلت
فتثنی مالی قال لا قلت قال لشرط
قال لا قلت فالثالث قال الثالث
کثیرا انک ان تذر و سرحتک
اغنیاء خیر من ان تذر سرهم
عالة یتکفون الناس و انک
لن تنفق نفقة تبتغی بها وجه
الله الا اجرت بها حتی اللقمة
ترفعها الی فی امراء تک

مشکوٰۃ شریف

۱۸۷- (عن سراقہ بن مالک) ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ادلکم
علی افضل الصدقة ابنتک مدوۃ
الیک لیس لھا کاسب غیرک
مشکوٰۃ

۱۸۸ (عن ابی ہریرہ) قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم السامع علی
الاملة و المسکین کل الجاہل
فی سبیل اللہ او القاسم اللیل

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس
مال بہت ہے اور سولے بیٹی کے کوئی وارث نہیں
کیا آپ جازت دیتے ہیں کہیں اپنے تمام مال کے لئے وصیت
کر جاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں میں نے
عرض کیا دو ثلث کے لئے اپنے فرمایا کہ نہیں میں نے
عرض کیا نصف کے لئے فرمایا نہیں پھر میں نے عرض
کیا ایک تہائی کے لئے آپ نے فرمایا: تمھاری بھی بہت ہے
اگر تم اپنے وارثوں کو غنی چھوڑو تو یہ بہتر ہے
انکو مفلس چھوڑنے سے کہ لوگوں سے چھینے
ہوے پھر میں۔ اور تم کوئی بیچ اللہ کی خوشنودی
کے لئے ایسا نہیں کرتے ہو جی کہ جو لقمے اپنی بیوی کے
منہ میں دو کہ اچھے لکھو اجز دیا جاتا ہو۔

۱۸۷- سراقہ ابن مالک سے روایت
ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ کیا میں تمکو سب سے بہتر صفت نہ بتلا دوں
تمھاری بیٹی ہے جو تمھاری طرف لوٹا دی
گئی ہو اور تمھارے سوا کسی نے کما نیوالا کوئی نہو

۱۸۸ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
اور مسکینوں کے لئے کو سفارش کرنے والوں
کا درجہ ایسا ہی ہے جیسا کہ

اند کی راہ میں جہاد کر نیوالے اور تمام رات
نہاڑ پڑھنے والے وردنکو روزہ رکھنے والے کا

والصائم النهار

فیصل لادخال نفقة

۱۸۹۔ ابن عیینہ سے روایت ہے کہ عمر
نے کہا کہ مجھے ثوری نے دریافت کیا
کیا کرتے ایسے آدمی کی بابت بھی
کچھ سنا ہے جو اپنے اہل و عیال کے
لئے سال بھر کا یا سال کے کچھ حصے کا
ذخیرہ جمع کر لیتا ہو۔ عمر نے کہا کہ وہ
میرے پاس حاضر نہیں ہوا پھر میں نے
وہ حدیث بیان کی جو ابن شہاب ہرمی
نے مالک ابن عوف سے اور اُس نے
عمران سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کے نخلستان فروخت کرتے تھے اور اپنی اہل و عیال کیلئے

سال بھر کا ذخیرہ جمع کرتے تھے

۱۹۰۔ انس سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ
کے پاس ایک عورت آئی اپنے ہاتھوں میں چھوٹے
عطار مائے اُس نے ایک چھوٹا سا اپنے دونوں
زر کو لٹکودیدیا اور ایک اپنے بھی رکھ لیا زرگوں
نے دونوں چھوٹے کھاکر پھینک دیے اسکی
دیکھنا شرم و رع کیا

۱۸۹ (عن ابن عیینہ) قال لی معمر قال
لی الثوری هل سمعت فی الرجل
یجمع لاهله قوت سنة او بعض
السنة قال معمر فلم یخبرنی
ثم ذکر کثر حدیثا حدیثا
ابن شہاب الزہری عن مالک
ابن عمر ان ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان یدبیع نخل
بنی النضیر و یجلس لاهله
قوت سنتهم۔

۱۹۰ عن انس بأت امرأة الى ثقیة
رضی اللہ عنہا فاعطتها عایشة
ثلث تمرات فاعطت کل
صہبی لھا ثمرة وامسکت
لنفسھا ثمرة فاکل الصبیان
التمر تبیع نظر الی امھما فھمت

عورت نے اُسکے دو حصے کئے اور ہر لڑکے کو ایک ایک دیدیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے اُن سے عرض کیا آنحضرت نے فرمایا کہ اس سے بچو یا نہ بچو اسیس سے تعجب ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بچہ پر رحم کر لگی جب سے اُس عورت پر رحم کیا۔

۱۹۱ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اکیلا عربی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کیا آپ بچہ کو پیا رکھتے ہیں؟ ہم تو کبھی انکو پیا نہیں کرتے اُن حضرت نے فرمایا کہ اس میں یہ کیا اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحم کو نکال لیا۔

۱۹۲ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن علیہ السلام کو پیار کیا اُس وقت اقرب بن حابس موجود تھا اُنہوں نے عرض کیا کہ میرے دس بچے ہیں لیکن میں نے کسی کو پیا نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی طرف دیکھا اور منہ مایا کہ جو شخص رحم نہیں کرتا پھر رحم نہیں کیا جاتا۔

الى التمرة فشقتها فاعطت كل صبي نصف تمرة فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته عائشة فنقال ما يعجبك من ذلك لقد رحمها الله برحمتهما صبيها

۱۹۱ (عن عائشة) قالت جاء عرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اتقبلون صبياً نكم فما تقبلهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان نزع الله من قلبك الرحمة

۱۹۲ (عن ابی ہریرۃ) قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علی وعندہ الاقرع بن حابس التميمي جالس فقال الاقرع ان لی عشرة من الولد ما قبلت منهم احدا فقبل اليه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من لا یرحم لا یرحم۔

فصل النبأ والاخوان والابناء

۱۹۳۔ عن عقبہ بن عامر سے روایت ہے

کہ میں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ راتے تھے کہ جس شخص کے تین لڑکیاں ہوں اور وہ اُس پر صبر کرے اور اپنی جد و جہد سے اُن کو کپڑا پہنا کر آتشِ رفیع سے نہ لگنے کے محاب ہوئے

۱۹۴۔ ابن عباس رسول اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے زیادہ مسلمان جس کے دو لڑکیاں ہوں اور وہ اُسے چھٹی طرح پیش آتا ہو سب کو جنت میں داخل کریں۔

۱۹۵۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے تین لڑکیاں ہوں اور وہ اُن پر رحم کرے اُنکے اخراجات برداشت کرے اور مہربانی کرے پیش آئے اُسکے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر دو لڑکیاں ہوں آپ نے فرمایا کہ دو بیٹی بھی لیجئے اور یہ بھی مہربانی اور رحم کرے جنت بھی جنت ہے جب ہو جاتی ہے

۱۹۳۔ عن عقبہ بن عامر قال سمعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول من كان له ثلاث بنات وحب عليهن وكساهن من جدته كن له حجابا من الناس

۱۹۴۔ عن ابن عباس، عن النبي صلی

للہ علیہ وسلم ما من مسلم تلک ابنتان فیمن صحبتہما الا دخلتاه الجنة

۱۹۵۔ عن جابر بن عبد اللہ قال

سأول للہ صلی اللہ علیہ وسلم من كان له ثلاث بنات يورثهن ويكفهن ويصبرهن فقد وجبت له الجنة البتة فقال رجل من بعض القوم وثنتين يا رسول اللہ قال وثنتين

۱۹۶- رعن ابی سعید الخدری، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال (لیکون احد ثلاث نبات او ثلاث اخوات فیحسن الیھن الادلخل الجنة

۱۹۶- ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے تین بیٹیاں یا تین بیویاں اور وہ لگے ساتھ اچھی طرح پیش آئے تو وہ جنت میں داخل ہوگا

۱۹۷- (حدث موسیٰ بن علی عن امیہ، ان البتی صلی اللہ علیہ وسلم قال لسراقة بن جہشم الا ادک علی اعظم الصدقة او من اعظم الصدقة قال بلی یا رسول اللہ قال ابتک مردودة الیک لیس لھا کاسب غیرک۔

۱۹۷- موسیٰ بن علی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقة بن جہشم سے مندرمایا کہ میں تجھ کو سب سے بڑا صدقہ بتا دوں؟ یا مندرمایا بڑے صدقات میں سے انہوں نے عرض کیا بیشک اپنے فرمایا کہ وہ تمہاری بیٹی ہے کہ تمہاری طرف لوٹاؤ گی لگی ہو۔ اور مولے تمہارے کوئی لٹکے لئے کا نیوالا نہ ہو۔

۱۹۸- (مقدم بن معدیکرب، انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما اطعمت نفسک فهو لک صدقة وما اطعمت ولدک فهو لک صدقة وما اطعمت زوجک فهو لک صدقة وما اطعمت خادمک فهو لک صدقة

۱۹۸- مقدم بن معدیکرب سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شہر راستے تھے کہ جو تم اپنے آپ کو کھلاؤ وہ تمہارے لئے صدقہ ہے جو اپنی اولاد کو وہ بھی صدقہ اور اپنی بیوی کو کھلاؤ وہ بھی صدقہ ہے اور جو اپنے خدام کو کھلاؤ وہ بھی صدقہ ہے۔

۱۹۹ (عن الزہری) نہی اللہ ان تظن
والدہ بولن ہا وذلک بعد ان
تقول والدہ لست عرضعت
وہی امثلہ غلہ اء ادا شفق علیہ
وارفق بہ من غیر ہا فلیس لہا
ان تابی بعد ان یعطیہا من نفسہ
ہا جعل اللہ علیہ ولیس للمولود لہ
ان یضار بولدہ والدہ فیہما
ان ترضعہ ضویرا لہا الی غیر ہا
فلوجناح علیہما ان یسترضعا
عن طیب نفس والدہ والوالدہ
فان اراد افصلا فلا جناح
علیہما بعد ان یکون ذلک عن
تراض منہما وتشاور

بخاری شریف

۱۹۹۔ زہری سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے منع فرمایا ہے کہ ماں کو بچہ کی وجہ سے نقصان
نہ پہنچایا جائے اور یہ جب کہ والدہ بچے کو دودھ
پلانے سے انکار کرے حالانکہ وہ بچے کے لئے سب
سے بہتر غذا ہے اس پر سب سے زیادہ شفیق
اور مہربان ہے عورت کو بھی مناسب نہیں کہ وہ
دودھ پلانے سے انکار کرے جب تک کہ وہ حیا کر دیا جاوے
جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مرد پر مقرر کیا ہے اور مرد
بھی یہ نہیں چاہے کہ اولاد کی وجہ سے سبکی ماں کو ضرر
پہنچائے اور اس کو تکلیف دینے کے لئے دودھ پلانے سے منع
کر دے اگر والدین اپنی خوشی سے دودھ پلوانا
چاہیں تو کچھ حرج نہیں۔ اگر ماں باپ دونوں
قبل از وقت اسکا دودھ چھوڑنا چاہیں
تو بھی کچھ نہیں ہے۔ اگر دونوں کی رضاعت
اور مشورہ سے ہو۔

باب النکاح

۲۰۰۔ عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر کر کہی
چیز کو مقدم کر سکتے نہ مؤخر البتہ اسکے بھانڈے
بخیل سے کچھ نکال لیا جاتا ہے

۲۰۰ (عن عبداللہ بن عمر) عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انه قال النکاح
لا یقدم شیئاً ولا یؤخرہ وانما
یستخرج بہ من البخیل۔

۲۰۱ - (عن ابی ہریرۃ) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تذہرا فان الذہرا یعنی من القدر شیئاً وانما یستخرج بدہ من البخیل

۲۰۱ - (عن ابی ہریرۃ) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تذہرا فان الذہرا یعنی من القدر شیئاً وانما یستخرج بدہ من البخیل

۲۰۲ - (عن انس) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بال ہذا قالوا نذہرا ان یمشی قال ان اللہ تعالیٰ عن تعدیہ ہذا النفس لا لغنی وامرہ ان یرکب

۲۰۲ - (عن انس) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بال ہذا قالوا نذہرا ان یمشی قال ان اللہ تعالیٰ عن تعدیہ ہذا النفس لا لغنی وامرہ ان یرکب

۲۰۳ - (عن عائشہ) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذہرا ان یطع اللہ فلیطعہ ومن نذہرا ان یعصیہ فلا یعصیہ

۲۰۳ - (عن عائشہ) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذہرا ان یطع اللہ فلیطعہ ومن نذہرا ان یعصیہ فلا یعصیہ

بِالنَّبِیَّةِ صَلَّی

النَّبِیَّةُ نَقْلُ الْحَدِیثِ عَلٰی جِهَةِ الْفَسَادِ

۲۰۴۔ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم

بَعْضُكُم

۲۰۵۔ وَلَا تَطْعُ كُلَّ حَذَافٍ مِمَّنْ فِي

هَيْئَةِ مَشَاءٍ بِسِيمِهِ مَنَاعٍ

لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٌ هُتِلَ بَعْدَ

ذَلِكَ كَرِيحُهُ إِنَّ كَانَ ذَا مَالٍ

وَبَنِينَ هُ

۲۰۶۔ (عن خديفه) قال سمعت النبی

صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا

یدخل الجنة قتات

مشکوہ

۲۰۷۔ (عن اسماء بنت زید) قال النبی

صلی اللہ علیہ وسلم لا یتخبرکم

بخیارکم قالوا بل قال الذین

اذا سروا ذکر اللہ افلا یخبرکم

بشرکم قالوا بل قال المشاؤون

بالتمیمۃ المفسدون بین الھمة

الباغون البراء العنت

مشکوہ

۲۰۸۔ (عن النس) عن النبی صلی اللہ

۲۰۹۔ لیسوا وریکے و سیر کی ٹول میں نہ جا کر

اور نہ تم میں سے ایک کو ایک پیٹھ پیچھے برائے

۲۱۰۔ اور تم (اے پیغمبر، کسی (ایسی نابکار)

کے کہے میں بھی) نہ جانا جو بہت متہین کھاتا

ہے اور آبرو باختہ ہے (لوگوں پر) آواز دے

کسا کر تپ (ادھر کی ادھر ادھر کی (دھر) چغلیاں

لگا پھر تپ اچھے کاموں سے (لوگوں کو) روکتا ہے حد

(ہنگامی) سے بڑھ گیا ہے بد ہے۔

۲۱۱۔ خدیفہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ چیلخو رہشت میں داخل نہیں ہوگا۔

۲۱۲۔ اسماء بنت زید کہتی ہیں کہ نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں نہ بتا دوں

کہ تم میں سب سے بہتر کون لوگ ہیں صحابہ

نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ

ہیں کہ انکو دیکھ کر خدا تعالیٰ یاد آجائے پھر فرمایا کہ کیا یہ

بھی نہ بتا دوں کہ تم میں مجھے کون ہیں انہوں نے

کہا ہاں آپ نے فرمایا کہ چیلخو زری کر نیوالے بھائی نہیں

فساد ڈالنے والے بغاوت کر نیوالے فسق و مجر کر نیوالے

۲۱۳۔ حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ

علیہ وسلم قال المستبان ما قال
فعل البادی حتی یعتد المظلوم
وقال النبی صلعم اتدرون ما العضة
قالوا الله ورسوله اعلم قال نقل الحثیث
من بعض الناس الى بعض لیفسد
بینهم وقال النبی صلعم ان الله
عز وجل اوحی الی ان تواضعوا ولا
یبغ بعضکم علی بعض

ادب المفرد

۲۰۹ قال النبی صلی الله علیہ
وسلم شرار عباد الله المتشاورن
بالنمیمة المفروقون بین الاحبة

احیاء اولیاء دوم

ڈالیں

بالنکاح

نے فرمایا کہ ظالم گلوں کر نیوالوں نے جو کچھ کہا اُس کا
گناہ آغاز کرنے والے پر ہے جب تک مظلوم حد
سے تجاوز نہ کرے اور رسول اللہ نے فرمایا کہ تم
جانتے ہو کہ چغلی بڑی کیسا ہے اُنہوں نے عرض کیا کہ
اللہ اور اُس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں پائے فرمایا کہ
لوگو! میں فساد الیسی عرض سے ایک بات دہر کر
تک پہنچا نہ اور فرمایا کہ خدا سے عزوجل نے مجھ پر وحی
بھیجی ہے کہ تم آپس میں تواضع اور فروتنی اختیار کرو
اور ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

۲۰۹ فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ تعالیٰ کے نبی سے بندے وہ ہیں جو چغلی
کھاتے پھریں اور دوستوں میں جدائی

۲۱۰ اور مشرک عورتیں جب تک ایمان
نہ لائیں اُن سے نکاح نہ کرو اور مشرک کریمیلی عورت
کیسی ہی نکو بھلی دیکھو نہ لگے اُس سے مسلمان
لوٹندی بہتر اور مشرک جب تک ایمان

۲۱۰ وَلَا تَنْکُحُوا الْمُشْرِکَاتِ
حَتَّىٰ یُؤْمِنَنَّ ۖ وَلَا مِمَّا
خَیَّرْتُم مِّنْ مُّشْرِکٍ ۚ وَلَوْ
أَعْجَبَتْکُمْ ۚ وَلَا تَنْکُحُوا الْمُشْرِکِیْنَ

نہ لے آئیں اپنی عورتیں اُن کے نکاح میں
نہ دو اور مشرک تم کو کیا ہی بھلا (کیوں نہ)
لگے اُس سے مسلمان غلام بہتر یہ مشرک ہے
(لوگوں کو) دوزخ کی طرف بلا رہے ہیں
اور اللہ اپنی عنایت سے بہشت اور
بخشت کی طرف بلا رہا ہے اور اپنے
احکام کو لوگوں سے کھول کھول کر بیان
کرتا ہے تاکہ وہ ہوشیار رہیں۔

۲۱۱ اگر تم کو سب کا اندیشہ ہو کہ یتیم
لڑکیوں (کے بارے) میں انصاف قائم نہ ہو سکے
تو اپنی مرضی کی مطابق دو دو تین تین دوا چار چار
نکاح کر لو لیکن اگر تم کو سب کا اندیشہ ہو کہ کئی
بیبیوں میں برابری کیساتھ تیراوا کر سکو گے تو
(اس صورت میں) ایک ہی بی بی کرنا یا جو (لوندی) تم سے
قبضے میں ہو وہی پر فضاحت کرنا، نامنصفانہ تیراوا
سے بچنے کے لئے یہ تدبیر زیادہ تر قرین مصلحت ہے

سَتَىٰ يَوْمَئِذٍ مِّنْ وَّجْهِكَ
مُؤْمِنِينَ حَيْرِينَ مِّنْ مُّشْرِكِينَ
وَلَوْ أَنَّمُجِبَكُمُ أُولَئِكَ
يَدْعُونَ إِلَى النَّاسِ وَاللَّهُ
يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْغَفْرِ
يَا ذُرِّيَّتِ ۚ وَبَيِّنْ لِّالْأَنبِيَاءِ
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝
سورہ بقرہ کو ۲۱

۲۱۱ وَإِنْ خِفْتُمْ أَصْلَ
تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانْصِبُوا
مِطَاطَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ
مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبْعَ ۚ فَإِنْ
خِفْتُمْ أَصْلَ تَعَدُّ لَوْ أَفْوَاجًا
أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ط
هَكَذَا أَذْنَىٰ أَتَىٰ تَعُولُوا ط

۱۔ جو نکرستمن قوموں میں ایک سے زیادہ شادی کرنے کا رواج نہیں اس لئے بعض تعلیم یافتہ لوگ
اس کو بھی خلاف قوانین فطرت خیال کرتے ہیں اور اُس کی مہمیت پر غور نہیں کرتے ہیں مگر جب قانون
فطرت پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ارتباط نرو مادہ کی صرف چار قسمیں ہیں ایک یہ کہ مرد و عورت
اور صرف ایک ہی مادہ مگر بطور جوڑے کے رہیں اور جن حیوانات کو اس طرح رکھنا منظور تھا اللہ تعالیٰ نے

۲۱۲۔ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ ۲۱۳ اور اپنی اُٹو کا نکاح کر دو اور اپنے
مُتَّكِلِينَ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ غلاموں اور لونڈیوں سے بھی اُنکے جو نیکوخت ہوں

بقیہ صفحہ ۷۲ اُنکی پیدائش اسی قسم کی رکھی ہے۔ کہ اُنکی مادہ ہمیشہ دو اٹے دیتی ہے اور اُس سے دو بچے
نکلے ہیں۔ ایک نر ہو تا ہے اور ایک مادہ۔ جیسے کبوتر وغیرہ۔ دوسرے بچہ کہ ایک نر اور چند مادہ اُنکی
دو تئیں ہیں۔ ایک بچہ کہ مادہ کی مدین ہو جیسے (ساٹ سکی کالی) کہ اُنکی مادہ ہمیشہ سات اٹے دیتی ہے
جس سے چھ مادہ اور ایک نر ہو تا ہے دوم کوئی مدین نہ ہو جیسے مرغ کہ اُسکے اُٹوں کی کئی تعداد خاص نہیں
اور نہ معلوم ہو کہ اُسکے اُٹوں میں فیصدی کس قدر بچے نر پیدا ہوتے ہیں اور کتنے مادہ البتہ یہ ضرور ہے
کہ نر کم پیدا ہوتے ہیں اور مادہ زیادہ۔

سوم وہ جنکے چند نر اور ایک مادہ اس قسم کے جانوروں میں (ریٹ) ایک جانور ہے جو امریکہ میں پایا جاتا ہے
چارم غیر معین جنہیں کوئی قاعدہ نہیں کہ ایک نر کے لئے کتنی مادہ ہوں جو جانور اس قسم کے ہیں انہیں کوئی قاعدہ
معین نہیں کہ فیصدی کتنے نر اور کتنی مادہ پیدا ہوں۔ گھوڑا بہل۔ انسان وغیرہ اسی مدین داخل ہیں انسانی
پیدائش میں اب تک کوئی قاعدہ ایسا نہیں معلوم ہوا کہ فیصدی کتنے مرد پیدا ہوتے ہیں۔ اور کتنی
عورتیں۔ مگر مردم شماری سے اس قدر ضرور پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کی پیدائش مردوں سے زیادہ ہوتی
ہے جس سے صاف یہ واضح ہوتا ہے کہ قدرت کا یہ منشا ہرگز نہیں کہ محض ایک فرد اور ایک ہی عورت
عورت ملکر بسر کریں بلکہ کثرت پیدائش انساں اسکی خاص دلیل ہے کہ اگر قدرت عیش اے تو ایک
سے زیادہ شادی ممکن ہو اور ہمہ عین منشاء اسلام کے موافق ہے کہ بعض شرائط کے ساتھ دوسرے
نکاح کی اجازت دی گئی ہے۔

اور اُنکو ایسا مضبوط کر دیا ہے کہ جو شخص ٹھیک اسلام کا پابند ہو وہ بدون کسی مجبوری اور خاص ضرورت
کے ایسی سخت شرط کی پابندی جیسے کہ عدل ہے۔ اپنے سر پر نہیں لے سکتا۔ اور باوجود اس کے
عورت کو حق دیا گیا ہے۔ کہ وہ ناراض ہو تو خلع کی خواہش کر سکتے ہیں۔

مصر کے مشہور پرچہ المتار کے صیغہ مراسلات میں اس امر پر نہایت عمدہ بحث کی گئی ہے جتنا عجیب و غریب

وَأَمَّا رُكُومُكُمْ إِن تَكُونُوا فُقَرَاءَ
 اگر یہ لوگ محتاج ہوں گے تو اس پر اپنے فضل سے
 بقیہ صفحہ ۷۳ بحیب آفندی ایک مصری طالب علم نے جو امریکہ میں ڈاکٹری پڑھ رہے تھے، لکھا کہ مندرجہ
 ذیل خط لکھا ہے۔

مجھے امریکہ کے اکثر علماء و ڈاکٹر آیہ شریفہ کا کلمہ اَمَّا حَالُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنًی وَ ثَلَاثَ وَ سُرَّیَا عَطَا
 فَإِنْ حَقَّقْتُمْ لَمْ تَعْلَمُوا فَوَاحِدَةً کے معنی دریافت کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ دریافت کرتے ہیں کہ
 مسلمان چار سپیاں کس طرح رکھ سکتے ہیں۔

میں اپنی سمجھ 'لیاقت' استعداد کے موافق اپنے مذہب مقدس کی طرف سے اُن کو جواب دیتا ہوں کہ
 قرآن شریف میں ایک سے زیادہ نکاح کر نیکے لئے عدل کی قید لگادی گئی ہے، اور عدل دو سپیوں میں بھی
 محال ہے، اس لئے کہ جب کوئی شخص نئی شادی کرتا ہے تو پہلی (بانی) سے کچھ کراہیت ضرور پیدا ہو جاتی
 ہے، پھر عدل کیسے ہو سکتا ہے۔ اور اسہ تعلے نے عدل کی شرط لگائی ہے۔ اس لئے ایک ہی شادی
 کرنا بہتر اور حسن وادبی ہے، اس جواب سے بعض کی تسکین بھی ہو جاتی ہے، مگر میں بتی ہوں کہ جناب
 مفصل اور مدلل طور پر تحسیر فرمائیں گے کہ جو لوگ تین چار سپیاں کر لیتے ہیں انکی نسبت کیا کیا خیال ہے۔

جواب۔ یورپ والوں کا گروہ کثیر تعدد ازواج کی اجازت کو اسلام پر ایک بہت بڑا اعتراض
 خیال کرتا ہے، محض اپنے رسم و رواج اور مذہبی تقلید کی وجہ سے، اور نیز اسلئے کہ اُن کے ۱۸ عورتوں کی
 غایت بوجہ تعظیم کی جاتی ہے، اور وہ اُن مسلمانوں کے حالات سننے سے ہستے ہیں جو محض خواہشات نفسانی کی وجہ
 سے ایک سے زیادہ نکاح کر لیتے ہیں، اور اُن قیود اور شرائط کا خیال نہیں کرتے، جسکے ساتھ خدا متعلقہ
 نے اس اجازت کو مشروط کر دیا ہے، اور نیز وہ دیکھتے ہیں کہ ایک سے زیادہ نکاح کرنے میں نظام خانہ داری
 میں کس قدر ابترا ہو جاتی ہے، اور جسکے چند بیویوں سے اولاد ہو جاتی ہے۔ وہ بہتیں بغض عداوت و کینہ رکھتی ہیں
 مگر ایک حکیم کے لئے جو بڑے بڑے تمدنی مسائل پر بحث کرتا ہے، اس سبب سے بڑے تمدنی مسئلے پر رے
 قائم کرنے کے لئے صرف اس قدر وجہ کافی نہیں ہیں، بلکہ اگر کلام کر نیسے پہلے اُنکو ضرور ہے کہ مردوں اور عورتوں کے
 قوی طبعی و میلان فطری پر نظر کرے کہ اُن میں باہمی کیا مناسبت ہے، اور ازدواج یعنی نکاح سے کیا منافع ہے

يُغْنِيهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ
 اُن کو غنی کر دے گا۔ اور اللہ
 گنجائش والا (اور سب کے حال
 سے) واقف ہے۔

بقیہ صفحہ ۷۴ اُنکی تعداد از روئے مردم شماری کے کیا ہے اتدبیر سنازل کی فرد میں کس امر کی مقتضی
 مرد عورتوں کی ضروریات کے متکفل ہیں یا عورتیں اُنکی ضروریات کی، اور زوجین میں سے کسکو کمال تک
 اپنے نفس پر استقلال اور بغیر سہ رکھنے کی قوت اور طاقت ہے، اور انسانی ابتدائی تاریخ پر بھی
 نظر ہونی چاہئے، تاکہ معلوم ہو جا کہ کیا انسان اپنی ابتدائی حالت میں بھی ایک ہی زوجہ پر کفایت کرتا تھا،
 ان تمام امور پر غور کرنے کے بعد دیکھنا چاہئے کہ قرآن شریف نے مسئلہ تعدد ازواج ایک اہم لازمی
 مذہبی قرار دیا ہے، یا ضرورت کے وقت بعض شروط کے ساتھ صرف مباح کر دیا ہے،
 لے عالمان علم طبیعیات تم مرد و عورت کی طبایع کے فرق کو سب سے بہتر جانتے ہو کہ اُن میں
 کس قدر تباہی ہے، ہم جھلا کہہ سکتے ہیں کہ مرد کو طبعاً عورت کی طرف زیادہ میلان ہے بہ نسبت
 اُسکے کہ عورت کو مرد کی طرف ہے۔ ایسے عینی مرد بہت کم ہوتے ہیں، جنکو عورت کی طرف
 میلان نہ ہو۔ مگر عورتیں ایسی بہت ہوتی ہیں، جنکو مرد کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔ اور اگر عورت کو
 کسی مرد کی نظر میں عزت و وقار و انس محبت پیدا کر نیکا طبعی میلان اور شوق نہوتا۔ تو زائدہ عورتیں
 جقدر اب پاٹی جاتی ہیں۔ اُس سے دس گنی زیادہ مل سکتیں۔

عورت کا یہ میلان خاطر جو مرد کی طرف ہے وہ اُن کی خواہشات توالد و تناسل سے بالکل مختلف
 ہے، جو مرد اور عورت میں یکساں پائی جاتی ہیں۔ یہی میلان خاطر ایک پیر زال کو، جو نکاح کی کسی طرح
 بھی قابلیت نہ رکھتی ہو، مثل نوحینہ تاکفہ الرطیکوں کے اپنے آپ کو آہستہ و پیراستہ
 رکھنے پر آمادہ کرتا ہے۔

اسکا بڑا سبب میرے نزدیک یہی ہے کہ صدیوں اور صدیوں سے عورتوں کے دل اور ذہن
 میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ اُن کو مردوں کی حمایت اور کفالت کی کقدر ضرورت ہے اور یہ کہ

۲۱۳ وَاِذَا اطَّلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلِّغْنَ
۲۱۴۔ اور جب تم عورتوں کو طلاق دینا، طلاق دید اور وہ اپنی

بقیہ صغیرہ، مردان کے حال پر اُسی نسبت سے عنایت اور مہربانی کرتے ہیں۔ جتنی کُن کے دلوں میں اُنکی قدر اور جگہ ہوتی ہے، اور اس ضرورت کو انہوں نے ابتدائی صدیوں ہی میں محسوس کر کے اُپہر عمل کرنا شروع کر دیا تھا، اور اب بھان میں ایک سو روٹی ملکہ ہو گیا ہے، یہاں تک کہ عورت کو مرد سے خواہ کسی قدر نفرت اور بغض ہو، لیکن یہ خیال کہ مرد اُس سے اعراض کرتا ہے، اور اُسکی قدر نہیں کرتا، اُسے تکلیف بھی دیتا ہے اور یہ بھی اُنکو تکلیف پہنچاتا ہے کہ کوئی مرد خواہ وہ شیخ فانی، یا زاہد، یا پارا، راہب ہی کیوں نہ ہو، عورت کو تنہی طرف مائل نہ ہو، اور انکا سحر اور جادو یا ستر اس پر اثر نہ کرے۔

خلاصہ یہ ہے کہ مردوں میں اپنی نسل کے جاری اور قائم رکھے کی خواہش عورتوں سے زیادہ اور قوی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے مرد و عورت کو جوڑا بنایا ہے، اور ایک کو دوسرے کے ساتھ ملکر رہنے کی خواہش بوجہ کاج کا صلی سبب ہے، ہر ایک طبیعت میں رکھی ہے، اُس میں حکمت یہی ہے کہ اُن کی نسل چلے، اور نوع انسان دنیا میں قائم رہے، جس طرح کہ خواہش طعام، بھوک، محض اس لئے رکھی گئی ہے کہ حیثیت شخصی قائم رہ سکے۔

انسان کی طبعی عمر سو برس کی قرار دی گئی ہے۔ لیکن عورت نصف عمر طبعی یعنی پچاس برس تک نسل کے کام کی رہتی ہے، اور رجل وغیرہ کی وجہ سے اُس کی قوت کم ہو کر اکثر پچاس سال کی عمر میں ایام معمولی بند ہو جاتے ہیں، اور بیضہائے تناسل اسکے رحم میں پیدا ہونے منقطع ہو جاتے ہیں، جسکی تفصیل سے اطباء اور ڈاکٹر اچھی طرح واقف ہیں، پس اگر مرد کو ایک سے زیادہ شادی کر نیکی اجازت نہ دی جائے، تو اُسکی عمر طبعی کا نصف حصہ بیکار ہو جاتا ہے اور بقائے نسل میں رجو از دواج کا مضمون ہے، کچھ کارآمد نہیں ہو سکتا۔

بعض حکماء فرانس نے اس بارے میں غور کیا ہے، اور بیان کیا ہے کہ اگر ہم ایک مرد کو سو عورتوں کے ساتھ ایک سال تک رکھیں، تو ہم سال بھر کے بعد نوع انسانی میں سوائے اضافے کی

اَجَلُهُمْ وَلَا تَعْصُلُوهُمْ اَنْ يَنْكِحُوْنَ (حد تک، مدت پوری اور عین طور پر ہیں کسی سے، انکی عرضی طلبائے

توقع کر سکتے ہیں، لیکن اگر شوہر مرد و نکو ایک عورت کے ساتھ رکھیں تو زیادہ سے زیادہ ایک انسان کے اضافے کی توقع کر سکتے ہیں، اور غالب یہ ہے کہ ایک کی بھی توقع نہ رکھنی چاہئے۔ جو لوگ بقا و ترقی نوع انسانی کا خیال کرتے ہیں وہ اس امر کو وقت کی نگاہ سے دیکھینگے۔

اکثر ممالک میں عورتوں کی پیدائش مردوں سے زیادہ ہے۔ اور مردوں کو باوجود قلت پیدائش کے فوجی مشاغل اور لڑائیاں اور نان نفقہ کا متحمل ہونی عین ظلم و کینہ اور طبعاً و عرفاً عموماً انسان کے ذمہ ہے، ایسے بہت سے امور پیش آتے جتے ہیں، جو ازدواج کے مانع ہیں۔

پس اگر ان مرد و نکو جو ایک سے زیادہ عورتوں کے متکفل ہو سکتے ہیں، اسکی اجازت نہ تو گردہ کش عورتوں کا مسئلہ رہا جاتا ہے اور نسل کی افزائش اور بقا میں جو توقعات قوم اور پسر یعنی فطرت ان سے رکھتی ہے وہ سب بیکار ہو جاتی ہیں اور ترقی نسل انسانی میں خلاف مقتضائے فطرت کمی واقع ہوتی ہے اور طبعی خواہشات کے روکنے سے جسمانی، روحانی، عقلی امراض ایسے پیدا ہو جاتے ہیں، جنکے سبب سے بھ مسکین عورتیں قوم کے حق میں بجائے انعام الہی ہونیکے قوم پر ایسا ناگوار ہو جاتی ہیں، یا اپنی عزت و آبرو کو براد کر کے اور عفت و عصمت کو خیر باد کہہ فوجش میں منہمک ہو جاتی ہیں، خصوصاً جبکہ وہ نادار اور مفلس ہوں، اور کوئی ان کے بار کا تحمل نہوا، ایسی حالت میں جو صورتیں پیش آسکتی ہیں، ہر سمجھدار شخص اسکا تصور کر سکتا ہے

یہ مصائب آج کل یورپ میں خصوصاً فرانس میں اسقدر عام ہو گئے ہیں کہ بٹے ٹٹے عقلا اس پر غور کر رہے ہیں، اور بعض نے صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ اسکا عرف ایک ہی علاج ہے اور وہ

تقد ازواج ہے، عجیب بات یہ ہے کہ ایک سے زیادہ انگلش لیڈیوں نے اپنی یہی رائے قائم کی ہے جسکو ہنرے المنار کی چوتھی جلد کے صفحہ ۲۱۰ میں نقل کیا ہے، یہ امر اسوجہ سے زیادہ تعجب خیز ہے کہ عورتیں بالطبع نکاح ثانی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں اور محض اپنی رغبت طبعیت اور خواہش دلی کی وجہ سے اسکو برا کہتی ہیں، مصلحت اور ضرورت پر خیال نہیں کرتیں۔

اَزْوَاجِهِمْ اِذَا تَرَ اَضْوَابَهُمْ
تو انکو دوسرے شوہروں کے ساتھ نکاح
کر لینے سے نہ روکو

اب ہمکو زوجین کی محبت پر خیال رجوع کرنا چاہئے، مقتضائے عقل و فطرت یہی ہے کہ مرد کو عورت کے اخراجات کا تکفل اور گھر کا سردار ہونا چاہئے، کیونکہ وہ اپنی جسمانی قوت اور عقل سلیم کی وجہ سے معاش پیدا کرنے اور دشمنوں کے دفع کرنے پر زیادہ قادر ہے بہ نسبت عورتوں کے، اور یہی معنی ہیں اللہ تعالیٰ اسکے اس قول کے اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النَّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا آفَقُوا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ط اور عورتوں کی نرم دلی اور صبر و سکون کی عادت کے سبب یہی مناسب ہے کہ وہ گھر کے انتظام اور اولاد کی پرورش میں مشغول رہیں، بیان کو زیادہ واضح کرنے کے لئے فرض کرو کہ جس طرح بہت سے گھروں کا مجموعہ ملکہ بری سلطنت ہو جاتی ہے اسی طرح ایک گھر بھی چھوٹی سی سلطنت ہے، جس میں وزارت داخلی اور وزارت معارف کی خدمت عورت کے سپرد ہے، اور ریاست عامہ کے ساتھ وزارت مالی جنگی و خارجی وغیرہ کا کام مرد سے متعلق رہتا ہے، جب کہ انتظام فطرت کا مقتضایہ یہ ہے کہ عورت گھر میں ہے، اور اسکے اعمال کا دائرہ گھر کے اندرونی انتظامات اور تربیت اولاد پر منحصر ہو، کیونکہ ایک تو فطرۃً اسکی طبیعت ضعیف ہے اور امیر محل اور ولادت اور تربیت اطفال وغیرہ ایسے اسباب پیش آتے رہتے ہیں، جنکی وجہ سے اسکا بار مرد پر رکھا گیا ہے، پس ایسی حالت میں مستقل طور پر کتاب معاش کی خدمت و ریاست نامہ کی کلفت اسکے ذمہ رکھنی صحیح زیادتی ہے۔

پس جب یہ ظاہر ہو گیا کہ عورت کے لئے ضرور ہے کہ اسکا تکفل کوئی مرد ہو، کرے اور مرد عورتوں پر حاوی رہیں، تو ہمکو اسوقت کیا کرنا چاہئے، جبکہ عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ بڑھ جائے خصوصاً جنگلہ عظیم کے بعد جنہیں مرد ہلاک ہو جاتے ہیں،

وَلَقَدْ آتَيْنَا سُلَيْمَانَ مِّنْ قَبْلِكَ

(۲۱۴) اور تم سے پہلے مجھے بھیجے اور

اور ایک گروہ عظیم عورتوں کا باقی رہتا ہے کہ جنکا کوئی والی وارث اور خبر گیراں نہیں ہوتا پس ایسے وقت میں کیا یہ امر مناسب نہیں کہ مردوں کو ایک سے زیادہ شادی کی گنجی اجازت دیدی جائے

جب تاریخ پیدائش انسانی پر غور کیا جائے اور خاندانوں کی تبدلے حالات نکاح و ازدواج کے بارے میں مطالعہ کئے جائیں، تو معلوم ہوگا کسی گروہ میں کوئی مرد بھی ایک عورت پر اکتفا نہیں کرتا تھا جیسے اکثر حیوانات ایک مادہ پر اکتفا نہیں کرتے، یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وحشی قبائل میں عورتیں مال مشترک خیال کی جاتی تھیں، اور محض ترضیٰ طرہین باہمی مواصلت کے لئے کافی وجہ خیال کی جاتی تھی اور خاندان کی سرپرست والدہ سمجھی جاتی تھی، نہ کہ والد، بسلئے کہ اکثر صورتوں میں باپ کا حال معلوم نہیں ہوتا تھا، جبکہ انسان ترقی کرتا گیا، اس طریقے کی برائی سے واقف ہوتا گیا، اور اختصاص کی طرف قدم بڑھاتا گیا، ابتداً یہ قید ہوئی کہ ایک قبیلہ کی عورتیں صرف اُسی قبیلہ کے مردوں کے لئے مخصوص، دوسرے قبیلے سے تعلق نہ رکھیں، پھر اور ترقی ہوئی، اور ایک مرد کے لئے چند عورتیں، جنکی کوئی حد معین نہ تھی مخصوص ہونے لگیں، اس وقت خاندانوں کی صورت میں ایک جدید دور شروع ہوا کہ مرد یعنی باپ تمام خاندان کا سرپرست اور اصل اصول قرار پایا، جیسا کہ جرمن اور انگلستان کے علمائے متاخرین نے اپنی تاریخ العالمات میں بیان کیا ہے۔ علمائے فرانس نے اسی سے یہ رے قائم کی ہے، کہ ترقی کا انتہائی درجہ یہ ہے کہ ایک مرد کے لئے ایک ہی بیوی ہو، اور یہ امر مسلم ہے کہ اصل نظام خانہ داری اسی پر قائم ہونا چاہئے، لیکن اگر ایسی صورت پیش آجائے تو اس کی نسبت کہا جاسکتا ہے، ہلکوتاؤ؟ کیا مردوں نے اس خصوصیت کو پسند کیا ہے؟ یا دنیا کی قوموں میں سے کسی قوم نے آج تک ایک نکاح پر قناعت کی ہے؟

وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۖ
ہم نے ان کو بیویاں بھی دیں اور اولاد بھی دی۔

کیا یورپ میں فی لاکھ ایک مرد ایسا موجود ہے، جو زنا کا مرتکب نہیں ہوا؟ ہرگز نہیں، مرد اپنی فطرت اور ان ملکات کے اقتضا سے جو اباعن حید اُس تک پہنچے ہیں، ایک عورت پر اکتفا نہیں کر سکتا کہ ایک عورت ہر وقت اس امر کی قابلیت نہیں رکھتی کہ مرد اُس کے ساتھ قربت کرے، نہ ہر وقت اُس میں یہ قابلیت ہوتی ہے کہ اس قربت کا ثمرہ اور فائدہ حاصل ہو۔ پس جو ضرورت قربت کے لئے داعی ہے، وہ مرد میں کسی خاص وقت پر منحصر نہیں ہوتی۔ لیکن اُس کا قبول کرنا عورت کے لئے بعض اوقات ممکن ہے، اور بعض اوقات میں ناممکن، پس عورت میں مرد کے قبول کرنے کا طبعی اقتضا اور وقت ہوتا ہے جبکہ وہ حیض سے پاک ہو۔ لیکن حیض کی اور حمل کی حالت میں اس کی طبیعت اُس کو قبول نہیں کر سکتی میں خیال کرتا ہوں کہ اگر عورتوں کو مردوں کی رضامندی اور اُن کی نظروں میں خرت حاصل کرنے کا خیال نہ ہوتا تو عورتیں اکثر ایام طہر میں ہی جنہیں وہ نطفے کے برقرار رہنے کی قابلیت رکھتی ہیں، مردوں سے انکار کرتیں، اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ مرد کا ایک عورت پر اکتفا کرنا اس امر کو مستلزم ہے کہ وہ ایک زمانہ دراز تک عورت کی قربت سے باز رکھا جائے جبکہ وہ اس کے قبول کرنے کے لئے مستعد نہیں ہوتی، یعنی ایام حیض اور حمل وغیرہ میں وہ مرد کے پاس جلسے سے کراہیت زیادہ کرتی ہے اور ایام رضاعت اور آخر ایام طہر میں کم، اور حیضات میں کئی بیشی بھی ہوتی ہے۔

لیکن عورت کو ایک مرد پر اکتفا کرنے میں کوئی طبعی امر یا مصالح البقائے نسل مانع نہیں ہے اس لئے کوئی وقت ایسا نہیں ہے کہ عورت مرد کے پاس جائے تک لئے مستعد ہو اور مرد اس کے لئے مستعد نہ ہو۔ مرض کا ذکر ہم نہیں کرتے کہ اُس میں دونوں مساوی ہیں اور ایک کے مریض ہونے کی حالت میں دوسرے کو تیمار دار بھی وغیرہ کا شغل از روئے حقوق زوجیت کے پیدا ہو جاتا ہے بعض محققین یورپ نے لکھا ہے کہ وحشی قبائل میں یہ رواج کہ ایک عورت کے چند

(۲۱۵) اور (۲۱۶) کے تحت ہے، جو دعائے ہیں۔

۲۱۵ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ

شوہر ہوں، صرف اسلئے تھا کہ دختر کشی کی وجہ سے عورتوں کی تعداد نہایت کم ہو جاتی تھی اب محکو دیکھنا چاہئے کہ اسلام سے پہلے عرب کا کیا حال تھا، معلوم ہوتا ہے کہ کتنے اُن میں اس قدر ترقی کر گیا تھا کہ شرعی نکاح اصل اصول خانہ داری قرار یا چکا تھا، اور مرد کس سرپرست خاندان شمار ہونے لگا تھا، مگر تعداد ارج کے لئے کوئی حد یا شرط نہ تھی اور چند مردوں کا ایک عورت سے تعلق رکھنا مذموم اور زنا میں شمار ہوتا تھا۔ زنا وجود کثرت زنا کاری کے نوڈیوں پر منحصر تھا، آزاد اور شریف عورتیں اسکی مرتکب نہ ہوتی تھیں، سوائے اُسکے کہ جب اُن کا شوہر اولاد حاصل کرنے وغیرہ کے لئے اجازت دے۔ (جیسا کہ ہندوستان کی بعض قوموں میں اب تک رائج ہے۔ مترجم)

اور مرد کے لئے زنا کاری کوئی عیب یا عار کا فعل شمار نہیں کیا جاتا تھا، صرف آزاد اور شریف عورتوں کے لئے باعث ننگ عار خیال کیا جاتا تھا (جیسا کہ اس وقت بعض مذہب مالک میں صرف زنا سے محضہ جرم شمار ہوتا ہے۔ مترجم)

اسلام نے تمام بنی نوع انسانی پر خواہ آزاد ہوں، یا غلام، سب پر زنا حرام کر دیا جسکی وجہ سے اکثر لوگوں کو اسلام لانا اور ان قیود کا پابند ہونا گراں گزرتا، اگر تعداد زوج کی اجازت نہ دی جاتی، اگر اسلام میں زنا کی ایسی سخت ممانعت نہ ہوتی، تو وہ ممالک اسلام میں بھی ایسا ہی جائز ہوتا جیسا کہ فرنگیوں نے جائز و مباح ہے۔

اس سے بھی قطع نظر نہ کرنی چاہئے کہ تہذیب و تمدن اور انتظام خانہ داری کے لئے انتہائی ترقی ہی ہے کہ گھر میں صرف ایک شوہر ایک ہی زوجہ ہو اور ایک کو دوسرے پر پورا بھروسہ اور ایمین خالص محبت اور قلبی اتفاق ہو، اگر ایسے اولاد بھی ہو، تو اسکی تعلیم و تربیت میں دونوں اتفاق اور سلوک سے کوشش کریں تاکہ وہ دونوں کے لئے قرۃ العین اور سرور قلب کا باعث ہو، اور دونوں زوجین اُسکے لئے عمدہ رہسنا

سَرَّانَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا
 کہ اسے ہمارے پروردگار کو ہماری بیویوں کی طرف سے

اور اخلاص، اتفاق، محبت و داد کا عمدہ نمونہ ہوں

ان تمام مقدمات پر غور کرنے، اور ان کے اصول و فروع پر نظر غائر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ازدواج کے واسطے میں اور خانہ داری کے معاملہ میں سب سے اعلیٰ اور افضل اور ترقی یافتہ طریقہ یہی ہے کہ ایک مرد کے لئے ایک ہی بیوی ہو، اور یہ ترقی انسانی کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے اور اس قابل ہے کہ تمام بنی نوع انسان اس پر کاربند ہوں اور ایک ہی بیوی پر سب قناعت کریں

مگر بعض امور ایسے پیش آجاتے ہیں جو تمام بنی نوع انسانی کے اس اصول پر کاربند ہونے میں حائل ہوتے ہیں، اور یہ کبھی کبھی حواجز کی وجہ سے پیش آتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ کسی کی زوجہ عاقرہ ہوگئی، اور بقائے نسل کے لئے مرد یا مرد و عورت دونوں کی مصیبتیں سبکی مقتضی ہوں کہ اس کا طلاق نہ دی جائے، اور بیوی بھی ایسی پر رضا مند ہو کہ شوہر دوسرا نکاح کرے تاکہ اس کی نسل باقی رہے خصوصاً جبکہ زوجین اقربا و اقارب اور بلا طینہ کے زمرہ سے ہوں، یا عورت کی عمر ایسی ہو کہ آئندہ اُس سے اولاد ہونی کی توقع نہ ہے اور مرد اس قابل ہو کہ ایک سے زیادہ بیوی لے لے اور زیادہ اولاد کی تعلیم و تربیت کا کفیل ہو سکے، یا کسی مرد میں ترقی و حیوانیت، اعتدال سے زیادہ ہو، اور بدون تعدد زوجات کے عفت کو قائم نہ کر سکتا ہو، اور عورت مرد سے کم رغبت نہ کھتی ہو، یا اسکے ایام ماہواری کا زمانہ طویل اور مرد مجموعہ ہو کہ دوسری شادی کر کے پھر اپنا نکاحی کام تکلیف ہو، جس سے دین و دنیا مال و دولت اور صحت کا نقصان ہو، اور اس کا نتیجہ شوہر سے کٹھن میں اس سے زیادہ سخت اور بوجہ ہوتا ہے کہ اس کا شوہر دوسرا نکاح کر کے دونوں بیویوں میں عدل قائم رکھ سکے جیسا کہ اسلام میں شرط ہے۔ پس اسلام میں تاکہ یہ تمام ضروریات کا ردواج نہیں مانا گیا بلکہ کر دیا گیا ہے۔ اور کبھی تعدد زوجات کی قومی ضروریات کی وجہ سے حاجت ہوتی ہے۔ مثلاً جبکہ

وَذَرَّ يَتِيمًا قَرِيضًا عَيْنَيْنِ

اور بھاری اولاد (کی طرف) سے اٹھوئی ٹھہر کر عنایت فرما

عورتوں کی تعداد حد سے زیادہ بڑھ جائے۔ جیسا کہ انگلینڈ و دیگر ممالک یورپ میں ہے یا ایسی جگہ عظیم واقع ہو کہ لاکھوں مرد اسکا شکار ہو جائیں اور اُن کی بیوہ عورتیں بغیر کسی والی وارث کے حیران پریشان رہ جائیں اور عورتوں کی نہایت کثرت ہو جائے کہ اکثر انہیں سے کسی سیدلہ معاش کے نوٹیکے سبب بربادی تنگ و ناموس کو ذلیہ معاش قرار دیں اور جیسے وہ سطحِ حجب و راتنگ و ناموس کو خیر باد کہیں تو عورت کے حق میں اُس سے جو بد نتیجہ پیدا ہو گئے وہ پوشیدہ نہیں۔ خصوصاً جبکہ اُس اولاد کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا بار اُنکے ذمہ ہو، جسکا والد نامعلوم ہے، ایک انگریز مصنف نے جو تعداد زوجات کی راسخہ دی ہے وہ اُن لڑکیوں کے احوال پر غور کرنے کے بعد دی ہے جو کارخانوں و عینہ میں کام کرتی ہیں، اور تنگ و ناموس کے برباد کرنے سے جو حیرانیاں پیدا ہوتی ہیں، اور جن مصیبتوں اور تکلیفوں میں اُن کو بسر کرنا پڑتا ہے، وہ اُس نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے لیکن چونکہ وہ اسباب جنگی وجہ سے تعداد ازواج مباح شمار دیا جاتا ہے، محض مجبوریوں سے ہوتی ہیں، چنگے انداز سے کا لحاظ لازم ہوتا ہے اور اکثر اشخاص کسی مصلحت کی وجہ سے نہیں، بلکہ محض شہوتِ رانی کی وجہ سے اسکے مرتکب ہوتے ہیں اور بہتر و اولے عدم تعدد ہے ان وجوہ سے اسلام نے انکو مرتب مباح قرار دیا ہے، واجب و تحسن نہیں گردانا ہے اور اسکو اُس شرط کے ساتھ مقید کیا ہے، جو قرآن مجید کی آیت میں بیان کی گئی ہے، اور اسکی نسبت مکرر تاکید کی ہے،

ناظرین کو اسپر غور کرنا چاہئے۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْسِطُوا فِي الْيَمِينِ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَنِّي وَذَلَّتْ مُرْبَاعٌ ط فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَعْدِلُوا فَوَاحِشَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلَّتْ أَدْنَىٰ أَنْ لَا تَعْدُوا لَكُمْ لَوْ الْخ۔

اس آیت کو پڑھ کر آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ اس میں یتیموں کے حقوق کی نسبت بحسن و

اور لوگوں پر ہیز گاروں کا بیٹھنا۔

وَيَحْلِلْنَ لِّلْمُتَّقِينَ اَزْوَاجَهُنَّ

اور جو کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو تقیم اور دولت مند لوگوں نے صرف اسلئے نکاح کر لئے ہیں کہ ان کے مال سے فائدہ اٹھائیں اور بوجہ ان کے کمزور اور لاوارث ہونیکے ان کی حق تلفی کریں اسلئے خدا نے تعالے نے اس سے ڈرایا ہے اور فرمایا ہے کہ عورتیں تمہارے سامنے بہت ہیں، اگر تم کو اپنی نسبت اس امر کا بھروسہ ہو کہ تم یتیموں کے ساتھ نکاح کر کے ان کے ساتھ انصاف کر سکو گے تو تم سولے لاکھ دوسری عورتوں سے نکاح کرو۔ اس ضمن میں تعداد ازواج اور سکی شرط بیان کی گئی ہے اور اس مسئلہ کو بالاستقلال بیان نہیں کیا۔ اہل یورپ خیال کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ مذہب اسلام کے اہم مسائل میں سے ہے اسلئے بعد فرمایا ہے کہ اگر تم کو خوف ہو کہ تم عدل نہ کر سکو گے تو صرف ایک بار عرفہ اسی بات پر اکتفا نہیں کی بلکہ فرمایا کہ لَذٰلِكَ اَدْعٰی اَنْ لَا تَعْوُزُوْا۔ یعنی ایک بار کہہ کر، منصفانہ پرتاؤ سے بچنے کے لئے زیادہ قرین مصلحت ہے غرض کہ عدل کے حکم کو اور مردانہ اور سبابت کے اندیشے کو کہ انسان عدل نہیں کر سکیگا، تعدد سے بچنے کے لئے کافی وجہ قرار دیا ہے کوئی شخص ایسا نہیں مل سکتا جو بلا ضرورت اور بغیر کسی غرض کے کہ دوسری عورت کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہو، اور جو رسے بیخوف ہو اسلئے کہ وہ یہ حکم لگائے کہ حق ہے کہ جو عزا چھنے والے محض دنیوی شہوات سے فائدہ اٹھانیکے لئے ایک سے زیادہ نکاح کرتے ہیں۔ وہ پہلی عورت پر ظلم کرینگے لئے آمادہ ہوتے ہیں، ان میں سے بعض لوگ صرف اسلئے دوسرا نکاح کرتے ہیں کہ وہ پہلی عورت کو رنج دیں، اور اسکی توہین کریں، بیشک یہ بات اسلام میں حرام ہے۔ کیونکہ یہ سراسر ظلم ہے۔ جو خاندان کی تباہی بلکہ قوموں کی بربادی کا باعث ہوتا ہے۔ اور لوگ اپنی خوشنویں بتلا کر اسکی طرف سے غافل ہیں۔

باب النکاح

۲۱۶ (عن ابی ایوب) قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اربع من سنن
المرسلين الحياء ویروی المختار
والتعطر والسواک والنکاح
(شکوۃ)

۲۱۶ ابوالیوب سے روایت
ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا کہ انبیاء کی تین سنتیں ہیں حیا
وشرم اور بعض روایت میں آیا ہے عقدہ کرنا اور
خوشبو لگانا سواک کرنا اور نکاح کرنا

۲۱۷ (عز انس) من اسر اذ ان یلقی
اللہ طاهرًا مطهرًا فلیتزوج الحریر
(شکوۃ)

۲۱۷ انس سے روایت ہے کہ
جس کی خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ پاک صاف ہو کر
اسے شگوپاہے کہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے

۲۱۸ (عن عقیل) تزوجا الوود وود
الوود فانی مکارا ترجم الامم
(شکوۃ)

۲۱۸ اُن عورتوں سے شادی کر چکی
اولاد زیادہ اور محبت زیادہ کریں تاکہ میں تمہاری
کثرت کے سبب فخر کر سکوں

۲۱۹ النکاح من سنتی فمن
مرغب عن سنتی فقد رغب
عفی احیاء العلوم

۲۱۹ نکاح میری سنت ہے جس نے
میری سنت سے اعراض کیا اُس نے
مجھے اذ کیا

۲۲۰ النکاح سنتی فمن احب
فطریق فلیستن بسنتی
(احیاء العلوم)

۲۲۰ نکاح میری سنت ہے پس جو
میرے دین سے محبت رکھے اسکو چاہئے
کہ میرے طریقہ پر چلے۔

۲۲۱ ومن مرغب عن سنتی
فلیس منی وان من سنتی النکاح

۲۲۱ جو شخص میری سنت سے اعراض
کرے وہ مجھے نہیں اور میری سنت ہیں

من اجبني فليستن بسنتي

احياء العلوم

۲۲۲ عن عبد الله بن مسعود قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم يا معشر

الشباب من استطاع منكم الباءة

فليتزوج فانه اغض للبصر

واحصن للفرج ومن لم يستطع

فعليه بالصوم فان له وجاء

مشكوة

۲۲۳ عن ابن عباس قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم لا صوم ورة

في الاصل

۲۲۴ عن ابی ہریرۃ، تنكح المرأة مالها

والحسبها ولحمها ولدينها

فعليك بذات الدين تربت

بيد آت

۲۲۵ تنكحوا تناسلوا - احياء العلوم

۲۲۶ خير نسائكلم الودود والودود

احياء العلوم

۲۲۷ من ترك النكاح مخافة العيال

نكح ہے پس جو مجھے محبت رکھے اُسکو

چاہئے کہ میرے طریقے پر چلے

۲۲۲ عبد اللہ ابن مسعود سے روایت

ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے گروہ جوانان

جو شخص تم میں سے طاقت رکھتا ہو اُسکو چاہئے

کہ نکاح کرے کہ اُس سے آنکھ نیچی رہتی ہے اور

شرنگاہ زیادہ محفوظ رہتی ہے اور جو

نہ کر سکے اُسکو روزہ رکھنا چاہئے کہ

روزہ اُسکے حق میں دک ہو تا ہے

۲۲۳ ابن عباس سے روایت

ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ نکاح نہ کرنا اسلام کا طریقہ

نہیں ہے -

۲۲۴ عورت سے اُسکے مال اور

حسب نسب اور جمال اور دین کی وجہ

سے نکاح کیا جاتا ہے پس وہ بیعت براہ کو

اختیار کرتی رہے ہاتھ گرواؤد ہو جاویں

۲۲۵ باہم نکاح کرو نسل پھیلاؤ

۲۲۶ تمہاری بیبیوں میں بہتر وہ ہیں کہ

محبت کرنیوالی ہوں اور اُن سے دلاؤ زیادہ پیدا ہو

۲۲۷ جو شخص عیال کے خوف سے

نکاح و ترک کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۲۲۸ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کا اعلان کرو اور مسجدوں میں نکاح پڑھاؤ اور ڈھول بجواؤ۔

۲۲۹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرابت قریبہ والی سے نکاح مت کرو کہ لڑکا ضعیف پیدا ہوتا ہے۔

۲۳۰ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی مدد کرنے کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی اور اس کا بیکہ جو زر کتابت ادا کرے اس کا ارادہ رکھتا ہو اور اس شخص سے جو پاکہ کی کے لئے نکاح کرے۔

فلیس منّا

احیاء العلوم

۲۲۸ (عن عائشہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلنوا هذا النکاح واجعلوا فی المسجد واخبروا علیہ بالدفوف (شکوہ)

۲۲۹ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنکحوا القراب الا القریۃ فان الولد یخلق ضاو یا حی خفیفاً

احیاء العلوم

۲۳۰ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ حق علی اللہ عونہم المجاہد فی سبیل اللہ والمکاتب الذی یرید الاداء والتاکح الذی یرید العفاف

(ترمذی)

فصل فی حقوق الرجال علی النساء

۲۳۱ مرد عورت کے منہ پر ہیں اس کے ذی سبب ہیں ایک، یکہ (آدمی نہیں) اللہ نے بعض

۲۳۱ الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ

عَلَى الْبَعْضِ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ
فَالصَّالِحَاتُ قُنُتْنَ حَافِظَاتٍ
لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ طَوَّاتٍ
تُخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ
وَبُحْرُوهُنَّ فِي الْمَضْجِعِ وَاصْبِرُو
هُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَسَبِّحُوا
عَلَيْهِنَّ سَبِّحًا طَرِيقَ اللَّهِ
كَانَ عَلَيْكُنَّ كَيْدٌ وَإِنْ

فَافْتَحْتُمْ شِفَاةَ بَيْنِهِمَا فَبِعَنَاقِهِ
وَحُكْمًا مِّنْ أَهْلِهَا جَإِنْ يُرِيدَا
إِصْلَاحًا يَرْفُقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا هـ

سورہ نسا

۴۴۴ یا المرأۃ ماتت وزوجها
عنہا مراض دخلت الجنۃ

احیاء العلوم

۴۴۴ اذا صلت المرأة خمسها
وصامت شهرها وحفظت
فرجها واطاعت زوجها دخلت
جنة ربها

احیاء العلوم

یعنی مردوں کو بعض ایسی عورتوں پر برتری ہے
سے اور دوسرا سبب ہے کہ مردوں نے خود کو برتر

ایسا مال خرچ کیا ہے تو جو نیک بیبیاں مردوں کا کما
مائی ہیں (اور ان کی عنایت سے ان کے بیٹھے بیٹھے

ہر ایک چیز کی حفاظت کھتی ہیں اور جو جن سببوں کے
سرچنے کا اندیشہ ہوتا وہاں فحش کو سمجھا دھوکے

ساتھ ہمیشہ ہی موقوف کر دیا اس بچی نہیں
ان کے ساتھ ماہریت سے پیش آدھیر اگر تمہاری ماننے

لیکن تم بھی انرا حق کے چھوڑ کھینکے پہلوئے ہونو
پھر واسد (سبب) غالب (اور بڑا زبردست) ہو

دو اس سورتے رہی اور اگر تم کو میاں بی بی میں
کھٹ پٹ کا اندیشہ ہو تو ایک بیچ مرد کے کہنے میں

سے منکر کر دیا اور ایک بیچ عورت کے کہنے میں سے
۴۴۴ جو عورت مر جائے اور

اُس کا شوہر اُس سے راضی ہو وہ
جنت میں داخل ہوگی۔

۴۴۴ جو عورت نماز پنجگانہ ادا
کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور
پاک رہی اختیار کرے اور اپنے
شوہر کی اطاعت کرے وہ اپنے رب
کی جنت میں داخل ہوگی۔

۴۴۴ (عن انس) قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم المرأة
إذا صلت خمسها وصمت
شهرها واحصنت فرجها
و اطاعت بعلاها فلتدخل من أي
البواب الجنة شاءت

(مشکوٰۃ)

۴۴۴ انس سے روایت ہے کہ جو
عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور
رمضان کے روزے رکھے اور پاکدامنی
اختیار کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت
کرے تو اس کو جنت میں ہوگا کہ
جس روزے سے چاہے جنت
میں داخل ہو جائے۔

۴۴۵ (عن ابی ہریرۃ) قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لو كنت
أقرب الرجال أن يسجد لأحد
لا هرت المرأة أن يسجد
لزوجها

(مشکوٰۃ)

۴۴۵ ابی ہریرہ سے روایت ہے
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر میں کسی آدمی کو سجدہ کرنیکا
حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے
شوہر کو سجدہ کرے۔

۴۴۶ (عن جابر) قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ثلاث من
لا يقبل لهن جنة ولا قصور
لهن حسنة العبد الا بوق
حتى يرجع الى مواليه فيضع
يها في انيد يهدو المرأة
الساخط عليها نرجها والسائر
حتى يصحوا

(مشکوٰۃ)

۴۴۶ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ تین شخص میں جس کی نماز قبول
نہیں ہوتی اور نہ ان کی کوئی نیکی اوپر جاتی
ہے اول بھاگے ہوئے غلام کی جب
تک اپنے مالکوں کے پاس اپس نہ آئے
اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں میں نہ دیدے
دویم اسی عورت کی جس کا شوہر اس
سے ناراض ہو سوم مخموروں کی جب
تک نشہ سے افاقہ نہ ہو۔

۲۳۷۔ دین ابن عباس، قال رسول الله
 ﷺ عليه وسلم ثلث لا
 لا ترفع لهم صباوتهم فوق رؤسهم
 شبرا رجل أم قومًا وهم لا
 كسرهون وامراته بآنت وزوجها
 ساجظ وانحوان متحصرا مان
 مشكوة

۲۳۷۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین
 شخصوں کی ناز بالشت بھر بھی اونچی
 نہیں جاتی اول وہ مرد جو ایسی قوم کا امام ہو جو اس
 سے نفرت کھتی ہو دوسری وہ عورت جس نے اپنے شوہر
 کی نافرمانی کی تیسری اس بیکر کی ہو سو وہ دونوں
 بھائی جو آپس میں لڑتے ہوں۔

۲۳۸۔ عن ابی ہریرہ، قیل لرسول اللہ
 ﷺ علیہ وسلم ای النساء
 خیر قال التي تسره اذا نظروا طبعه
 انما امر ولا تتخالفه فی نفسها ولا
 مالها

۲۳۸۔ ابی ہریرہ سے روایت کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ عورتوں میں بہتر
 کون ہے ارشاد فرمایا کہ وہ ہے کہ جب شوہر
 اس کو دیکھے اسے خوش کر دے اور جب اس کو کم کرے
 تو اطاعت کرے اور اپنے مال اور جان سے انکار
 نہ کرے

۲۳۹۔ خیر نسباً لکم من اذا نظر
 الیہا زوجہا بسرتہ و اذا
 امرہا اطاعتہ و اذا غای عنہا
 حذرتہ فی نفسها و مالہا۔
 احیاء العلوم

۲۳۹۔ تمہاری بیبیوں میں بہتر وہ ہے
 کہ جب اس کا شوہر اس کو دیکھے تو خجست ہو جائے
 اور جب اس کو کسی بیچ کا حکم کرے تو کسنا مانے اور
 جب اس کے پاس سے چلا جائے تو اس کی حفاظت
 اپنے نفس اور اس کے مال میں کرے۔

فصل الطلاق

۲۴۰۔ فَإِنْ أَطَعْتُمْ فَاَسْتَجُوا

۲۴۰۔ اطاعت کی صورت میں تدبیر

عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ۝ سورہ ناز

۲۴۱۔ وعن ابن عمر، ان النبي ﷺ عليه وسلم قال ابغض الحلال الى الطلاق

جدا ہونیکی تلاش نہ کرو۔

۱۴۱۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ پسندیدہ سب سے زیادہ بغض مجھ کو طلاق ہے۔

۲۴۲۔ ایما امرأة سالت زوجها طلاقاً من غیر ما بآئس لم ترح سراجة الجنة وفي سوايكة فالجنة عليها حرام

احیاء العلوم

۲۴۳۔ لا تؤذي امرأة زوجها في الدنيا الا قالت زوجته من الحور العين لا تؤذيها واثلك الله فبائسما هو عندك وحيل يوشك ان يفارقك الينا۔

احیاء العلوم

۲۴۴۔ لا یحل لامرأة تؤمن بالله والیوم الآخر ان تحل علی میت اکثر من ثلثة ايام الا علی زوجا۔ بعة الله عشر

احیاء العلوم

۲۴۲۔ جو عورت اپنے شوہر سے طلاق کی خواہاں ہو بدون کسی خوف یا ضرورت کے تو وہ جنت کی بوند ہو گئیگی اور ایک روایت میں ہے کہ جنت اس پر حرام ہے۔

۲۴۳۔ جو کوئی عورت دنیا میں اپنے شوہر کو ایذا دیتی ہے تو خورعین جو اسکی زوجہ بنو گی اس عورت سے کہتے ہیں کہ خدا سے قبلے تجھ کو مائے سکونت ستا یہ تو تیرے پاس مسافر ہے غریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائیگا۔

۲۴۴۔ جو عورت اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہے انکو حلال نہیں ہے کہ کوئی میت کا سوگ تین روز سے زیادہ کرسے سولے پندرہ شوہر کہہ گا سوگ چار مہینے دس روز کرسے

فصل فی حقوق النساء علی زواجہن

۲۴۵ مسلمانوں کو رو انہیں کہ عورتوں کو میراث (میت) سمجھ کر برہنہ ہی ان پر قبضہ کر لو اور جو کچھ تم نے انکو ترکہ شوہری میں سے یا اپنے بھائی سے کچھ عین اپنی ہیت سے انکو گھر و نہیں قید نہ رکھو کہ شوہر سے نکاح نہ کرنے یا میں ان سے کوئی کھلی ہوئی بدکاری سرزد ہو (تو قید کھنیکا مرضا یفتیں) اور بیہوش کرنا جس سے لوگ یہ سوچا تو کہو کہ کسی جسے ابی بی پسند ہو تو عجب نہیں کہ تم کو ایک چیز ناپسند ہو اور اللہ اس پر بہت خیر و برکت رکھے۔

۲۴۶ اور (اپنے بھائی لوگ) تم سے تین عورتوں کیساتھ نکاح کرنے کا حکم مانگتے ہیں تو تم انکو، بجاؤ کہ اللہ تم کو نکاح کے، بائیس میں اجازت عطا ہے (اور پہلے بھی اجازت ہی ہے) اور (پہلے) قرآن میں حکم نکو سنایا جا چکا ہے سورہ واقعہ میں، اُن تین عورتوں کو بے میں جو جنکو تم (انکا) حق جو ان کے لئے کھڑا دیا گیا ہے نہیں مینے اور باوجود اسکے، ان کے ساتھ نکاح کرنا مکمل راعب ہو اور نیز خدا نے بس چوتھے بائیس میں بھی

۲۴۵ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرْفُقُوا الْمَسَاءَ كَرِهَآهُ وَلَا تَعْضَلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْنَهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِعَاقِبَةٍ مُّبِينَةٍ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْبَعْدِ وَدِينِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا هـ

سو تہ نہ

۲۴۶ وَیَسْتَفْتُوْكَ فِی الْمَسَاءِ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِیْهِنَّ وَمَا یُنَالِیْ عَلَیْكُمْ فِی الْكِتَابِ فِیْ یُحِلِّی الْمَسَاءَ الَّتِی لَا تُؤْتُوْنَ مَا كَتَبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنْ الْوِلْدَانِ اِنْ اَنْ تَقُوْمُوْا لِیَتْمٰی بِالْقِسْطِ وَمَا تَفْعَلُوْا

مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِهِ
عَلِيمًا ۖ وَإِنْ إِسْرَآةً خَافَتْ مِنْ
بَعْلِهَا نُشُورًا أَوْ إِعْرَاضًا
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا
صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۚ وَأُخْبِرَ
الْأَنْفُسُ الشُّحَّ ۚ وَإِنْ تُحْسِنُوا
وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا
تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۚ وَلَنْ يَسْتَطِيعُوا
أَنْ تَعْدُوا لِبَيْنِ السَّاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ
فَمَا يَمْلِكُوا كُلُّ الْمَالِ قَدْ تَرَوْهَا
كَالْمَعْلَقَةِ ۚ وَإِنْ تَصْلَحُوا وَتَتَّقُوا
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُورًا رَحِيمًا
وَأَنْ يَفْرَقَ بَيْنَ اللَّهِ كُلِّهِ مِنْ بَيْنِهِ
وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا ۚ

سوره نساء

٢٢٤ عن حكيم ابن معاوية، عن ربيعة قال
قلت يا رسول الله ما حق زوجة
احدنا عليه قال ان تطعمنا ا ذا
طعمت وتكسوها ا ذا اكسيت
ولا تغضب الوجه ولا تقبح ولا
تهجر الا في البيت

حکم و تہا ہے کہ ان کے حقوق کی حفاظت کرو اور چھوڑ کر
یہ کہ تمہارے حق میں انصاف کو ملحوظ رکھو اور دیکھو
کے ساتھ کسی قسم کی بھی نیکی کر کے تو اسے سہو جانا ہو
یعنی مکوا اسکا اجر دیگا، اور اگر کسی کو تلواریں شہر کی طرف
سے یا دتی جائے یعنی کا اندیشہ ہو تو درمیاں لی بی، دو
دیں کسی، پر گناہ نہیں صلح کی کوئی بات نہ کر رہیں
صلح کر لیں صلح دہر حال بہتر ہے اور تھو بہت نکل
تو سب ہی کی طبیعت میں ہو تہا ہے اور اگر دیکھ سہو کے
ساتھ، سہو کر دو اور سخت گیر ہے، بچے رہو تو خدا کا
ان نیک ہونے بغیر سہو کر دو اسکا اجر دیگا، اور تم اپنی
طرف سے، بہتیار ہو لیکن یہ تہا ہے ہو نہیں سکیگا کہ کسی کسی
پیغمبریں (پوی پوی) برابری کر سکو تو بالکل (ایک ہی
طرف) مت چلے کہ وہ دوسرے کو اس طرح، چھوڑ بیٹھو گیا
(اور ہمیں) انکے ہی چھوڑ کر رہیں، سو فہت کر لو اور
(ایک دوسرے) پر زیادتی کر نہیں دیکھ رہو تو اللہ بخشنے والا

۲۲۷ حکیم ابن معاویہ سے روایت
کہ میرے باپ نے دریافت کیا کیا رسول
اللہ ہماری عورتوں کے ہمیر کیا حقوق ہیں آپ نے
ارشاد فرمایا کہ جب تم کھاؤ انکو کھانا کھلاؤ اور جب
خود کپڑا پہنو انکو کپڑا پہناؤ اور ان کے چہرہ پر نگارو
اور نہ راکھو اور اسے گھر کے درمیں انکو نہ چھوڑو۔

زمین پر جو لوگ دریا بنی دینی جیٹھ لکھی کہ جو کشتی کے بن پڑا وہ لکھتے ہوئے یہاں سے اٹھتا ہو جائیگا تو اس کے لیے کوئی بھاری کھانا دے گا اور اس کے لیے کھانا دینا بھی ضروری ہے (اور اس کی جیتھ پر مبنی) (محکم دقت سے)

۲۲۸ (عن ابی ہریرۃ) قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اکمل المؤمنین ایمانا احسنہم
اغرا فا و خیارکم خیارکم لئلا تنہم
مشکوہ

۲۲۹ (عن عائشہ) قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم خیرکم (ابوہ) و ایتا خیرکم
(ابوہ) مشکوہ

۲۳۰ الصلوۃ و ما ملکت ایمانکم
ان تکلفوہم ما لا یطیعوہ ۱۰ (اللہ اللہ
فی النساء) فانہن عوان فی ایدکم
اخذتموہن بعدہن اللہ و استحللتم
فہر و حصن بکلیہ اللہ (و حیو العلوم)

۲۳۱ قال علیہ السلام (و حیو العلوم)
علی سوء خلق اصراۃ اعطاه الذر من
الاحد و ثل اعطی البواب علی بلوہ و من
سوء خلقہ علی (و حیو العلوم) و حیو العلوم
سئل و اذ (اسیۃ اصراۃ قرعون -

و حیو العلوم)

۲۳۲ (عن ابی ہریرۃ) قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اکمل المؤمنین ایمانا احسنہم
اغرا فا و خیارکم خیارکم لئلا تنہم
مشکوہ

۲۲۸ ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنین میں سے اُسکا ایمان
کامل ہے جسکا ایمان سب سے اچھا ہو تم میں سے بہتر
وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھی طرح پیش آئے

۲۲۹ حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ روایت
کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ
ہو جو اپنی بیوی کو سب سے اچھا اور میں اپنی بیوی کو سب سے

۲۳۰ نماز کی پابندی لانی سب سے اچھا اور اپنی بیوی کو کو
اللہ تعالیٰ تکلیف نہ دجو انکی قوت زیادہ ہو اس سے
ڈرو عورتوں کے بارہ میں کہ وہ تمہارے ہاتھوں میں
اسیر ہیں تم نے انکو اسد تعالیٰ کے عہد سے لیا اور انکی
شریک ہو انکو اسد تعالیٰ کے کرب سے حلال کر لیا۔

بخش اپنی بی بی کی بخلی پر صبر
کرنا انکو اسد تعالیٰ کے اسکو اسد تعالیٰ کے عطا فرما دیا گیا تھا
حضرت ابو بکر علیہ السلام کو انکی مصیبت سے عطا فرمایا
اور جو عورت اپنے شوہر کی بد مزاجی پر صبر کرے گی
اسد تعالیٰ اسکو ایسا ثواب دے گا جیسا کہ اس سے
نہ عورت کی بی بی کو ملا

۲۳۱ اپنی بیوی سے دایت جسکی کسی شخص کے
رومیاں ہو ان میں سے کسی کا بتاؤ نہ کرے تو نہایت
میں سے اس طرح آدیا کہ انکا نصف ہم کو اسوا ہو گا۔

بہتر ہے جو اپنی بیوی کو سب سے اچھا اور میں اپنی بیوی کو سب سے

۲۵۳ دینار انفقته فی سبیل
 اللہ و دینار انفقته فی سرقبتہ
 و دینار تصدقت بہ علی
 مسکین و دینار انفقته علی
 اہلک اعظمھا اجرا الذی
 انفقته علی اہلک

احیاء العلوم

۲۵۳ اگر ایک نیا رجنہ میں خرچ
 کیا جائے اور ایک غلام کے آزاد کرنے میں
 اور ایک کسی مسکین پر صدقہ کرنے میں
 اور ایک اپنے اہل پر خرچ کیا جائے
 تو ان سب میں زیادہ ثواب اُس
 دینار کا ہو جس کو تم اپنے اہل و عیال
 خرچ کرو

بَابُ النِّيَّةِ

۲۵۴ عن عمر بن الخطاب، قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما
 الاعمال بالنية وانما لامرئ
 ما نوى فمن كانت هجرته الى الله
 ورسوله فخره الى الله ورسوله
 ومن كانت هجرته الى دنيا يصيبها
 او امرأة يتزوجها فخره الى ما
 هاجر اليه

ترمذی ۱۶۱۹۸

۲۵۴ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
 سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا مدار نیت پر ہے
 ہر شخص کو اسکی نیت ہی کا ثمرہ ملتا ہے پس جو شخص
 اللہ و رسول اللہ کیلئے ہجرت کرے اسکی ہجرت
 اللہ ہی کے لئے ہے اور جو شخص اس کے لئے
 ہجرت کرے کہ دنیا حاصل کرے یا کسی عورت سے
 نکاح کرے تو اسکی ہجرت اللہ کے لئے نہیں
 ہے بلکہ اُسکے لئے ہے جسکا ارادہ کیا۔

۲۵۵ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ خدا نے قتالی تمہاری صورتوں اور مالوں کی *

۲۵۵ (عن ابی ہریرۃ) قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ
 لا ینظر الی صورا کم و اموالکم

طرف نظر نہیں کرتا بلکہ تمہارے دلوں کو اور اعمال کو دیکھتا ہے۔

۲۵۶ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اجر کا مدار نیت پر رکھا ہے

۲۵۷ ثابت ابن بنابی سے روایت ہے کہ مومن کی نیت اُس کے اعمال سے بہتر ہے

۲۵۸ ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ مسلمان کی نیت اُس کے اعمال سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ اس بندہ کی نیت پر وہ اجر عطا کرتا ہے جو عمل پر نہیں عطا کرتا اس لئے جسے کہ نیت میں ریاکاری کو دخل نہیں ہے اور عمل میں ریاکاری ملجاتی ہے۔

۲۵۹ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انتہی کرنا نیت کرنا الیکو اور حسن خلق تخلیق کو اور پروردگار سے اچھا برتاؤ کرنا اچھا برتاؤ کرنا نیت کو جنت میں پہنچاتا ہے۔ ایک آدمی نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہمسایہ بُرا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اُن خلافت تیری امید نہ کر۔

ولكن ينظر الى قلوبكم وعما لكم

۲۵۶ عن جابر بن عبد الله ان الله قد وقع اجراه على قدر نيته

۲۵۷ عن ثابت البناني، نية المؤمن ابلغ من عمله۔

۲۵۸ عن ابي موسى، نية المؤمن خير من عمله وان الله عز وجل يعطى العبد على نيته ما يعطيه على عمله وذلت ان النية الرياء فيهما والعمل تخالطه الرياء

۲۵۹ (عن جابر) النية الحسنة تدخل صاحبها الجنة والخلق الحسن يدخل صاحبه الجنة والجوار الحسن يدخل صاحبه الجنة قال رجل يا رسول الله والكان رجل سوء قال نعم على رغنم انفكت

۲۶۰ تمہاری قسموں میں جو (یعنی دشمنیں) ہیں اُن پر تو خدا تم سے کچھ مواخذہ کرتا نہیں لیکن اُن (قسموں) پر تم سے (ضرور) مواخذہ کرے گا جو تم نے اپنے دلی ارادے سے کی ہیں اور اللہ نیک نیت والا بردبار ہے۔

۲۶۱ ”جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے (وہ سب) اللہ ہی کا ہے اور جو تمہارے دل میں ہے اگر تم کو ظاہر کر دیا اس کو چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا پھر جس کو چاہے بخشے اور جس کو چاہے عذاب دے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۲۶۰ لَا يُؤْخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْسَارِكُمْ وَلَئِنْ يُوَافِقُكُمْ بِمَا كَسَبْتُمْ فَلَوْ بِكُمْ طَوْلًا لَّهٗ عَفْوٌ حَلِيمٌ ۝

۲۶۱ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِؕ وَاِنْ تُبْدِلُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تَخْفَوْهُ يَخْفَاۤءُ عَنْكُمْ بِاللّٰهِ فَيُعْۤفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُؕ وَاللّٰهُ عَلٰۤى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

۲۶۲ ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سئلے کہ فرماتے ہیں تین چیزیں ہیں کہ تمہارے میں تم کو قسم دیتا ہوں میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں تم اس کو یاد رکھنا۔ اور جس چیز پر میں قسم کھاتا ہوں وہ یہ ہے کہ صدقہ سے کبھی مال کیسے کا کم نہیں ہوتا اور جس شخص پر ظلم کیا جائے اور نصیر کرے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ہلکی غزٹ بڑھاتا ہے۔ اور جب کوئی بندہ بھیگتا ہے

۲۶۲ رعن ابی بکرؓ . اندہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ثلث اقسیم علیہن احذرکم حدیثا فاحفظوه فالما الذی اقسیم علیہن فانه ما نقص مال عبد من صدقته ولا ظلم عبد مظلمة صبر علیہا الا زاده الله بها عزرا ولا فتح عبد باہی سئلہ الا فتح الله علیہ یاب فقر واما

الذي أحَدَ كَلِمَةً فاحفظوه فقال
اسمها الدنيا اربعة نفر عبد
سرقته الله مالا وعلما فهو يتقى
فيه ربه ويقبل رحمة ويعمل
لله فيه بحقه فهذا ابا فضل المنازل
وعبد سرقه الله علما ولم يرزقه
مالا فهو ملاق الذية يقول لو ان لي
مالا لعملت بعمل فلان فاجرهما
سواء وعبد سرقه الله مالا ولم
يزرقه علما فهو يبتغي ماله بغير
علم لا يتقى فيه ربه ولا يقبل فيه
رحمة ولا يعمل فيه بحق فهذا
باب خبث المنازل وعبد لم يرزقه
الله مالا ولا علما فهو يقول لو ان لي
مالا لعملت فيه بعمل فلان فهو
ذيه ووزمهما سواء

آمال ہوتا تو میں ایسے ایسے بے قوت کرنا تو چاہی مکی خیمت درگاہ ہے اور ان دونوں کا گناہ برابر ہے

۴۴ (عن ابی ہریرۃ) قال رسول اللہ
 صرناکم ان اللہ لا ینظر الی صورکم
 واعمالکم ولكن ینظر الی قلوبکم
 واعمالکم -

اللہ تعالیٰ اپنے فقرا و دروازہ کھول دیتا ہے اور
 جو حدیث میں تھے بیان کرتا ہوں اسکو یاد رکھو
 وہ یہ ہے کہ دنیا صرف چار آدمیوں کے لئے ہے
 ایک اُس شخص کے لئے جسکو اللہ نے مال اور علم
 عطا فرمایا اور وہ اتقا اور پرہیزگاری اختیار
 کرنا ہے اور اللہ کی رحمت کو قبول کرنا ہے اور
 محض اللہ کے لئے اسیں اپنے حصہ کے موافق عمل
 کرتا ہے اور جو سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے دوم وہ شخص
 کہ اسکو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور مال نہیں دیا اور اسکی
 نیت سچی اور صاف ہے اور جو کتاب ہے اگر اللہ تعالیٰ
 جسکو مال عطا فرماتا تو پس فلاں فلاں عمل کرتا پس ان
 دونوں کا اجر برابر ہے۔ تیسرے وہ شخص کہ
 اللہ تعالیٰ نے اسکو مال عطا فرمایا اور علم نہیں دیا اور وہ
 اپنے مال میں بخلی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو حرم
 نہیں سمجھتا اور ہمیں سچائی اور اپنے حق کے موافق
 تصرف نہیں کرتا اور یہ باترین مرتبہ ہے۔ چوتھے وہ شخص
 اللہ تعالیٰ نے اسکو مال یا نہ علم اور وہ کتاب کو اگر مہرے پاس
 رکھتا ہے کہ ابی ہرگز یہ سے روایت ہے کہ
 رسول اکرم علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ
 تعالیٰ تمہاری صورتوں کی طرف دیکھتا ہے نہ
 مال کی طرف بلکہ مناسبت دلوں اور کاموں کو دیکھتا ہے

۲۶۴ مہاجرین حبیب سے روایت
ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ میں ہر حکم کی کلام قبول نہیں کرتا لیکن اُنکے
ارادے اور خواہشات قبول کرتا ہوں اگر اُنکی
خواہش اور ارادے میری اطاعت کی طرف
ہیں تو اُن کے ساکت رہنے کو بھی شکر اور حمد اور
وقار خیال کرتا ہوں اگرچہ وہ زبان سے نہ کہتے ہوں

۲۶۴ عن المهاجرين حبیب، قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى
اني لست كل كلام الحكميم اتقبل و
لكنى اتقبل همه وهو اه فان كان
همه وهو اه في طاعتي جعلت صوته
حمد الى ووقاسا وان لم يتكلم

باب لیمین

۲۶۵ اور مسلمان اپنی (بیوہ) قسموں
(کے چیلے) سے خدا کو دیتی اُس کے نام کو
لوگوں کے ساتھ سلوک کرنے اور پہنیز گاری
رکھنے اور لوگوں میں ملاپ کرنے کا منع (مفرم)
نہ ٹھہراؤ اور استناد اور جانتے ہے۔

۲۶۵ وَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ عُرْضَةً
لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا
وَتُحِبُّوا بَيْنَ النَّاسِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ
عَلِيمٌ

سورہ بقرہ

۲۶۶ تمہاری قسموں میں جو لایعنی (قسمیں) ہیں
اُن پر تو خدام سے کچھ مواخذہ کرتا نہیں لیکن اُن
قسموں پر جسے (ضرور) مواخذہ کر چکا جو تم نے
اپنے دلی ارادے سے کی ہیں اور اللہ سب سے
والا یردبا رہے۔

۲۶۶ لَا يُؤْخَذُ كُفْمُ الْإِنْسَانِ
بِالْغُرْفِ أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ
يُؤْخَذُ كُفْمُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَلْعَبُونَ وَاللَّهُ عَفُوفٌ عَلِيمٌ

سورہ بقرہ

۲۶۷ تمہاری قسموں میں جو لایعنی ہیں ان پر
تو خدا سے (کچھ) مواخذہ کرتا نہیں مگر ان کی قسم کھانے

۲۶۷ لَا يُؤْخَذُ كُفْمُ الْإِنْسَانِ
بِالْغُرْفِ أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ

اور پھر اُسکے خلاف کرد، تو خدا سے دُعا کیا، موافقہ کر لیا
تو اس کی قسم توڑنے کا کفارہ دس سیکینوں کو مسودہ
درجے کا کھانا کھلا دیا ہے۔ جیسا کہ تم اپنے اہل و
عیال کو کھلایا کرتے ہو۔ یا اُن (ہی دس سیکینوں)
کو کپڑے بنا دیا یا ایک پردہ ازا کرنا پھر جسکو
(پردہ) میسر ہو تو تین دن کے روزے بیٹھنا ہی
قسموں کا کفارہ ہے جبکہ تم قسم (تو) کھالو (اور سب سے پہلے
نہ اُترو) اور اپنی قسموں (کے پورا کرنے) کی احتیاط
رکھو اسی طرح اللہ اپنے احکام سے کھول کھول کر
بیان فرماتا ہے تاکہ تم (اُسکی) شکر گزار رہی کرو
کہ وہ تم کو ادب سکھاتا ہے۔

۲۶۸ اللہ انصاف کرنے کا حکم دیتا اور لوگوں کے ساتھ احسان
کرنے کا اور عزت والوں کو مالی امداد دینے کا اور بے حیائی
(کے کاموں)، اور ناشائستہ حرکتوں، اور ذلالت و سرسبز
زیادتی کی منع فرماتا ہے تم لوگو! وہی ایسی نصیحتیں تھیں
تاکہ تم ان باتوں کا خیال رکھو۔ اور جب تم لوگ ایسی باتوں
کو تو تو اللہ کی قسم کو پورا کر دو، ورنہ تم لوگوں کے پیچھے نہ پڑو
حالانکہ تم اللہ کو اپنا خدا من ٹھہر چلے ہو کچھ شک نہیں کہ
جو کچھ تم کہتے ہو اللہ اس سے بخوبی واقف ہے اور
قسموں کے توڑنے سے اس عورت جیسے نہ بخوبی پناست
کالتہ پیچھے مگر نہ کہہ کر کے توڑنا کہ اللہ اپنی قسموں کو ہوجو

يَوْمَ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ بَعْدَ مَا عَقَدْتُمْ
الْإِيمَانَ ۖ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ
عَشْرَةِ مَسْكِينٍ مِنْ أَوْسَطِ
مَا تُطْعَمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ
كِسْفَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ سَبْيَةٍ
فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ
أَيَّامٍ ۚ ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ
إِذَا خَلَفْتُمْ وَحَفِظُوا أَيْمَانَكُمْ ۚ
كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ
آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

۲۶۹ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ
وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاۗءِ
وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاَوْفُوا۟ بِعَهْدِ اللّٰهِ
اِذَا خَلَفْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا۟ الْاَيْمَانَ
بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلَهُ اللّٰهُ
عَلَيْكُمْ كَيْفًا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَعْمَلُوْنَ
وَلَا تَلْوُوْهُۤا ۚ اِنَّكُمۡ تَقْضُوْنَ عَزْرَ لَهَا
مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍۭ اَنْتَ كَاۡنَآ تَتَّخِذُوْنَ
اٰيٰتِنَا نَكَمًا مَّخْرُوجًا يُبَيِّنُ لَكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا

أَمَّا هِيَ أَسْرَبِي مِنْ أُمَّةٍ ط لَا تَسْمَعُ
يَبْلُغُوا كَلِمَ اللَّهِ بِهِ ط وَكَيْبَتِنَ كَلِمَ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ
وَكَوْشَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً
وَلَكِنْ يَخْضُلُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي
مَنْ يَشَاءُ ط وَلَنْ تَسْأَلَ عَنْ مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُونَ ه وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلَ كَلِمَتُكُمْ
فَنَزَلَ قَدْ هُمْ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَدُّوا قُرَى
السُّوَعِ بِمَا حَصَرَ دُتُّمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ
وَكَلِمَ عَدَا أَبِ عَظِيمٍ ه وَأَدْنَسُوا بِعَوْلِ اللَّهِ
تَسْنَأُ فَيَلِدُوا مَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
تَعْمَلُونَ مَا عِنْدَ كَلِمَ يَنْفَعُ مَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ ط وَ
لَجَرِيَتِ الَّذِينَ صَبَرُوا وَاجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ه مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ وَأُنْشِئْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيَاةً طَيِّبَةً ه وَنُخْرِجَنَّ لَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ
مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ه

۲۶۹ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ
إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ ط يَدُ اللَّهِ
فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ه فَمَنْ تَلَاكَ
فَكَرِهَ عَلَيْكُمْ

سے اس کے فساد کا سبب بنائے گا ایک گروہ دیگر
گروہ سے زبردست ہے خدا نے جو بعض کو زبردست اور
بعض کو کمزور رکھا ہے، پس اس (مختلفات) سے تم کو کوئی
آزادیش کرنا ہے (کم زبردست کا پاس کرتے ہو، تو انکم
اور چیزیں تم خلاف کرتے ہو تیار کے دن خدا
تم پر انکی صلی حقیقت کو حضور ظاہر کر دے گا اور خدا چاہتا تو تم
سب، کو ایک ہی امت بنا دیتا مگر وہ جو چاہتا تھا مگر ان کو

جسکو چاہتا تھا ایسا ہے اور جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے ہو
انکی تم سے ضرور باز پرس ہونی ہے اور انی تم کو آپس کے
فساد کا سبب بنا دے گا (لوگوں کے) قدم جیسے (اسلام سے) کھینچا
اور آخر کار، راہِ خدا سے (لوگوں کو) روکنے کی پاداش میں تم کو عذاب
(اسی کا فرقہ، چکنا چڑھے اور کوٹری سخت، سزاوار اور اس کی
قسم کے بلے (دنیا کے) ٹھوٹے فائدے سے مت حاصل کرو انہوں نے
کرنا ابر، جو خدا کے پاس ہے ہی تمہارے حق میں بہت تیرہ
بشرطیکہ تم اپنا کو مجموعہ مال متاع دنیا، تمہارے پاس ہے وہ
سب کینا یکدن بشرطیکہ اور جو اجر، اللہ کے پاس ہے
وہ ہمیشہ پیشہ کو باقی رہے گا اور جن لوگوں نے دنیا میں مہر

۲۶۹ (اے پیغمبر، جو لوگ (صلح حبیبہ کی وقت،
تمہارے ہاتھ پر (لڑنے مرنے) کی بیعت کر رہے ہیں
وہ ہم سے نہیں بلکہ خدا ہی سے بیعت کر رہے ہیں کہ
تمہارا نہیں بلکہ خدا کا ہے انکے ہاتھ نہیں ہے تو جو ایسا

وَمَنْ آذَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهَا
لِللَّهِ فَيَسْئُلْهُ جَزَاءً عَظِيمًا

سورة الفتح ۱۰

۲۶۸ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَكَّلُوا
قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَمَا
هُمْ مِنْكُمْ وَلَا يَحْلِفُونَ عَلَى
الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝

سورة مجادلہ

۲۶۹ (عن ابی قتادہ) قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم
وکثرت المحلف فی البیع فانه
یتفق ہم یحیی

تو ریگا تو توڑیگا و بال خود ہی پر پیگا اور جو اس دھند
کو پورا کرتا ریگا جو اُسنے خدا کے ساتھ کر لیا ہے تو غریب
خدا اُسکو بڑا اجر دیگا۔

۲۶۸ دے پیغمبر کیا تھے اُن منافقوں کے
حال، پر نظر نہیں کی جنہوں نے ایسے لوگوں سے
دوستی جا لگائی جنہی خدا کا غضب ہے (تو آپ، یہ
لوگ تم ہی میں ہیں و نہ انہی میں ہیں اور باوجودیکہ وہ جانتے
دبوجتے، ہیں کچھ بھی، جھوٹی، جھوٹی، باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں
۲۶۹ ابی قتادہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ حشر یہ فروخت میں قسمیں کھانے سے
پرہیز کرو کہ اس میں مال کا نقصان
اور زیاں ہے۔

۲۷۰ ابی ہریرہ سے روایت ہے
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
سنا ہے کہ قسم مال کو زیاں پہنچاتی
ہے اور برکت محو کر دیتی ہے

۲۷۰ عن ابی ہریرہ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
يقول المحلف منفق للسلقة
محقة للبركة

۲۷۱ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ما باپ کی قسم

۲۷۱ عن ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال
ان اللہ ینہیکم ان تحلفوا

کھانے سے منع کرتا ہے اگر کسی کو قسم
کھانی ہی ہو تو اس کی قسم کھانے
یا خاموشی ہے۔

۲۷۲ نہایت بن غماک سے روایت
ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص سولے اسلام سکے اور کسی
نذیب کی جھوٹی قسم کھاتے ہو تو وہ کاذب ہے
اور آدمی کو ایسی چیز کی نذر نہ کرنی چاہئے جس کا
پورا کرنا اُسکے قبضہ میں نہیں ہے۔ کسی چمنہ
سے دنیا میں خود کشی کرتا ہے قیامت
میں اُس سے عذاب یا جائیگا۔ اور کسی سنگ
کفر کی قہمت لگائے اُس کے قتل کرنا
برابر ہے جو محض مال بڑھانے کے لئے
جھوٹا دعویٰ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے مال
میں کمی کر دیتا ہے۔

۲۷۳ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اپنے ماؤں اور باپوں کی اور
نزدیک کے شرکاؤں کی قسم کھاؤ اور نہ اس کی
قسم کھاؤ اور اللہ کی قسم صرف اُس حالت
میں کھاؤ جبکہ تم بالکل پیٹے ہو۔

آبائکم من کان
حلفاً فلیحلف باللہ اولیٰ صحت

۲۷۲ رحمہ اللہ بن غماک، قال رسول
اللہ ﷺ علیہ وسلم من
حلف علی صلیٰ غیر الا سلام
کاذباً فہو کما قال ولیس
علی ابن ادم نذر فیہما لا یملکت
ومن قتل نفسہ بشئ فی الدنیا
عذب یوم القیمة ومن لعن
مومنًا وھو کقتله ومن قذف
مومنًا بکفر فھو کقتله
ومن ادعی دعویٰ کاذبًا شکرت
بھا لم یزدہ اللہ الا قلة

۲۷۳ (عن ابی ہریرۃ) قال رسول
اللہ ﷺ علیہ وسلم
لا تحلفوا آبائکم ولا باھاتکم
ولا بالاشداد ولا تحلفوا باللہ
الا وانتم صرنا دقونہ

۲۴۴ رحن عبداللہ بن عمر، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الکتب انزل الشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس مشکوۃ
 ۲۴۴ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہان کبیرہ یہ ہیں۔ خدا کی خدائی میں دوسرے کو شریک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا۔ کسی آدمی کو جان سے مارنا۔ جھوٹی قسم کھانا۔

۲۴۵ (عن ابی ہریرہ، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا یکفونہم اللہ یوم القیمۃ ولا ینظر الیہم من رجل حلف علی سلفۃ لقد اعطی بہا اکثر مما اعطی وهو کاذب ورجل حلف علی یمین کاذبۃ بعد العصر لیقتطع بہا مال رجل مسلم ورجل منع فضل ماء فیقول اللہ امنعک فضل کما منعت فضل ماء لم تفعل یداک لم ینظر الیہم من رجل حلف علی یمین کاذبۃ بعد العصر لیقتطع بہا مال رجل مسلم ورجل منع فضل ماء فیقول اللہ امنعک فضل کما منعت فضل ماء لم تفعل یداک مشکوۃ
 ۲۴۵ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جنہیں قیامت کے دن خدا تعالیٰ کلام نہ کرے گا اور نہ انکی طرف نظر کرے گا، ایک وہ آدمی جو اپنے مال کو قسم پر فروخت کرے۔ اور اسکو اس سے زیادہ دیا جائے جو کاذب ہو سیکے حالت میں دیا جاتا۔ دوم وہ شخص کہ کسی مسلمان کا مال رخص کر نیکنے لئے عصر کے بعد جھوٹی قسم کھاوے۔ سوم وہ شخص جسکے پاس حاجت سے زیادہ پانی ہو اور ندے اللہ تعالیٰ فرمائے کہ میں تم پر اپنا فضل کرنے سے انکار کرتا ہوں جس طرح تو نے پانی نڈ سے باوجود دیکھ کر بنا دیا ہوا نہیں تھا انکار کیا۔

۲۴۶ (عن ابی امامہ، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقطع
 ۲۴۶ امامہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی قسم کھا کر

کسی مسلمان کا تلف کرنا ہے خدا سے
تعالیٰ اُسکے لئے جنت حرام اور دوزخ
لازم کر دیتا ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا
کہ اگر بہت تھوڑی چیز ہو آپ نے فرمایا
اگر چپلو کی ٹہنی ہی ہو۔

حق امر مسلم یمینہ فقد
اوجب الله له الناس وحرره عليه
الجنة فقال له رجل وان كان
شيئاً يسيراً يا رسول الله قال
وان كان قضيباً من
اسلك (مشکوٰۃ)

ابن سعد رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کا مال تلف
کرے یا ناقص قسم کھاے گا وہ ایسی حالت میں اللہ
تعالیٰ سے الگ کہ اللہ اس پر غصہ ہو گا عبداللہ
ابن سعد کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی
تصدیق میں یہ آیت پڑھی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَيَعْتَدِلُ اللّٰهُ وَاٰمَنَ بِهِمْ وَفَعَلْنَا
فَلْيُكَلِّمِ الْخ

عن ابن سعد، يقول سمعت
رسول الله صلى الله عليه
وسلم من حلف على مال
امرء مسلم بغير حق
لقى الله وهو عليه غضبان
قال عبيد الله ثم فرغ علينا
رسول الله مصداقاً من
كتاب الله ان الذين كفروا
يعتدل الله وایمانهم ثمتاً
قليلاً الى اخر الاية

خاتمہ

الْإِخْتِيارُ بِالْعَقْلِ الْفَرِيدِ { از نبی لم یس قبلہ }

خُطْبَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدْعِ

ان الحمد لله نحمدہ ونستغفرہ و
 نتوب الیہ ونعوذ بآئتہ
 من شرہ و من نفسنا و من سبائت
 اعمالنا من یهد اللہ فلا مضل
 لہ و من یضلل فلا ہادی لہ
 و اشہد ان لا الہ الا اللہ وحده
 لا شریک لہ و اشہد ان
 محمدًا عبدہ و رسولہ و حبیبکم
 عباد اللہ بتقوالہ و احثکم
 علی طاعة اللہ و استفتح بالذی
 ہو خیر ما یعدی ایہا الناس اسجوا

تمام خویاں اسدی کے لئے ہیں ہم آپ کی حمد
 کرتے ہیں اور اسی سے مغفرت چاہتے ہیں
 اور آپ کی طرف رجوع کرتے ہیں، اور اپنے
 نفسوں کے شر اور اعمال کی برائی اُسکی پہا
 چاہتے ہیں۔ جسکو اللہ قائلے ہدایت کی توفیق
 دیتا ہے اُسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور
 جسکو گمراہ کرتا ہے اُسکو کوئی راہ پر نہیں لے سکتا
 اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی
 معبود نہیں ہے، وہ اکہلا ہے، کوئی اُسکا
 شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد
 اُسکا بندہ اور رسول ہے۔ سب اللہ کے بند و

مَنْ أُبَيِّنَ لَكُمْ فَإِنَّهُ أَدْرَى
لَعَلَّ الْقَوْمَ بَعْدَ عَامِي هَذَا
فِي مَوْقِفِي هَذَا - أَيُّهَا النَّاسُ إِن
دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ
حَرَامٌ إِلَى أَنْ تَلْقُوا رَبَّكُمْ كَحَرَمَةِ
يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا
فِي بِلَدِكُمْ هَذَا - (الْأَهْلُ بِلَغَتْ
الْأَهْلُ أَشْهَدُ فَمَنْ كَانَتْ
عِنْدَهُ إِمَانَةٌ فَلْيُودِّهَا إِلَى الَّذِي
إِئْتَنَنَ عَلَيْهَا وَأَنْ سَبَّ الْجَاهِلِيَّةِ
مَوْضُوعٌ وَأَنْ أَوَّلَ سَبِّهِ أَبْدَانِيَّةٌ
سَبَّ عَمِّي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمَطْلُبِ
وَأَنْ دِمَاءَ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ
وَأَنْ أَوَّلَ دَمٍ أَبْدَانِيَّةٍ دَمُهُ
بَنُ سَبْعَةَ بْنِ الْحَرْثِ بْنِ
عَبْدِ الْمَطْلُبِ وَأَنْ مَا تَرَى الْجَاهِلِيَّةِ
مَوْضُوعَةٌ غَيْرُ السِّدِّ إِنَّهُ
وَالسَّقَايَةُ وَالْعِيدُ قَوْدٌ وَشَبَّهَ
الْعِيدَ مَا قُتِلَ بِالْعَصَا وَالْحِجْرِ
فَفِيهِ مِائَةٌ بَعِيرٍ فَمَنْ
زَادَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ

میں تمکو پرہیزگاری اختیار کرنے کی وصیت
کرتا ہوں اور امد کی اطاعت کرنے کی غنبت
دلاتا ہوں اور اچھی بات سے آغاز کرتا ہوں ۱
اتابعد لوگو جو کچھ میں تم سے بیان کرتا ہوں تمکو
سنو، معلوم نہیں کہ اس سال کے بعد پھر
بھی میں تم سے اس موقع پر مل سکوں لوگو تمہارے
ایک دوسرے کے مال اور خون تمہاری طرح
حرام ہیں جیسے آج کے دن اس مہینے اور اس
شہر میں لڑنا حرام ہے خبردار ہو کہ میں نے
پیام پہنچا دیا، اے اللہ میں گواہی دیتا ہوں۔
جسکے پاس کیسی امانت ہو اسکو لازم ہے
کہ امانت رکھنے والی کو ادا کرے۔ اور اسلام
سے پہلے جاہلیت کے زمانہ کا سود و معاف
کر دیا گیا، اول جس سے میں شروع کرتا ہوں وہ
سود یا فتنی میرے چچا عباس بن عبدالمطلب کا
ہے اور زمانہ جاہلیت کا خون بھی معاف
یعنی اسکا قصاص نہ لیا جائے اور سب سے
پہلے میں عامر بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب
اپنے چچا زاد بھائی کے خون کی معافی سے
آغاز کرتا ہوں۔ اور زمانہ جاہلیت کی تمام
چیزیں سوائے سداقت (مثنوی ہوسنے) اور

الْأَهْلُ بِلُغَتِ أَهْلِهِمْ أَشْهَدُ فَلَا
تَرْجِعُوا بَعْدِي كَفَّارًا يَعْزِبُ
بَعْضُكُمْ أَعْنَاقَ بَعْضٍ فَنَافِي
تَرْكُتُ فَيَكُفُّ مَا أَنْ أَخَذْتُمْ بِهِ
لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللَّهِ وَأَهْلَ بِلُغَتِ
الْأَهْلِ بِلُغَتِ أَهْلِهِمْ أَشْهَدُ
إِيهَا النَّاسُ أَنْ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ
وَاحِدٌ وَأَنْتُمْ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ كُلُّكُمْ
لَادِمٌ وَادِمٌ مِنْ تَرَابِ الْأَرْضِ كَرَمٌ
عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَاكُمْ لَيْسَ لِعَرَبِيٍّ
عَلَى عَجْمِي فَضْلٌ إِلَّا بِالتَّقْوَى الْإِهْلُ
بِلُغَتِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ
مِنْكُمْ الْغَائِبُ إِيهَا النَّاسُ أَنْ اللَّهُ
قَسَمَ لَكُمْ وَارِثَ تَضْيِيقِهِ مِنَ الْإِثْرِ
وَلَا يَجُوزُ لَوَارِثٍ وَصِيَّةٌ مِنَ
الثَّلَاثِ وَالْوَلَدُ لِلْفَرْشِ وَلِلْعَاقِبِ
الْحُجْمُ مَنْ دَعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى
إِلَى غَيْرِ مَوْلَاهُ فَعَلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ
وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ
اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَالسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

میں نے تمہارے لئے ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر
اس پر عمل کرو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ کتاب اللہ
اور اہل بیت آگاہ ہو کہ میں نے خدا کا پیام پہنچا دیا
ہے۔ میں خدا کو گواہ کرتا ہوں۔ لوگو! تمہارا
پروردگار ایک ہے اور اکیللا ہے اور تمہارا باپ
ایک ہے اور تم سب آدم کی اولاد ہو،
آدم مٹی سے بنا ہے، خدا کے نزدیک یادہ افضل
وہی شخص ہے جو سب سے پہلے گمراہی سے عری کو عجمی
کوئی فضیلت نہیں ہے گمراہی گمراہی کے ساتھ
آگاہ ہو کہ میں نے خدا کا پیام پہنچا دیا ہے۔ انہوں
نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ حاضرین یہ پیام
اُن کو گونگو پہنچا دیں جو حاضر نہیں ہیں۔ اے لوگو! خدا
نے میراث میں سے ہر ایک ارث کا حصہ مقرر
کیا ہے اور کسی وارث کے لئے ایک تنائی
سے زیادہ وصیت درست نہیں،
اور لڑکا شوہر کا ہے اور زنا کار کے لئے رجم ہے
جو شخص اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف
منسوب ہو نیکادہ دعویٰ کرے اس پر خدا کی د
فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے خدا
اس سے نہ صرف قبول کرے گا اور نہ معاوضہ
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خاتما ز مؤلف

خدا کا شکر اور احسان ہے کہ آج اخلاق محمدی کا آخری حصہ چھپکرتا رہو گیا اسکی تالیف کا مدت سے ارادہ تھا مگر سبب سے انریل سید محمد صاحب موعود کی خدمت میں حاضر ہونیکا اتفاق ہوا اور اُسے یہ خیال ظاہر کیا گیا تو جناب ممدوح نے بہت پسند کیا اور بہت جلد اس کام کو انجام پذیر کیے لئے فرمایا اور خود وعدہ فرمایا کہ جب کتاب مرتب ہو کر مکمل ہو جائیگی تو ہم سپرنوٹ لکھا دینگے جو تعلیمتہ کو گوئی کے لئے نہایت مفید ہونگے اور اسلام پر جو اخلاق کے متعلق حملات کئے جاتے ہیں وہ رفع ہو جائینگے لیکن کتاب مکمل ہونیسے پہلے حضور ممدوح نے اس جہان فانی سے رحلت فرمائی اور وہ خیالات جو جناب ممدوح نے ظاہر فرمائے تھے گادخورد ہو گئے، پھر یہی ارادہ باقی رہا کہ آیات و احادیث اور انکے ترجمے کے ساتھ ہر باب میں کچھ تہید اور حواشی بھی ضرور اضافہ کیے جائیں جس میں مدلل طریقہ پر ان کو ثابت کیا جائے اور جہاں دوسرے مذاہب کی تلقینات سے تضاد م ہوتا ہو انکا مقابلہ کر کے بتایا جائے کہ ان میں اور اسلامی تلقینات میں کیا فرق ہے اس لئے احادیث اور آیات جمع کی مولیٰ کچھ عرصہ تک کمی مگر اس کام کے انجام دینے کا موقع نہ ملا۔ آخر یہ خیال کیا گیا کہ پہلی بار صرف ترجمہ ہی چھاپ دیا جائے تاکہ ان لوگوں کو جو عام مسلمانوں کی اسلامی تحریروں کی وجہ سے اسلام طعن کرتے ہیں معلوم ہو جائے کہ کتاب الہدایہ سنت رسول اللہ جو اسلام کی اصل الاصول میں اسبارہ میں کیا ہدایت کرتے ہیں۔ اور جو مسلمان عربی سے واقف نہیں ماعیدیم الفرقی کی وجہ سے بڑی بڑی کتابوں کے دیکھنے سے گھبراتے ہیں۔ ان کو احساق اسلامی کا ذخیرہ ایک جگہ مل سکے اور یہی بڑی وجہ اس کتاب کی تالیف کی تھی۔ محض حواشی کی وجہ سے اصل عرض کو تعویق میں ڈالنا پسندیدہ نہیں۔ جب موقع ہو گا نوٹ و حیرہ بھی مرتب کر کے نذر ناظرین کر دئے جائینگے اس لئے اس وقت یہ کتاب صرف ترجمہ کے ساتھ شایع کی جاتی ہے کتاب کے طبع کے

زیادہ میں بعض امور ایسے پیش ہوئے کہ ترجمہ دوبارہ دیکھنے اور بعض دفعہ پروت بھی دیکھنے کی ہمت نہیں ملی اس لئے کہ بعض جگہ غلطیاں بھی رہ گئی ہوں امید ہے کہ ناظرین اُن فروگزاشتوں کو معاف فرمائیں گے خدا سے تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھ کو اور تمام مسلمانوں کو توفیق دے کہ اُس کے ارشادات کے موافق اپنے اخلاق اور اعمال درست کریں اور جو اخلاق حمیدہ ہم سے چھوٹ گئے ہیں اُن کے پورا اختیار کرنیکی کوشش کریں **اللہ خیر الموفق والمعین - وحسبہ اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد والدہ واصحابہ**
اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

تحریر تاریخ ۲۱ رجب المرجب ۱۴۴۲ھ
 یوم شنبہ مطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۲۰ء
 بمقام علیگڑہ

اصول تعلیم جس میں علوم اسلامیہ کے طریقہ تعلیم کی نسبت امام غزالی بن رشد وغیرہ علماء اسلام کی رائیں بیان کی گئی ہیں تیت ۱۰۔ انجمن مکہ معظمہ جس میں سید عبد الرحمن کو ابھی علی تزیل مصر نے مسلمانوں کے حقوق تزیل و انجناد کے اسباب کی نسبت مختلف اسلامی ممالک کے علماء و فضلاء کی رائیں فرمائی مباحثات کی صورت میں ظاہر کی ہیں، جسکو مولوی رشید احمد صاحب الفاری نے اردو میں ترجمہ کیا قیمت - - - - - ۱۰ - - - - - ۱۰

یادگار غالب - مولانا خواجہ الطاف حسین حالی کی نئی تصنیف جس میں انہوں نے حیات سعدی کی طرح اول مرزا غالب مرحوم کے واقعات زندگی تحریر کئے ہیں پر مرزا کی اردو اور فارسی نظم و نثر کا انتخاب شامل کیا ہے - - - - - ۱۰ - - - - - ۱۰
المأمون مولانا شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی کی مشہور تصنیف ہے جس میں انہوں نے ماموں رشید کی زندگی کے واقعات اور اسکے زمانہ کے طرز سلطنت و معاشرت کے مفصل حالات نہایت دلچسپ پر اپہ میں بیان کئے ہیں بلا جلد - - - - - ۱۰ - - - - - ۱۰
سیرۃ النعمان شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی کی مشہور تصنیف ہے جس میں انہوں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے

حالات اور اخلاق و عادات و مناظرات تحریر کئے ہیں بلا جلد - - - - - ۱۰ - - - - - ۱۰
احیات شمس العلماء پروفیسر محمد حسین آزاد کی مشہور تصنیف جس میں انہوں نے اردو زبان کے شاعروں کے نہایت مفصل اور دلچسپ حالات بیان کئے ہیں اور ان کے کلام کا نمونہ دیا ہے، اور اردو زبان کی عہد بہ عہد کی تبدیلیوں کی تاریخ لکھی ہے

بلا جلد تیت ۱۰ - سفرنامہ شیخ ابن بطوطہ جلد اول - جس میں علاوہ ان ہزار ہا جزوی دلچسپ واقعات کے جو سلسلہ بیان میں آگئے ہیں۔ ممالک مراکو، شمالی افریقہ، طرابلس، مصر، فلسطین، شام، عرب، عراق، ہند، ایران، ایشیائے کوچک، سواکن، بولان، خونی، اور کابل کے شہروں کا نہایت مفصل بیان اور حالات درج کئے ہیں تیت ۱۰ - سفرنامہ روم، مصر و شام شمس العلماء مولوی محمد شبلی نعمانی کا سفر نامہ بلا جلد نقشبات ۱۰ - بلا جلد بلا نقشبات ۱۰ - رویائے صادقہ سب سے اخیر ناول جو مولانا نذیر احمد صاحب دہلوی کے قلم سے نکلا ہے اور جس میں انہوں نے مذہب اسلام کے مسائل کو عقلی دلائل کے سانچے میں ڈھالا ہے بلا جلد تیت ۱۰ - ابن الوقت اس میں ظرافت آمیز طریقے سے اسباب پر بحث کی ہے

کہ ظاہری وضع لباس اور طرز معاشرت میں اگر دیوانی تقلید کر نیے کیا کیا نقصان پیدا ہوتے ہیں بلا جلد - - - - - ۱۰ - - - - - ۱۰

محسنات نہایت دلچسپ ناول کہ ایک ستونہ بیویاں کر نیے کیا خیاباں ہوتی ہیں ۱۰ - مرۃ العروس ۵ - دیوانی نذر ۸ - املش - - - - - ۱۰ - - - - - ۱۰
تکھس سید احمد اڈیسٹر الاسلام علی گڑھ -

الاسلام

یہ ایک ہفتہ وار مذہبی پرچہ ہے جو ہندوستان کے دارالعلوم علی گڑھ سے جمعہ کو شائع ہوتا ہے۔

سوشیل اور پولیٹیکل معاملات پر نہایت متانت سے بحث کرتا ہے۔ رعایا اور گورنمنٹ کے حقوق پر اعتدال کے ساتھ نظر کرتا ہے، مسلمانوں کی خبریں خاص طور پر عربی، اردو، انگریزی، فارسی اخبارات سے انتخاب کر کے پیش کرتا ہے، مخالفین اسلام خصوصاً آریہ اخبارات کی اعتراضات کا جواب نہایت متانت، تہذیب اور سنجیدگی سے مدلل طریقہ پر دیتا ہے بلکہ یہ کہنا کچھ مبالغہ نہیں کہ ایک درجن آریہ اخبارات کا متانت اور سنجیدگی سے جواب دینے والا یہ ایک ہفتہ وار اخبار ہے۔ جن لوگوں کو مذہبی مباحث سے دلچسپی یا تحقیق مذہب کا شوق ہو وہ اس کو ضرور ملاحظہ کریں۔

قیمت کاغذ درجہ اول ہے سالانہ

درجہ دوم ۷/۱۰
قیمت اہل شہر علی گڑھ کے لئے کاغذ اول ۷/۱۰

درجہ دوم ۷/۱۰
نمونہ مفت روانہ کیا جاتا ہے اور بعض بزرگان قوم کے نام بلا طلب ہی بھیجا جاتا ہے جن حضرات کو خریداری منظور ہو بذریعہ کارڈ مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا بتیس روپے واپس کر دیں۔
المشہور سید احمد اویسیہ الاسلام

81/10/10
11/9/10
DUE DATE 1925/11

URDU STACKS

